16

ترتیب و ترجمہ: علامہ اقبال احمد فاروقی ایم اے

قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ

نزھۃ الخاطر الفاتر

فی مناقب

شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف لطیف

رئیس المحدثین ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

الناشر
سُنّی دار الاشاعت ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد

marfat.com

فہرست نزہۃ الخاطر الفاتر فی مناقب شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نمبر شمار	مضامین	صفحات
۱	مختصر حالات حضرت ملا علی قاری	۵
۲	مقدمہ (یعنی حضرت ملا علی قاری کا مقدمہ)	۱۸
۳	نسب پاک	۱۹
۴	ننھال	۲۱
۵	مشرب	۲۲
۶	اولاد و احفاد	۲۳
۷	اولاد کی تعلیم و تربیت	۲۵
۸	پوتوں اور نواسوں کی علمی تربیت	۲۶
۹	حلیہ مبارک	۳۰
۱۰	تصانیف	۳۲
۱۱	گیلان	″
۱۲	سب سے پہلے ڈاکو آپ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے	۳۴
۱۳	خرقۂ خلافت کی سند	۳۵
۱۴	آپکے قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ پر سب اولیاء نے گردنیں جھکالیں	۳۶
۱۵	شیر کے سامنے آپ کا نام لینے سے وہ حملہ نہ کرے گا۔	۳۷
۱۶	سال، ماہ، ایام آپکے پاس سلام کرنے آتے اور حال بتاتے ہیں	″
۱۷	کلام موجز فی المرام	۳۸
۱۸	توبہ و تقویٰ میں بعض عارفین کے اقوال	۴۱

marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحات
۱۹	آداب روزہ اور اقوال غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ	۴۳
۲۰	حضرت امام حسن ایک لمبے واقعہ میں ایک دعا مصیبت کیلئے بیان فرماتے ہیں	۴۶
۲۱	وجہ ملقب بہ محی الدین	۵۲
۲۲	شیخ ابو مدین شعیب اور غوث اعظم رضی اللہ عنہما	″
۲۳	آپ کا پہلا حج بیت اللہ	۵۳
۲۴	بیابان عراق میں حضرت خضر سے ملاقات	۵۵
۲۵	خلیفہ مستنجد باللہ کی حاضری	۵۷
۲۶	ابو غالب اور غوث الاعظم	۵۸
۲۷	رافضیوں کی آزمائش اور مرغی کا زندہ کرنا	۵۹
۲۸	ایک عجمی قافلے کی دستگیری	۶۰
۲۹	شہادندہ کا شبانہ سفر	۶۱
۳۰	ایک لڑکی کی جنات سے رہائی	۶۳
۳۱	شیخ ابن ہیتی اور ایک صاحب کمال کی سفارش رحمہما اللہ تعالیٰ	۶۴
۳۲	جامع مسجد میں عوام الناس کی بے تابی	″
۳۳	آپ کے پیغام سے بخار چلا گیا	۶۵
۳۴	پیشانی پر ہاتھ پھیرنے سے کمزور اونٹنی تیز چلنے لگی	۶۶
۳۵	ارشاد فرمانے سے کبوتری انڈے دینے اور قمری بولنے لگی۔	″
۳۶	نہ آپکو ناک جھاڑتے دیکھا۔ نہ مکھی آپ پر بیٹھی	″
۳۷	سانپ اور جناب غوث الاعظم	۶۷
۳۸	سید عبدالرزاق کو خوشخبری	۶۸

marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحات
۳۹	مجلس میں عراق کے اکابر مشائخ اور علماء کا اجتماع	۷۰
۴۰	صاحبزادہ سید سیف الدین عبدالوہاب کا آپکی مجلس میں وعظ	۷۳
۴۱	مجلس میں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مع صحابہ رضی اللہ عنہم کے ورود	〃
۴۲	زائرین کے لئے خوشخبری	۷۵
۴۳	لباس اور خلعت	〃
۴۴	حسین ابن منصور حلاج اور جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ	۷۶
۴۵	جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کے خادم کا حیرت انگیز واقعہ	۷۷
۴۶	مدرسہ بغداد کا دروازہ در رحمت ہے۔	۷۸
۴۷	غوث الاعظم سے دستگیری	۷۹
۴۸	شیخ منصور واسطی واعظ رضی اللہ عنہ کی روایت	〃
۴۹	مجلس وعظ کی کیفیت	۸۰
۵۰	ابن سقا کی حکایت	〃
۵۱	نعمتہائے خداوندی پر آپ کے خیالات	۸۳
۵۲	آپ کو مخدع کا مقام حاصل ہے۔	۸۴
۵۳	رجال الغیب کا تعظیم کرنا اور شیخ صدقہ مجلس وعظ میں	۸۵
۵۴	معروف کرخی کی قبر کی زیارت	۸۷
۵۵	واقعات و کوائف متفرقہ اور اشعار و ابیات	۸۸
۵۶	تاج العارفین ابوالوفا سے ملاقات	۹۰
۵۷	قطب کون ہوتا ہے؟	۹۶
۵۸	کلام غوث الاعظم رضی اللہ عنہ	۱۰۰

marfat.com

وَكُلُّ وَلِیٍّ لَّہٗ قَدَمٌ وَاِنِّیْ

عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم بَدْرِ الْکَمَالِ

ذَکَرَ الْکَرِیْم

ذِکْرُ الْکَرِیْم

احقر عباد اللہ الغفار

فقیر محمد عبد الستار احمد السیفی الحنفی

مکتب رضائے مصطفےٰ
چوک دارالسلام گوجرانوالہ

31/-

marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحات
۵۹	منصور حلاج حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی نظر میں	۱۰۶
۶۰	الہام، وسواس اور ہوا	۱۰۷
۶۱	دعائے وعظ	۱۱۱
۶۲	قصیدہ غوثیہ مع ترجمہ و تشریح	۱۱۴

نوٹ

علماء اہلسنت وجماعت کی تصانیف ہر قسم عربی، فارسی، اردو مطبوعہ پاک و ہند مصر و شام و بیروت حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر تشریف لادیں

سُنی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ

قیمت روپے

marfat.com

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

حالات ــــــ تصانیف

حضرت علی بن سلطان محمد القاری الہروی المکی الحنفی المعروف بہ ملا علی قاری گیارہویں صدی ہجری کے جید علمائے کرام میں سے مانے جاتے ہیں آپ کے علمی کارنامے اور تحقیقی تشریحات احادیث نے علمائے عصر اور ما بعد سے خراج کمال حاصل کیا۔ آپ وحید العصر، فرید الدھر، محقق، مدقق، منصف مزاج، محدث، فقیہ، جامع علوم عقلیہ و نقلیہ، مفتاح سنت نبویہ۔ ہیر اعلام اور مشاہیر اولی الحفظ والافہام میں سے تھے[1]۔ آپ نے خاص طور پر تحقیق فقہ و حدیث اور دریافت علوم کلام و منقول پر بڑا کام کیا ان موضوعات پر آپ کی علمی کوششیں آج تک اہل علم کے لئے مشعل راہ کا کام دے رہی ہیں۔ آپ کی علمی مقبولیت کا اندازہ صرف اس بات سے ہی ہوتا ہے۔ کہ آپ کی تصانیف پر ۸۲ افقہا و محدثین (مولفین و معتقین) نے خراج عقیدت پیش کیا۔ اور آپکی تشریحات کو اپنی تصانیف کی بنیاد قرار دیا[2]۔

آپ ہرات میں پیدا ہوئے۔ اور تحصیل علم دین کیلئے مکہ مکرمہ میں قیام پذیر ہوئے تحصیل علوم کے بعد ساری زندگی اسی مکرم شہر میں گذار دی۔ اور علمی دنیا میں نام پیدا کیا۔ آپ نے زمانہ طالبعلمی میں جن حضرات سے علمی اور روحانی استفادہ کیا[3]

---

[1] حدائق الحنفیہ از فقیر محمد جہلمی صفحہ ۴۰۱ مطبوعہ نولکشور لکھنو

[2] المنجد (لغات عربی) صفحہ ۳۰۲ مطبوعہ بیروت

[3] مرقات جلد اول صفحہ ۸ مطبوعہ بیروت

marfat.com

ان میں سے علامہ[1] احمد بن حجر الہیتمی المکی، ابی شیخ ابی الحسن البکری،[2] مولانا عبد اللہ[3] سندھی مولینا قطب الدین مکی، شیخ علی برہانپوری،[4] شیخ عطیہ السلمی تہبند شیخ الاسلام

---

[1] احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی السعدی الانصاری رجب ۹۰۹ھ میں محلہ ابی الہیتم قاہرہ (مصر) میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں قرآن حفظ کیا۔ والد کا انتقال ہوگیا۔ دادا نے سرپرستی کی۔ مگر تھوڑے عرصہ کے بعد وہ بھی واصل بحق ہوگئے۔ شیخ شمس الدین محمد الشناصری نے سرپرستی کی۔ اور ابتدائی کتابیں پڑھائیں۔ ۹۲۴ھ میں جامع ازہر میں داخلہ لیا۔ جہاں شیخ الاسلام قاضی زکریا الانصاری۔ شیخ عبد الحق سنباطی۔ شمس الدین مشہدی۔ شمس الدین لقانی، شمس الدین سمہودی۔ شہاب الدین رملی۔ طبلاوی۔ ابو الحسن بکری۔ شہاب الدین بن النجار الحنبلی اور شہاب الدین ابن الضیاء جیسے مشاہیر علمائے کرام سے علوم منقولہ و معقولہ کی تکمیل کی۔ آپ کی ذہانت و اتقاء کے پیش نظر بہت سے علماء حدیث نے آپ کو افتاء و تدریس حدیث کی اجازت عطا فرمائی۔ ۹۳۳ھ میں آپ نے حج کیا۔ کچھ عرصہ حرم میں رہے۔ اور پھر مصر لوٹ آئے۔ اور قابل قدر تصانیف سے علمی دنیا میں شہرت حاصل کی۔ کہتے ہیں ۹۴۰ھ میں کسی عالم نے آپ کی کتاب روض مقری کی شرح چرا کر اپنے نام سے لکھوا دی۔ تو آپ دل برداشتہ ہو کر مع اہل و عیال مکہ شریف چلے آئے۔ اور تا حیات وہاں ہی رہے۔

ابن حجر کو تفسیر۔ حدیث و فقہ۔ اصول۔ کلام اور تصوف میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ آپ کی قابلیت کا اعتراف شیخ نجم الدین غزی۔ علامہ خفاجی (المتوفی ۱۰۶۹ھ) قاضی شوکانی (المتوفی ۱۲۵۰ھ) اور محدث اسمعیل یمانی (المتوفی ۱۱۸۲ھ) جیسے علمائے کرام نے بڑے اچھے انداز میں کیا ہے۔ ہدیۃ العارفین میں جلد ۱ صفحہ ۱۴۶ پر آپ کی تصانیف کی ایک مفصل فہرست دی گئی ہے۔ آپ کے نامور شاگردوں نے آگے چل کر فقہ و حدیث کی تدوین و تشریح میں بڑی خدمت کی ہے۔ آپ رجب ۹۷۴ھ میں واصل بحق ہوئے اور جنتہ المعلاۃ میں دفن ہوئے۔

[2] محمد بن عبد الرحمن بن احمد البکری الشافعی ۱۱ جمادی الاولیٰ ۸۹۹ھ میں قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ اپنے زمانہ کے نامور محدثین اور فقہا سے تعلیم حاصل کی۔ روایت حدیث کی اجازت لی۔ اور متعدد صوفیائے وقت سے خرقۂ خلافت حاصل کیا۔ آپ کا معمول تھا کہ ایک سال مصر میں قیام فرماتے اور دوسرے سال حجاز مکرم میں تشریف لے جاتے حجاز و مصر کے اکثر علمائے کرام نے آپ سے استفادہ کیا۔ جوانی کے عالم میں ہی آپ کی شہرت عالم اسلام کے گوشے گوشے تک پہنچ گئی۔

(باقی اگلے صفحہ کے حاشیہ میں)

marfat.com

مولانا شیخ ابی الحسن البکری - مولینا سید زکریا تلمیذ العالم الربانی مولانا - شیخ اسمعیل الشروانی تلمیذ خواجہ عبداللہ سمرقندی جو خلیفہ مجاز حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی رحمہم اللہ علیہم تھے - ان کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں - یہ لوگ دنیائے اسلام کی مایہ ناز شخصیتوں میں شمار ہوتے ہیں قرنج عطاطی

(حاشیہ بقیہ از صفحہ گذشتہ) شیخ عبدالقادر عیدروسی لکھتے ہیں -
علامہ کے والد شیخ ابوالحسن بکری جید علما میں سے تھے - اور بعض کے نزدیک نویں صدی ہجری کے مجدد مانے جاتے تھے - آپ نے منصب قضا کے اہل ہونے کے باوجود قبول کرنے سے انکار کر دیا - آپ متفقہ علیہ حال و قال علم معرفت میں یکتائے روزگار مانے جاتے تھے مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ اور ازہر کی جامع مسجد میں بیٹھ کر درس دیتے تو اہل علم کے ٹھٹھ لگ جاتے - آپ کے قلم سے چار سو سے زیادہ کتابیں تصنیف ہوئیں تفصیلی حالات کے لئے ملاحظہ ہو :- (۱) شذرات الذہب جلد ۸ صفحہ ۲۹۲ (۲) ہدیۃ العارفین جلد ۲ صفحہ ۲۳۹ (۳) النور السافر صفحہ ۲۱۴ (۴) ریحانۃ الالبار صفحہ ۲۳۷ (۵) الکواکب السائرہ جلد دوم صفحہ ۱۹۴ (۶) بستان المحدثین (۷) عجالہ نافعہ معہ فوائد جامعہ صفحہ ۳۵۲ - آپ کا انتقال قاہرہ میں ۹۵۲ھ میں ہوا -
۳۵ - حضرت مولانا عبداللہ سندھی رحمتہ اللہ علیہ شیخ علی متقی کے مکتب علم سے متعلق تھے اگرچہ آپ نے شیخ ابن حجر مکی المتوفی ۹۷۴ھ سے بھی بعض کتب کا مطالعہ کیا - مگر شیخ ابن حجر مکی کو اعتراف ہے - کہ مولینا عبداللہ سندھی آپ کی علمی کاوشوں میں بڑے ممد رہے بسا اوقات مولینا سندھی آپ کے غیر عربی موضوعات کو فصیح عربی میں منتقل کرتے - تو ابن حجر مکی داد دیئے بغیر نہ رہ سکتے - آپ نے علوم دینیہ کی ترویج و اشاعت میں زندگی وقف کر دی تھی اور تدریس کے صلہ میں کچھ قبول نہ کرتے تھے - آپ بڑے اعلیٰ درجہ کے خطاط تھے - جو کچھ لکھتے - گذر اوقات اسی سے ہو جاتی - آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک نسخہ مشکوٰۃ المصابیح صحت لفظی اور گرانقدر حواشی کی وجہ سے آپ کے معاصرین کے لئے سرمۂ بصیرت تھا -
آپ کی مجلس میں ہزاروں علمائے کرام کا مجمع رہتا - مشکوٰۃ شریف کے حواشی کو حنفی نقطۂ نظر سے مزین فرمایا - خود فرمایا کرتے تھے - کہ میں نے مشکوٰۃ کو حنفی بنا دیا ہے - اور میرا حاصل زندگی یہی ایک خدمت ہے - کہ میں نے مشکوٰۃ کے اصل مفہوم کو واضح کر کے علمائے اہلسنت میں اعتماد پیدا کر دیا ہے - میں اپنی اس علمی خدمت کو ذریعۂ نجات سمجھتا ہوں - آپ ۹۹۶ھ میں واصل بحق ہوئے - فقیر محمد جہلمی نے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

marfat.com

میں آپ نے کمال حاصل کیا۔ اس فن میں آپ نے مشہور زمانہ خطاط شیخ حمد اللہ اماسی (المتوفی ۹۳۶ھ) سے استفادہ کیا۔ اور اس فن کو ذریعہ معاش بنایا۔ شیخ محمد طاہر بن عبد القادر خطاط کردی مکی نے آپ کی خوشنویسی کا ان الفاظ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ سے آگے) حدائق حنفیہ میں آپ کی تاریخ وفات "چشمہ رحمت" سے لی ہے۔

سکہ۔ علی بن حسام الدین بن عبد الملک بن قاضی خاں متقی جونپوری (مولد بہ بانپور) ۸۵۷ھ میں برہانپور (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی کتب شیخ حسام الدین ملتانی سے پڑھیں ۹۵۳ھ میں مکہ شریف پہنچے۔ جہاں وقت کے جلیل القدر محدثین و فضلائے کے مکاتیب علم کی ضیاء میں بکھیر رہے تھے۔ شیخ ابو الحسن بکری اور شیخ ابن حجر ہیتمی کے سامنے زانوئے ادب طے کیا۔ فقہ وحدیث اور دیگر علوم و فنون کی تکمیل کی۔ مکہ معظمہ میں ہی آپ مستقلاً علم دین کی تدریس اور روحانی تربیت میں مصروف ہو گئے۔ آپ کی قابلیت اور روحانیت کا یہ عالم تھا۔ کہ آپ کے استاد ابن حجر مکی بھی آپ سے علمی اور روحانی استفادہ کرتے اور خرقۂ خلافت حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ آپ نے خوشنویس تلامذہ کی ایک ایسی جماعت پیدا کی۔ جن سے نایاب کتابیں لکھوا کر اہل علم تک پہنچاتے آپ کی تصانیف فارسی اور عربی میں ایک سو سے بھی زیادہ ہے۔ مگر کنز الاعمال فی سنن الاقوال والافعال نے تو شہرت دوام حاصل کی، یہ کتاب مولانا جلال الدین سیوطی کی جامع صغیر اور جامع کبیر کو از سر نو ترتیب دے کر اس کی افادیت کو بڑھا دیا۔ اس کتاب کی نسبت ابو الحسن بکری فرماتے تھے۔

للسیوطی منة العالمین وللمتقی منة علیه

آپ نے فقہ وحدیث پر جس عرق ریزی اور دیدہ ریزی سے کام کیا ـــــ وہ قابل تحسین ہے۔ آپ کی وفات ۲ جمادی الاولی ۹۷۵ھ میں ہوئی۔ مولوی فقیر محمد جہلمی نے اپنی کتاب "حدائق الحنفیہ" میں سحر خیز" سے تاریخ ولادت اور "شیخ مکہ" سے تاریخ وفات لی ہے۔ شیخ عبد الوہاب متقی کی کتاب "اتحاف التقی فی فضل علی المتقی" اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی کتاب "زاد المتقین" میں آپ کے تفصیلی حالات ملتے ہیں۔

marfat.com

میں تذکرہ کیا ہے۔

کان یکتب الخط الحسن والغالب انہ اخذ الخط عن الشیخ حمد اللہ الاماسی وکان یکتب فی کل سنتہ مصحفاً واحداً ویبیعہ ویصرف ثمنہ علی نفسہ طول السنتہ"[1]

"آپ بڑے اعلیٰ خطاط تھے۔ انہوں نے اس فن کی مشق شیخ حمداللہ اماسی سے کی۔ سال میں ایک مصحف لکھتے۔ اسے مدیہ کرتے۔ جو مدیہ ملتا سال بھر اپنی مختصر سی ضروریات پر صرف کرتے"

ان کی تمام تالیفات علی پاشا کے کتب خانہ میں موجود ہیں[2]

ملا علی قاری راسخ اعتقادی اور حنفی مکتب فکر کی ترجمانی میں شہرہ آفاق تھے۔ آپ کا طرز تحریر اتنا دل نشین اور مؤثر تھا۔ کہ آپ کے ہمعصر ادباء آپ کے طرز انشاء کو چومتے اور طرز اسلوب تحریر سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے۔

مولانا عبدالحی فرنگی محل نے اپنی کتاب التعلیقات السلیبہ علی الفوائد العبیہہ" میں لکھا ہے۔

وکلہا مفیدہ بلغت الی مرتبۃ المجددیہ علی راس الالف"

آپ کی تالیفات اس قدر مفید تھیں۔ کہ ان کی بدولت آپ مجدد الف ثانی کے مرتبہ پر فائز تھے۔

اگر اس رائے کو حسن اعتقاد پر محمول کر لیا جائے تاہم اس حقیقت

---

[1] تاریخ الخط العربی وآدابہ مطبوعہ التجارتہ الحدیثیہ ۱۳۵۸ھ صفحہ ۲۹۲

[2] ملاحظہ ہو فہرست مطبوعہ مخطوطات کتب خانہ علی پاشا

سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ آپ کی تجدیدی اور اجتہادی تشریحات نے اہل علم کو بڑا متاثر کیا۔ آپ کے انداز فکر نے اپنے معاصرین اور بعد میں آنے والے علماء کے ایک طبقہ کو تشریح حدیث اور تفہیم قرآن پر کام کرنے کا ایک نیا انداز بخشا۔ چنانچہ اس صدی کے اکثر مشاہیر کی تصانیف کا بغور مطالعہ کیا جائے۔ تو ہم تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ عالم اسلام کے مختلف حصوں میں علمائے کرام کی علمی کاوشوں کا رخ ملاّ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے انداز فکر سے ہم آہنگ ہے۔

پاک و ہند میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی (جو کہ آپ کے ہم سبق اور شاگرد بھی تھے) حضرت سید احمد مجدد الف ثانی۔ مصر میں علامہ خفاجی (احمد شہاب بن محمد حجر خفاجی المتوفی ۱۰۶۹ھ) مولانا زین العابدین بن ابراہیم بن نجیب مصری (المتوفی ۱۰۷۵ھ) مصنف اشباہ والنظائر، علامہ شیخ شہاب الدین شعبی اور شام میں محمد بن علی عصکفی (مصنف درالمختار المتوفی ۱۰۸۸ھ) ابراہیم بن عبدالرحمن دمشقی (المتوفی ۱۰۹۵ھ) اور مکہ میں شیخ علی بن جاراللہ قرشی مکی (المتوفی ۱۰۹۶ھ) جیسے مشاہیر کی تصانیف ملاّ علی قاری کی تشریحات سے متاثر دکھائی دیتی ہیں۔ ان حضرات نے تشریح حدیث اور تدوین فقہ میں قابل قدر آثار چھوڑے ہیں۔

ملاّ علی قاری نے تصانیف کا ایک گرانقدر ذخیرہ دینی دنیا کے لئے یادگار چھوڑا۔ جن کے اسماء لکھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

(۱) اتحاف الناس بفضل وج وابن عباس (۲) الاجوبۃ المحررۃ فی البیضۃ الخبیثۃ المنکرۃ (۳) الاحادیث القدسیہ (۴) الادب فی رجب المرجب (۵) الاستئناس بفضائل ابن عباس

marfat.com

(۶) الاسرار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة (۷) الاصطناع فی الاضطباع (۸) الاصول المهمة فی حصول المتمہ (۹) اعراب القاری علی اول باب البخاری (۱۰) الاعلام لفضائل بیت اللّٰہ الحرام (۱۱) الانباء بان العصا من سنن الانبیاء (۱۲) انوار الحج فی اسرار الحج (۱۳) انوار القران واسرار الفرقان (یہ تفسیر ہے) (۱۴) ہدایۃ السالک فی نہایۃ المسالک فی شرح المناسک (۱۵) بہجۃ الانسان ومہجۃ الحیوان (۱۶) بیان فعل الخیر اذا دخل مکۃ من حج عن الغیر (۱۷) البینات فی تباین بعض الایات (۱۸) التائیۃ فی شرح التائیۃ لابن المقری (۱۹) التبیان فی بیان ما فی لیلۃ النصف من شعبان (۲۰) التجرید فی اعراب کلمۃ التوحید (۲۱) تحفۃ الحبیب فی موعظۃ الخطیب (۲۲) تحقیق الاحتساب فی تدقیق الانتساب (۲۳) تزئین العبادۃ فی تحسین الاشارۃ (۲۴) تسلیۃ الاعمی عن بلیۃ العمی (۲۵) تسییح فقہاء الحنفیہ فی تشنیع سفہاء الشافعیہ (۲۶) التصریح فی شرح التسریح (۲۷) تطہیر الطویۃ فی تحسین النیۃ (۲۸) تعلیقات القاری علی ثلاثیات البخاری (۲۹) التمہید بین ذیل التزئین علی وجہ التبیین (۳۰) الجمالین علی تفسیر الجلالین (۳۱) جمع الاربعین فی فضل القران المبین (۳۲) جمع الوسائل فی شرح الشمائل (۳۳) حاشیۃ علی فتح القدیر (۳۴) حاشیۃ علی المواہب اللدنیہ (۳۵) حدود الاحکام (۳۶) الحرز الثمین للحصن الحصین (۳۷) الحزب الاعظم والورد الافخم

marfat.com

(۳۸) الخط الاوفرق الحج الاكبر (۳۹) الدرة المضية فی زیارة المصطفویة (۴۰) دفع الجناح وخفض الجناح فی فضائل نکاح (۴۱) الذخیرة الکثیرة فی رجاء المغفر الکبیرة (۴۲) ذیل الرسالت الوجودیة فی نیل مسئلة الشهودیة (۴۳) رد الفصوص (۴۴) رسالة الاقتدار فی الصلاة للمخالف (۴۵) رسالة البرة فی الهرة (۴۶) رسالة المصنوع فی معرفة الموضوع (من الحدیث) (۴۷) الزبدة فی شرح قصیدة البرده (۴۸) سلالة البوسالة فی ذم الروافض من اهل الضلالة (۴۹) شرح الجامع الصغیر السیوطی (۵۰) شرح حزب البحر (۵۱) شرح رسالة بدر الرشید فی الفاظ الکفر (۵۲) شرح الرسالة القشیریة (۵۳) شرح صحیح مسلم (۵۴) شرح الشفاء للقاضی عیاض (۵۵) شرح مختصر المنار لابن حبیب الحلبی (۵۶) شرح الوقایة فی مسائل الهدایة (۵۷) شفاء السالك فی ارسال مالك (۵۸) شم العوارض فی ذم الروافض (۵۹) صلاة الجوائز فی صلاة الجنائز (۶۰) ضوء المعالی فی شرح بدء الامالی (۶۱) الضبعة الشریفة فی تحقیق البقعة المنیفه (۶۲) الطواف بالبیت ولو لبعد الهدم (۶۳) لعفات عن وضع الید فی الطواف (۶۴) العلامات البینات فی فضائل بعض الآیات (۶۵) عمدة الشمائل (۶۶) فتح الاسماع فی شرح السماع (۶۷) فتح باب الاسعاد فی شرح قصیدة بانت سعاد (۶۸) فتح باب العنایة شرح کتاب النقایة (۶۹) فتح الرحمن

marfat.com

بفضائل شعبان (۷۰) فوائد القلائد علی احادیث شرح العقائد (۷۱) فر العون ممن یدعی ایمان فرعون (۷۲) الفصل المعول فی الصف الاول (۷۳) حاشیۃ علی فتح القدیر لابن ہمام (۷۴) فیض الفائض فی شرح روض الرائض (۷۵) قوام الصیام للقیام بالصیام (۷۶) القول الحقیق فی موقف الصدیق (۷۷) القول السدید فی خلف الوعید (۷۸) کشف الخدر عن حال الخضر (۷۹) لب لباب المناسک فی نہایۃ المسالک (۸۰) لسان الاہتداء فی بیان الاقتداء (۸۱) مبین المعین فی شرح اربعین (۸۲) المختصر الاوفی فی شرح الاسماء الحسنیٰ (۸۳) المرتبۃ الشہودیۃ فی منزلۃ الوجودیۃ (۸۴) مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح (۸۵) المسلک الاول فیما تضمنہ الکشف للسیوطی (۸۶) المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط (۸۷) المسئلۃ فی شرح البسملۃ (۸۸) المشرب الوردی فی مذہب المہدی (۸۹) مصطلحات اہل الاثر علی نخبۃ الفکر لابن حجر (۹۰) معرفۃ النساک فی معرفۃ المسواک (۹۱) المقالۃ العذبۃ فی العمامۃ والعذبۃ (۹۲) مقدمۃ السالمۃ فی خوف الخاتمۃ (۹۳) منح الروض الازہر فی شرح فقہ الاکبر (۹۴) المنح الفکریۃ علی مقدمۃ الجزریۃ (۹۵) المورد الروی فی المولد النبوی (۹۶) المعدن العدنی فی فضل اویس القرنی (۹۷) الناموس فی تلخیص القاموس (۹۸) نزہۃ الخاطر الفاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر (طبیلی) (۹۹)

marfat.com

النسبة المرتبة فی المعرفة والمحبة (۱۰۰) النعت المرصع فی المجنس المسجع (۱۰۱) الهیئة السنیات فی تبیین احادیث الموضوعات (۱۰۲) الهبة السنیة العلیة علی ابیات الشاطبیة الرائیہ"

آپ نے مسئلہ ارسال ید حضرت امام مالک کے مسلک پر تنقیدی انداز سے لکھا۔ امام شافعی اور ان کے ہم مسلک علماء کے خیالات بھی آپ کی ناقدانہ نگاہوں سے نہ بچ سکے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے ہمعصر شافعی اور مالکی علمائے کرام آپ سے ناراض رہے۔ اور یہاں تک سخت گیری سے کام لیا۔ کہ اپنے شاگردوں کو حضرت کی کتابوں کے مطالعہ سے روک دیا۔ مورخ عصامی شافعی جو آپکے کمال علم اور تحقیق کا اعتراف بھی کرتے ہیں۔ آپ کی تنقید و تعقیب سے سخت جزبز تھے۔ آپ لکھتے ہیں۔

امتحن بالاعتراض علی الائمة لاسیما الشافعی واصحابہ و اعتراض علی الامام مالک فی ارسال یدیہ ولهذا تجد مؤلفاته لیس علیه نور العلم ومن ثم نهی عن المطالعة کثیر من العلماء والاولیاء"

آپ ائمہ پر تنقید کی وجہ سے آزمائش میں آگئے۔ خاص طور پر آپ نے امام شافعی اور ان کے ہم خیال علماء پر تنقید کی موصوف نے ارسال ید کے مسئلہ میں امام مالک پر تنقید کی۔ اس لئے تم ان کی کتابوں کو نور علم سے خالی پاؤ گے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بہت سے علماء اور اولیاء اللہ نے ان کی کتابوں کے مطالعہ سے

منع فرمادیا ہے"

اس مخالفت کے باوجود بھی ملا علی قاری حنفی مسلک کی ترجمانی میں اپنے علمی استدلال سے دست بردار نہ ہوئے۔ اور آپ کے اکثر رسائل ان علمی مباحث سے بھرے ہوئے ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے۔ کہ آپ اپنی تحریر میں نہایت خلوص اور علمی رنگ میں دلائل دیتے جاتے ہیں۔ انہیں امام مالک" امام شافعی اور ان کے ہم خیال علماء سے قطعاً تعصب نہیں تھا۔ یہ محض ایک علمی بحث تھی۔ جسے آپ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے طرز استدلال سے اپنی تحریریں لاتے رہے۔ آج بھی علمائے اہلسنت ہی آپ کی تالیفات کو مستند اور جامع خیال کرتے ہیں۔ علمائے دیوبند اور خاص غیر مقلد حضرات تو آپ کی رائے سے اختلاف کرنے کے لئے حضرات شافعیہ اور مالکیہ کے حوالہ جات لے آتے ہیں۔ جو آپ کی تنقیص میں پائے جاتے ہیں۔

باایں ہمہ مرقات شرح مشکوٰۃ المصابیح نے دنیائے اسلام میں جتنی شہرت اور مقبولیت حاصل کی ہے۔ شاید ہی کسی دوسری کتاب کو میسر ہوئی ہو۔ اس کے کئی ایڈیشن چھپے اور کئی ممالک میں شائع ہوئے اور حق یہ ہے۔ کہ ہر دور کے علمائے کرام نے مرقات کو پڑھ کر ملا علی قاری کی قابلیت کا اعتراف کیا۔

آپ کی وفات شوال ۱۰۱۴ھ میں مکہ معظمہ میں ہوئی۔ اور جنت المعلاۃ میں دفن ہوئے "متقی درست ایمان" مادہ تاریخ ہے[1]"

---

[1] حدائق الحنفیہ از مولوی فقیر محمد جہلمی ص۴۰۲

زیرِ نظر کتاب" نزھتہ الخاطر الفاتر فی مناقب شیخ سید عبد القادر" آپ کی خوش اعتقادی کی ایک عمدہ مثال ہے۔ یہ کتاب حضرت جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے حسن عقیدت کا بہترین نمونہ ہے۔ آپ نے عقیدت و محبت کے باوجود جس خوبی سے سیرت نگاری کے حق کو ادا کیا ہے۔ وہ آپ کی منصفانہ فرائض کی بجا آوری کی اعلیٰ دلیل ہے۔ آپ نے دوسرے مصنفین کی طرح نہ ہی کرامات و فضائل سے کتاب پُر کر کے حجم کو زیادہ کیا۔ اور نہ ہی سیرت نگاری میں ان واقعات کو پیش کیا ہے۔ جس کی روایت و درایت محل نظر ہو۔ جناب غوث الاعظم کی سیرت و کمالات پر ہر زبان میں بے شمار کتب موجود ہیں۔ اور صوفیا اور علماء نے اس موضوع کو تشنہ نہیں رہنے دیا۔ مگر ملا علی قاری کے انداز بیان اور طرز نگارش نے آپ کی سیرت مقدسہ کو بڑے محتاط اور محققانہ انداز میں پیش کیا ہے۔ اصل کتاب عربی میں ہے۔ جس کے کئی ایڈیشن مصر بیروت اور ہندوستان میں چھپے۔ اس کے بعد اس کے تراجم بھی مختلف زبانوں میں شائع ہوئے۔ ہماری نظر میں لاہور کے ایک تاجر مولوی محمد اسمٰعیل نبگاہ ایوب شاد کی اردو ترجمہ المسمیٰ

"محبوب الاتقیاء فی ذکر سلطان الاولیاء"

گذری۔ جو پرانی اردو میں ۱۹۳۰ء میں چھپی۔ ایک مدت سے اس کتاب کی افادیت کو محسوس کیا جا رہا ہے۔ اور اہل ذوق کے ہاں اسکی طلب پائی جاتی تھی۔ ہم نے کوشش یہ کی ہے۔ کہ عربی کو مناسب اردو رنگ دے کر ان حضرات کے لئے آسان بنا دیا جائے۔ جو ایک مستند محدث، محقق، سنی عالم دین کے قلم سے اپنے آقا و مولا جناب غوث الاعظم

marfat.com

کے حالات وکوائف کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔

ترجمہ کرتے وقت جو دشواریاں پیش آئیں۔ وہ ان بزرگوں کے اردو تراجم سے آسان ہوگئیں۔ جو اس سے پہلے اس میدان میں کام کر چکے ہیں۔ ہمارے سامنے بیروت کا چھپا ہوا ایک پرانا نسخہ "پنجاب یونیورسٹی لائبریری" کی معرفت ملا۔ جو زیر نظر کتاب کی بنیاد بنا۔

مصنف کے حالات وکوائف کو ترتیب دینے میں جن کتابوں سے مجھے راہنمائی ملی۔ ان کے نام درج ذیل ہیں۔ تاکہ قارئین اصل مآخذ کی طرف رجوع کر سکیں۔

۱ - الفوائد البہیہ مع التعلیقات السنیہ
۲ - حدائق الحنفیہ
۳ - ھدایۃ العارفین
۴ - بستان المحدثین
۵ - عجالۂ نافعہ مع فوائد جامعہ
۶ - مرقاۃ شرح مشکوٰۃ المصابیح
۷ - شرح الشفا القاضی عیاض (نسیم الریاض)

marfat.com

مُقدّمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ اَوْلِیَاۤءَ السَّادَۃِ لِلسَّمَاۤءِ اَقْطَابًا وَّاَعْمَادًا لِلْاَرْضِ وَالْجِبَالِ اَعْلَامًا وَّ اَوْتَادًا وَّکَثَّرَ ھُمْ بِظُھُوْرِ الْحَقِّ بِکَوْنِھِمْ اَبْدَالًا۔ اَعْدَادًا وَّالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاۤءِ وَمُسْنِدِ الْعُلَمَاۤءِ ھِدَایَۃً وَّاِرْشَادًا وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَاَحْبَابِہِ الَّذِیْنَ جَعَلَھُمْ لِتَقْوِیَۃِ الدِّیْنِ اَقْدَامًا وَّاَجْنَادًا

اپنے رب کریم سے اس کے نیک بندوں کی برکت کا امیدوار علی بن سلطان محمد قاری عرض گذار ہے کہ بعض حاسد اور منافق رافضی ہمارے آقا و سید تاج المناصر۔ قطب ربانی۔ غوث صمدانی سلطان الاولیاء العارفین محی الملتہ والدین عبد القادر الحسنی الحسینی قدس اللہ روحہ کی عظمت سے بخبر رہ کر الزام تراشی کرتے ہیں کہ آپ صحیح النسب سید نہیں تھے۔ بعض دوسرے کوتاہ اندیش بھی ایسے بدعقیدہ لوگوں کی رائے سے اتفاق کر لیتے ہیں۔ حالانکہ مناسب یہ تھا کہ وہ لوگ جو آپ کے حالات و کمالات سے بے خبر ہیں اپنے ذہن و فکر کی نارسائی کا اعتراف کرتے۔ اہل علم و تحقیق کے ہاں یہ بات بڑی معیوب سمجھی جاتی ہے۔ کہ کسی کے نسب کے معاملہ میں تحقیق و تنقیح کے بغیر ہی کوئی رائے قائم کر لی جائے۔

ان حالات میں نے ارادہ کیا کہ آپ کے حسب و نسب کے متعلق

تحقیقی کوائف سامنے لائے جائیں۔ چنانچہ میں نے اس مختصر سی کتاب کا نام نزہتہ الخاطر الفاتر فی مناقب السید شریف عبد القادر رکھا۔ اور اپنے اللہ سے حق گوئی کی توفیق کا جویا ہوں۔

نسب پاک

حضرت مولانا عبد الرحمٰن نور الدین جامی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب نفحات الانس من حضرات القدس میں لکھا ہے السید نا شیخ عبد القادر جیلانی ثابت النسب سید ہیں جامع حسب و نسب ہیں۔ والد بزرگوار کی نسبت سے حسنی علوی اور والدہ کی نسبت سے سید عبد اللہ صومعی زاہد حسینی ہیں۔

لہ حضرت مولانا نور الدین عبد الرحمٰن جامی بڑے مشہور صوفی۔ شاعر اور نعت خواں رسول مانے جاتے ہیں۔ والد کا نام احمد دشتی تھا۔ جام کے قصبہ میں پیدا ہونے کی وجہ سے جامی متخلص ہوئے مذہباً حنفی اور مشرباً نقشبندی تھے۔ آپ کی نگاہ ظاہری اور باطنی علوم پر تھی سلطان حسین مرزا آپکے عقیدت مندوں میں تھا۔ آپ نے حضرت سعد الدین کاشغری سے بیعت کی۔ خواجہ عبید اللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ سے بھی ارادت رہی اور خواجہ محمد پارسا سے بھی فیض روحانیت حاصل کیا۔ آپ کا کلام عشق و معرفت میں ڈوبا ہوا ہے۔ آپ علوم کی اکثریت خوب پر عبور رکھتے تھے لفظ جام کے اعداد کیمطابق آپ کی تصانیف ہیں۔ آپ خواجہ علی سمرقند تلمیذ سید شریف اور مولانا شہاب الدین محمد تلمیذ تفتازانی کے درس میں پڑھتے رہے۔ مباحث و مناظرہ میں اپنے وقت کے [illegible] مانے گئے ہیں۔ اور آپ کے معاصرین نے آپ کے کمال کا اعتراف کیا ہے تصوف میں آپکی تصانیف شہرہ آفاق ہوئی ہیں نفحات الانس۔ شرح

marfat.com

امام عفیف الدین عبداللہ بن اسد الیافعی الشافعی؁ اپنی کتاب "روض الریاحین فی حکایات الصالحین میں آپ کا شجرہ نسب یوں تحریر فرماتے ہیں۔

سیدمحی الدین ابو محمد عبدالقادر بن سید موسیٰ جنگی دوست بن سید عبداللہ بن سید یحییٰ بن سید داؤد بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبداللہ بن سید موسیٰ جون بن سید عبداللہ محض بن سید امام حسن مثنٰی بن سیدامام حسن بن سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم۔

آپ ابو عبداللہ صومعی زاہد کے نواسے ہیں۔ امام موصوف نے اسی کتاب میں مزید لکھا ہے۔ کہ آپ کی والدہ ماجدہ (ام الخیر الجبار فاطمہ) ابو عبداللہ صومعی زاہد کی بیٹی تھیں۔ بڑی پارسا اور صالحہ عورت تھیں۔ آپ کی پھوپھی عائشہ سیدہ

ملاجامی۔ نقد النصوص اشعۃ اللمعات۔ شواہد النبوت۔ شرح فصوص الحکم مناقب مولانا رومی۔ تحفۃ الاحرار۔ یوسف زلیخا اور دیوان بڑی اہم اور قابل قدر یادگاریں ہیں وفات ۸ ا محرم ۸۹۸ھ میں ہدایت میں ہوئی۔ قندیل قدرت" تاریخ وفات ہے۔

؁ امام عفیف الدین الیافعی کا وطن مالوف یمن تھا۔ کنیت ابو العادات۔ پورا نام حضرت امام عبداللہ یافعی بن سعد یافعی تھا۔ مذہباً شافعی تھے۔ صاحب تصانیف کثیرہ تھے چند واسطوں سے آپ کا سلسلہ طریقت جناب غوث پاک سے ملتا ہے آپکی مشہور تصانیف میں سے تاریخ یافعی۔ روض الریاحین اور نشر المحاسن خاص طور پر قابل ذکر ہیں آپنے حضرت غوث الثقلین کا تذکرہ بڑے محبت بھرے انداز میں کیا ہے آپ کا وصال یکشنبہ بتاریخ ۲۱ جمادی الآخر ۷۶۰ھ میں ہوا۔ مزار حضرت فضیل بن عیاض کے مزار کے قریب مکہ معظمہ میں مزار معلّی میں واقع ہے۔

marfat.com

سیدعبداللہ کی بیٹی تھیں جو صاحب کرامات ظاہرہ اور مالک مقامات عُلیا ہوگذری ہیں آپ کے دادا کا لقب مومن اس لئے مشہور ہوگیا کہ ان کا باپ حسن مثنیٰ بن حسن سبط سیدنا علی تھے۔ ان کی والدہ فاطمہ بنت حسین بن سیدنا علی تھیں۔ یوں آپ نجیب الطرفین شریف الجانبین تھے۔

ننھیال

والدہ مکرمہ کی نسبت سے آپ کا سلسلہ نسب حضرت امام جام سیدالشہداء ابوعبداللہ حسین بن سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔ معتبر اور ثقہ روایتوں میں آپ کا ننھیالی سلسلہ نسب یوں بیان کیا گیا ہے۔

سید محی الدین ابو محمد عبدالقادر بن امۃ الجبار بنت سید عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ بن سید ابو جمال الدین محمد بن سید محمود بن سید ابو العطاء بن سید کمال الدین عیسےٰ بن سید ابو علاؤ الدین محمد جواد بن امام سید علی رضا بن امام موسےٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام باقر بن امام سیدالشہداء ابوعبداللہ حسین بن امیرالمومنین امرالعرفین سیدعلی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم،

ان نسبتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی شریف الطرفین اور صحیح النسبین سید تھے آپ کے والدین کریمین کا سلسلہ نسب حضرت حسنین رضی اللہ عنہما سے ملتا ہے۔

اس سلسلۂ عالیہ کی ابتداء اور انتہا متواتر صحیح ثابت اور ایسی روشن ہے جیسا آفتاب عالم تاب ہوتا ہے۔ اس ضمن میں کسی قسم کا اختلاف و نزاع یا تاویل ودفاع کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ محققین اُمت کا اسی پر اتفاق رائے ہے محض بعض رافضی اور ملحد اپنی کج روی، منافقت اور تعصب سے اسے خلط بحث نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو کینہ پرور حاسدین کے شر سے

marfat.com

محفوظ و مامون رکھے۔

آپ کے واضح البرہان نسب شریف پر کسی دلیل کا احتیاج نہیں رہتا۔
"وکیف یصح فی الاذہان شیئ اذا احتیاج النہار الی دلیل"

علامہ شیخ زروق اپنی تصنیف قواعد کے موابد قواعد کے ضمن میں نسب مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہمارے ہاں دینی نسب ہی معتبر ہے۔ لیکن اس دینی نسبت کے ساتھ ساتھ اگر خاندانی نسب کی پاکیزگی بھی میسر ہو تو دینی نسب کا موکد ہو جاتا ہے اور ایسے شخص کے رتبہ کو عام انسان نہیں پہنچ سکتا۔ اسی اصول کی روشنی میں سیدنا شیخ ابو محمد سید عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کی شہرت و قبولیت ملی تھی۔ آپ کے زمانہ میں کوئی شخص بھی بلند نسبی اور خوش خصائل و عبادات میں آپ کا ہمعصر نہیں تھا۔ آپ کے مرید کا ایک ہی رات میں ستر بار محتلم ہو کر غسل کرنا۔ اور بادشاہ وقت کی قسم پر کہ میں ایسی عبادت کرونگا جس میں کوئی دوسرا شریک نہ ہو ——— یہ فتویٰ کہ تمام آدمیوں کو ہٹا کر تنہا طواف کعبہ کرے۔ آپ کے شرف عبادت اور علم کی بہت بڑی دلیل ہے"

مشرب

سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی حنبلی المذہب تھے۔ لیکن اپنے زمانہ میں چاروں مذاہب (حنفی شافعی۔ مالکی۔ اور حنبلی) پر فتویٰ دیا کرتے تھے۔ بادشاہ وقت کو تنہا طواف کعبہ کا فتویٰ انتہائی ضرورت کے پیش نظر دیا گیا تھا۔ لان الضرورات تبیح المحظورات
یہ فتویٰ اس واقعہ کے منافی نہیں جب خلیفہ مہدی مکہ میں آئے اور کچھ روز قیام کرنے کے بعد طواف کعبہ کے وقت لوگوں کو علیحدہ کر دیا گیا۔ اس پر عبداللہ بن مرزوق نے بڑی جرأت سے آگے بڑھ کر کہا۔

آپ کو عام مسلمانوں کو ہٹا کر تنہا طواف کرنے کا کس نے حق دیا ہے؟"
آپ کو عوام کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہونے کی کس نے اجازت دی؟"

اولاد و احفاد

فتوح الغیب کے آخر میں لکھا ہے۔ جب سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ مرض الموت میں صاحب فراش تھے تو آپ کے بیٹے سید عبدالوہاب[1] نے عرض کی کہ مجھے وصیت فرمائیں تاکہ میں اس پر عمل کر سکوں آپ نے فرمایا۔ متقی بن جاؤ۔ اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو اور کسی دوسرے سے کسی قسم کی امید نہ رکھو اور اپنی تمام ضروریات کو اللہ کے سپرد کر دو اس کے بعد کسی پر اعتماد کرنے کی ضرورت نہیں"

آپ کے دوسرے صاحبزادے سید عبدالعزیز[2] نے آپ کی تکلیف و مرض کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔ اس ضمن میں مجھ سے کوئی سوال نہ کیا جائے۔ کیونکہ میرا اللہ مجھے مختلف حالات میں سے گذرنے کا حکم دیتا ہے"
آپ کے تیسرے صاحبزادے سید عبدالجبار نے دریافت کیا کہ آپ کے

---

[1] شیخ سیف الدین عبدالوہاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سب سے بڑے فرزند تھے۔ شعبان ۵۱۲ھ میں پیدا ہوئے ۲۵ شوال ۵۹۳ھ کو وصال ہوا جملہ علوم ظاہری و باطنی اپنے والد سے لئے۔ منقول و معقول معاصرین علما سے حاصل کئے۔ بلاد عجم میں مصروف سیاحت رہے۔ والد کی اجازت سے واعظ فرماتے۔

[2] ابوبکر شیخ سید شمس الدین عبدالعزیز علوم ظاہری و باطنی اپنے والد مکرم سے حاصل کئے روحانی فیوض و برکات کے مالک تھے آخری عمر میں بخارا کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ اور باقی ماندہ زندگی وہاں ہی گذاری۔

marfat.com

جسم میں کون سی چیز آپ کے لئے تکلیف دہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے دل کے سوا سارے اعضاء تکلیف دیتے ہیں۔ دل صحیح وسالم ہے۔ اور وہ اللہ تعالے کی یاد سے معمور ہے"

آپ کی کنیت (ابو محمد) سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ایک صاحبزادے کا نام محمد بھی تھا۔ شیخ عبد الہادی موسوی یمنی نے آپ کی مدح میں یہ شعر کہا ہے۔

اَبَا صَالِحِ لِلّٰہِ ثُمَّ رَسُوْلِہٖ   اَغِثْنِیْ فَاِنِّیْ مِثْلُ کَالْحُوْتِ فِی الْبَرِّ!

ترجمہ:۔ اے ابو صالح اللہ اور اس کے رسول کی طفیل میری فریاد رسی کریں کیونکہ میں ایسی مچھلی کی طرح مضطرب ہوں جو خشکی پر تڑپ رہی ہو"

اس شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا ایک صاحبزادہ ابو صالح نامی بھی ہوگا۔

آپ کی ایک لڑکی امۃ الجبار فاطمہ تھی۔ اس بیٹی کا نکاح شیخ ابو الحسن عبد الرحمن بن طفسونجی کے بیٹے سے ہوا تھا۔

کتاب الذیل میں لکھا ہے کہ سید ابو المحاسن فضل اللہ بن سید نا شیخ عبد الرزاق نے جو ابو صالح نصر قاضی القضاۃ کے چچا تھے۔ کہا کہ میں نے اپنے چچا سید ابو عبد اللہ عبد الوہاب سے سنا ہے تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابو المحاسن فضل اللہ اور ابو صالح نصر دونوں آپ کے پوتے تھے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب میرے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہوتا تو اس کو گود میں اٹھا کر کہا کرتا "یہ تو میت ہے" اس طرح اس کی محبت میرے دل سے ختم ہو جاتی۔ جب وہ بچہ موت کی وادی میں چلا جاتا تو میرے دل پر کچھ اثر نہ ہوتا کیونکہ پیدا ہوتے ہی میرا دل اس کی محبت سے خالی کر لیا جاتا تھا۔

آپ کا یہ حال تھا کہ مجلس وعظ میں آپ لوگوں کو رشد و ہدایت کی طرف بلانے کے فریضہ میں مصروف ہوتے۔ تو آپ کو کسی بیٹے کی موت کی اطلاع دی جاتی

marfat.com

تو آپ اس فریضہ سے دست بردار نہ ہوتے اور نہایت صبر و سکون میں تبلیغ دین میں مصروف رہتے ۔ حتیٰ کہ مجلس کے اختتام پر جب لوگ غسل سے فارغ ہو چکے ہوتے تو آپ نماز جنازہ ادا فرمایا کرتے تھے

سیدنا شیخ عبدالقادر کے ایک بھائی بھی تھے جن کا نام سید ابو احمد عبداللہ تھا عمر میں آپ سے چھوٹے تھے اور علم و تقویٰ میں خاصا حصہ ملا تھا مگر وہ عالت شباب میں ہی فوت ہو گئے تھے ۔

آپ کی ایک ہمشیرہ عائشہ نامی تھیں جو صاحب کرامات تھیں ایک دفعہ جیلان میں خشک سالی نے عوام کو پریشان کر دیا ۔ لوگوں نے باران رحمت کے لئے ہر چند دعائیں کیں مگر بارش نہ ہوئی آخر وہاں کے نیک بندے جمع ہو کر آپ کی ہمشیرہ کے پاس آئے اور باران رحمت کے لئے التجا کی ۔ آپ نے اُٹھ کر صحن میں جھاڑو دیا ۔ اور عرض کی " اے میرے رب کریم فرش پر میں نے جھاڑو دے دیا ہے اب اس پر پانی چھڑکانا تیرا کام ہے ۔ کہتے ہیں لوگ بارش سے بھیگتے ہوئے اپنے گھروں کو پہنچے ۔ آپ نے کافی عمر پائی اور جیلان میں ہی فوت ہوئیں ۔

سید شیخ عبدالقادر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک اور لڑکا جن کا اسم گرامی سید عیسے تھا ۔ انہوں نے علم دین اپنے والد محترم سے حاصل کیا ۔ تمام عمر درس و وعظ میں مصروف رہے ۔ مفتی بھی رہے ۔ تصوف پر ایک کتاب " جواہر الاسرار و لطائف الانوار " لکھی تھی ۔ علم حدیث مصر میں مکمل کیا اور ۵۷۳ھ میں مصر میں ہی فوت ہوئے ۔

اولاد کی تعلیم و تربیت

سید عبدالوہاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
سید عبدالعزیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

marfat.com

سیدالجبار رحمتہ اللہ علیہ۔ سید تاج الدین رحمتہ اللہ علیہ۔ عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ تو باقاعدہ علم حدیث کے اساتذہ میں شمار ہوتے ہیں وعظ بھی دیتے اور فتوی بھی سید ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ تو واسط کی طرف چلے گئے اور وہیں ۵۹۲ھ کو واصل بحق ہوئے۔

کہا جاتا ہے کہ سید عبداللہ و سید محمد رحمتہ اللہ علیہ بھی حدیث پڑھاتے رہے ہیں یہ دونوں آپ کی اولاد میں سے سب سے بڑے تھے۔ سید یحیٰی رحمتہ اللہ علیہ حدیث پڑھاتے رہے ہیں اور مصر میں قیام پذیر ہوئے آپ سے عوام کو بڑا علمی اور روحانی فائدے حاصل ہوئے سید موسی رحمتہ اللہ علیہ دمشق میں حدیث پڑھاتے رہے ہیں اور کافی لمبی عمر پائی بہت سے لوگ آپ کی صحبت سے فیضیاب ہوئے مصر کو بھی گئے۔ مگر وطن دمشق کو ہی بنایا اور وہیں ۶۱۸ھ میں وفات پائی یہ آپ کی اولاد میں سے سب سے آخر میں فوت ہوئے تھے۔

سیدنا شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اکثر اولاد نے بغداد میں وفات پائی ان کے مزارات آپ کے مزار انوار کے قرب و جوار میں ہیں۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین

پوتوں اور نواسوں کی علمی تربیت

سید عفیف الدین بن مبارک مشہور صاحب قلم و تصنیف ہو گذرے ہیں۔ انکی ایک مشہور کتاب "الفتح الربانی والفیض الرحمانی میں اس موضوع پر بہت تفصیلی حالات قلمبند کئے ہیں آپ نے لکھا ہے۔ سید عبدالسلام بن سید عبدالوہاب

ہ شہزادہ داراشکوہ نے سفینۃ الاولیاء میں آپ کے حالات لکھتے ہوئے آپ کا سال پیدائش ۵۲۸ھ اور تاریخ وفات ۶ شوال ۶۲۳ھ لکھا ہے۔ اور مزار مبارک بغداد میں لکھا ہے۔

marfat.com

اور ان کے بھائی سید سلیمان رحمۃ اللہ علیہ دونوں حدیث پڑھتے رہے ہیں۔ سید عماد الدین نصر قاضی القضاۃ ابا صالح بن سید تاج الدین۔ عبدالرزاق نے فقہ اور دیگر علوم اپنے والد اور چچا سے حاصل کئے بغداد کے قاضی رہے اور بغداد میں ہی ۶۳۳ھ میں وفات پائی۔

سید عبدالرحیم بن سید تاج الدین عبدالرزاق۔ آپ نے بہت سے مشائخ سے علم حاصل کیا۔ بغداد میں ۶۰۳ھ میں واصل بحق ہوئے اور امام احمد کے مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

سید ابوالمحاسن فضل اللہ بن سید تاج الدین۔ عبدالرزاق آپ نے فقہ اپنے والد ماجد سے پڑھی۔ حدیث اپنے والد اور چچا سید عبدالوہاب اور ابوالفتح وغیرہ سے حاصل کی۔ بغداد میں ۶۵۶ھ میں تاتاریوں کے ہاتھوں شہید ہوئے

سید اسمٰعیل بن سید تاج الدین عبدالرزاق۔ آپ نے علم حدیث وقت کے مشائخ سے حاصل کیا۔ فقہ میں کمال حاصل کیا۔ بغداد میں وفات پائی۔ ان کی دو بہنیں تھیں۔ جنہوں نے علم اپنے دادا سے حاصل کیا تھا اور ان کا نام سیدہ رحمۃ اللہ علیہا اور سیدہ عائشہ رحمۃ اللہ علیہا تھا۔

سید محمد بن عبدالعزیز بن سیدنا شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ بہت سے مشائخ سے علم حدیث حاصل کیا۔ ان کی بہن سیدۃ زہرۃ نے عبدالحق و بغداد میں فوت ہوئیں۔

سید داؤد بن سید سلیمان بن عبدالوہاب۔ آپ علوم متداولہ میں بڑے فاضل تھے بغداد میں فوت ہوئے اپنے والد مکرم کے پہلو میں دادا محترم کے قرب و جوار میں راحت فرما ہوئے۔

marfat.com

سید ابو نصر محمد بن سید عماد الدین ابو صالح نصر قاضی القضاۃ بن سید تاج الدین عبد الرزاق ابن سید نا شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے والد سے علم حاصل کیا۔ اہل حقیقت کے طریقہ پر آپ کے کلام میں حکمتیں پائی جاتی ہیں۔ طریقت کے بیان میں آپ کے کلمات و اشعار مقبول عام ہوئے آپ نے تمکین کے بارے میں یہ شعر کہا۔

یَسْقِی وَیَشْرَبُ لَا تُلْہِیہِ سَکْرَتُہٗ ۔۔۔ عَنِ النَّدِیْمِ وَلَا یَلْہُوْ عَنِ الْکَاسِ

اَطَاعَہٗ سُکْرُہٗ حَتّٰی تَحَکَّمَ فِیْ ۔۔۔ حَالِ الصَّحَاوَۃِ ذٰلِکَ اَعْجَبُ النَّاسِ

آپ نے فرمایا۔

مَنْ تَوَھَّلَ بِالْوِدَادِ ۔۔۔ فَقَلِ الْمُصْطَفٰی مِنْ بَیْنِ الْعِبَادِ

آپ ۶۵۶ھ میں شہر بغداد میں فوت ہوئے اور شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدرسے کے پہلو میں مدفون ہیں ان کے تین صاحبزادے سید عبد القادر سید عبد اللہ۔ سید ظہیر الدین احمد تھے۔ انہی سید ظہیر الدین احمد کا ایک لڑکا سید سیف الدین یحییٰ بغداد سے ہجرت کر کے شہر حماۃ میں چلا گیا۔ اور وہیں ۷۲۴ھ میں واصل بحق ہوا۔ اس صاحبزادے کی قبر نہر عاصی کے کنارے پر ہے۔ آپ کا ایک بیٹا سید شمس الدین محمد گیلانی الحموی رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ اور ان کے دو بیٹے تھے جن کا نام سید عبد القادر تھا (جو لاولد فوت ہوئے) اور دوسرے کا نام سید علاؤ الدین علی الگیلانی الحموی تھا۔ ان کے تین بیٹے تھے۔ سید بدر الدین حسن رحمۃ اللہ علیہ سید شمس الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ۔ سید نور الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ۔ سید بدر الدین حسن رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں دو بیٹے سید احمد ابو العباس اور سید شمس الدین محمد تھے۔ سید احمد ابو عباس رحمۃ اللہ علیہ کے دو بیٹے سید عبد الباسط اور سید ابو النجا کے نام سے مشہور ہوئے۔ یہ دونوں لاولد تھے اور حماۃ میں مدفون ہیں۔

marfat.com

سید شمس الدین محمد بن سید بدر الدین حسن رحمتہ اللہ علیہما کا ایک لڑکا سید عبدالرزاق تھا۔ یہ سید عبدالرزاق اپنے وقت کے شیخ الشیوخ ہو گذرے ہیں ۹۶۰ھ میں شہر حماۃ میں فوت ہوئے اور زاویہ مذکور میں مدفون ہیں آپ لاولد تھے۔

سید شمس الدین محمد بن سید علاؤالدین حموی کا ایک صاحبزادہ جن کا اسم گرامی محی الدین عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ تھا۔ ان کے ایک صاحبزادے شمس الدین محمد نامی ہوئے ہیں۔ پھر ان کے صاحبزادے محی الدین عبدالقادر تھے۔ ان کے تین لڑکے سید درویش محمد۔ سید شرف الدین۔ عبداللہ (دونوں حماۃ میں لاولد فوت ہوئے) اور سید عفیف الدین حسنین الجیلانی الحموی جنکی اولاد حماۃ میں ہے ۹۹۰ھ میں فوت ہوئے اور اپنے بزرگوں کے زاویہ مزارات میں مدفون ہیں۔

سید نورالدین حسین بن سید علاؤالدین علی الگیلانی الحموی کے ہاں ایک بیٹا ہوا جس کا نام سید محی الدین یحییٰ تھا۔ ان کا ایک لڑکا جس کا نام سید شرف الدین قاسم تھا۔ اور ان کے صاحبزادے کا نام سید شہاب الدین احمد تھا۔ ان کے ایک بھائی بھی تھے۔ سید شہاب الدین احمد کے لڑکے کا نام سید علی ہاشمی تھا۔ ان کی اولاد اب تک حماۃ میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے امن میں رکھے۔

جناب شیخ سید عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد زنبہ علیایہ پر فائز رہی اور مشہور آفاق رہی ہے جو شخص اس واضح حقیقت سے انکار کرتا ہے اسے ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ۔

مندرجہ بالا حقائق سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد صحیح النسب ہے جس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں کیا جا سکتا یہ سلسلہ

marfat.com

قیامت تک جاری رہے گا۔ کیونکہ صحیح ترین عقیدہ کے مطابق حضرت امام مہدی کا ظہور بھی اسی خانوادہ سے ہوگا۔ جیسا کہ ہم نے اپنی کتاب المہدی میں اس بات کو ثابت کیا ہے۔ ہم نے اس کتاب میں یہ بھی ثابت کیا ہے کہ امام مہدی باپ کی نسبت سے حسنی اور والدہ کی نسبت سے حسینی ہوں گے۔

بعض اکابر نے کہا ہے کہ جب امام حسن نے خلافت سے دستبرداری کا فیصلہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی اولاد کو قطبیت کبریٰ عنایت فرمائی۔ آپ قطب اکبر تھے سیدنا شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ قطب اوسط اور حضرت امام مہدی خاتمۃ الاقطاب ہوں گے

حلیہ شیخ ابوعبداللہ بن احمد بن قدامہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نازک بدن کشادہ سینہ۔ میانہ قد۔ گھنی لمبی داڑھی اور گندمی چہرہ تھا پیوستہ بھویں بلند آواز۔ نہایت خوبصورت چہرہ اور تیز فہم تھے۔ تحصیل علم میں آپ نے بڑی محنت سے کام لیا اور فروع واصول کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیا۔ آپ بہت سے آئمہ وقت اور مشائخ زمان سے علوم حاصل کرتے رہے۔ فقہ ابوالوفا[1] علی

---

[1] تاج العارفین حضرت شیخ ابوالوفا علی بن عقیل رحمۃ اللہ علیہما حضرت غوث الاعظم کے اساتذہ میں شمار کئے جاتے ہیں حضرت شیخ محمد شنبکی سے نسبت ارادت رکھتے تھے۔ شیخ علی ہیتی شیخ بقا بن بطو۔ شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی شیخ مطر باالبار زانی شیخ ماجد کردی۔ شیخ احمد بن تقی وغیرہ آپ کے مرید تھے جب جناب غوث پاک پہلی دفعہ بغداد تشریف لائے تھے۔ آپ کے حلقہ درس میں شریک ہوئے تو آپ پر بڑی نظر کریمانہ فرماتے اور آپ کی ذات پر فخر و مباہات کا اظہار فرماتے تھے ۱۲ھ کے بعد وفات پائی مزار انوار بغداد کے مضافات موضع قلمینا میں واقع ہے۔

marfat.com

بن عقیل جیسے جید فقیہہ سے حاصل کی۔ حدیث وقت کے مستند محدثین سے سنی تفصیل کے لئے ہماری کتاب اربعین دیکھیں۔ علم ادب آپ نے یحییٰ بن علی تبریزی سے سیکھا روحانی تربیت کے لئے آپ وقت کے مشائخ و اولیاء کی صحبت میں رہے جن کی تفصیل آگے چل کر دی جائے گی۔ آپ کی اس علمی جدوجہد کا یہ نتیجہ ہوا کہ آپ اپنے معاصرین میں سے گوئے سبقت لے گئے۔ تحصیل علم میں آپ نے بڑی محنت اور ریاضت کا ثبوت دیا۔ آخر کار علائق دنیا سے قطع تعلق کر کے یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے وعظ درس اور نصایح میں مصروف ہو گئے۔ اسی زمانہ میں آپ کے القاب میں امام الفریقین موضح الطریقین کریم الجدین۔ معلم الطرفین اور غوث الثقلین اسی زمانہ میں مشہور ہو گئے۔ زمانہ کے مناقب آپ پر روشن ہو گئے اور دین کے مناصب آپ پر عیاں ہو گئے علم کے مراتب آپ کو زیب دینے لگے اور شریعت کے لشکروں میں آپ کی وجہ سے قوت آگئی علماء کا ایک بہت بڑا طبقہ آپ کے حلقہ شاگردی میں آگیا وقت کے فقیہہ آپ سے علم کی جھولیاں بھر کر گئے۔ بہت سے فقراء اور مشائخ نے آپ سے خرقہ خلافت کی سعادت حاصل کی شیوخ یمن کی روحانی تربیت کا آپ ہی مرکز بنے۔ بعض نے بغداد پہنچ کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور بعضوں نے قاصد بھیج کر خلافت [illegible] حاصل کی۔

شیخ ابو مدین شعیب المغربی[1] نے اسی واسطے مشرق کو مغرب پر فضیلت

لہ اسم گرامی شیخ شعیب بن حسین ابو مدین تھا۔ شیخ ابو الغیرائے مغربی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے حضرت سید عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شیخ طریقت تھے سرزمین مغرب کے بلند پایہ مشائخ میں سے شمار ہوتے ہیں آپ نے بذریعہ کشف جب جناب غوث الاعظم

marfat.com

دی تھی کہ جناب شیخ سید عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جانب شرق رہتے تھے۔

تصانیف

سیدنا و مولینا شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی بہت سی تصانیف ہیں۔ ازاں جملہ مندرجہ ذیل کتب طالبان حق کے لئے ہمیشہ کے لئے مشعل راہ بنیں۔

غنیۃ الطالبین۔ اور فتوح الغیب تصوف کا خلاصہ ہے۔ اور بے عیب تصنیف ہے۔ جلاء الخاطر فی الباطن والظاہر بھی مشہور کتاب آپ کی تصنیف ہے۔ آپ کی مجالس شریفہ کے بیان وحالات میں فتح الربانی والفیض الرحمانی ہے۔ فارسی زبان "مکاتیب" اور مختلف اشعار جس میں اسرار شریفہ بیان کئے گئے ہیں۔ آپ کی تصانیف میں سے "اورادِ یومیہ" تو اہل دل کے لئے ہمیشہ حرز جان رہے۔ احزاب مستفیضہ اور صلوٰۃ الشریف فتوح الی اللہ کے کھلے دروازے ہیں۔

گیلان

مقام ولادت

گیلان آپ کا شہر ولادت ہے۔ عربی میں گ کو ج سے تبدیل کرکے

(بقیہ حاشیہ ص۳۱) کو قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہ کا اعلان کرتے سنا تو سر جھکا کر کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُشْھِدُکَ وَ اُشْھِدُ مَلٰئِکَتَکَ اِنِّی سَمِعْتُ وَاَطَعْتُ آپ کا وصال ۵۹۰ھ میں ہوا۔ (سفینۃ الاولیاء داراشکوہ)

۵ؔ ام الخیر امۃ الجبار بنت شیخ عبداللہ صومعی رضی اللہ عنہ حضور غوث الاعظم کی والدہ ماجدہ خدا رسیدہ خاتون تھیں آپکی عمر ساٹھ سال تھی جب جناب غوث پیدا ہوئے جس پاکیزہ تربیت میں جناب غوث پاک کو پالا گیا اس میں آپکی والدہ ماجدہ کا بڑا ہاتھ ہے آپ ہی کی نصیحت نے جناب غوث الاعظم کو صغرسنی میں ہی قزاقوں کو توبہ کرانیکی ہمت دی تھی آپ جناب غوث کے زمانہ طالب علمی میں وفات پاگئیں آپکی وفات کا زمانہ ۴۸۸ھ کے بعد کا ہے۔

(ماخوذ از سفینۃ الاولیاء)

marfat.com

جیلانی پڑھا جاتا ہے۔ اسی کا مخفف جیلی ہے۔ آپ نے ۴۷۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۵۶۱ھ میں واصل بحق ہوئے اس طرح آپ نے ۹۱ سال عمر شریف پائی تھی۔

جب آپ اپنی والدہ کے پیٹ میں تھے تو چاند منزل سعد میں تھا جس کا یہ مطلب تھا کہ آپ انبیاء کی طرح پاکیزہ زندگی لیکر آئے ہیں آپ کی والدہ امتہ الجبار کا بیان ہے "جب آپ پیدا ہوئے تو ماہ رمضان میں دن کے وقت دودھ نہ پیا کرتے تھے۔ جس دن عید کا چاند بادلوں کی وجہ سے نظر نہ آیا تو آپ کی والدہ نے پورے اعتماد سے کہا کہ آج رمضان کی آخری تاریخ ہے۔ کیونکہ عبدالقادر نے آج دودھ نہیں پیا۔ اسی دن سے یہ بات سارے گیلان میں مشہور ہو گئی کہ اشراف کے گھر جو لڑکا پیدا ہوا ہے۔ رمضان میں دن کے وقت دودھ نہیں پیا۔

سیدنا قطب الاقطاب شیخ سید عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں۔

"کہ بچپن میں مجھے ایک دفعہ جنگل کی طرف جانے کا اتفاق ہوا اور ایک بیل کے پیچھے کھڑا ہو کر عام کسانوں کی طرح ہل چلانے لگا۔ میری حیرانی کی انتہا نہ رہی۔ جب اس بیل نے ایک انسان کی زبان میں مجھے کہا۔ عبدالقادر تم کاشتکاری کے لئے پیدا نہیں ہوئے اور اللہ نے تمہیں اس کا حکم بھی نہیں دیا۔ میں ڈر کر گھر آ گیا اور گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے حاجیوں کو عرفات میں کھڑے دیکھا۔ میں والدہ کے پاس آیا اور عرض کی کہ مجھے اجازت دیں تاکہ میں بغداد پہنچ کر علماء کرام سے علم اور مشائخ سے طریقت کا فیض حاصل کروں۔ میری والدہ نے وجہ دریافت کی تو ان تازہ واقعات کو بیان کر دیا۔ والدہ روتے ہوئے اٹھیں اور اندر جا کر میرے والد کا ورثہ اسّی دینار باہر لے کر آئیں۔ چالیس دینار میرے بھائی کے لئے رکھ کر چالیس دینار میرے حوالے کئے اور میری بغلی کے نیچے سی دیئے اور سفر کی اجازت دے دی۔ ساتھ ہی نصیحت کی کہ بیٹا ہمیشہ سچ بولنا اور الوداع کہتے ہوئے فرمایا۔ میں

marfat.com

تمہیں اللہ کے حوالے کرتی ہوں شاید میں تمہیں زندگی میں نہ دیکھ سکوں
میں ایک قافلے کے ساتھ بغداد کو روانہ ہوا۔ جب ہم ہمدان سے آگے پہنچے
تو ساٹھ راہزن قافلے پر ٹوٹ پڑے اور سارا قافلہ لوٹ لیا کسی نے مجھ سے تعرض
نہ کیا۔ ایک ڈاکو میرے پاس آکر کہنے لگا، "فقیر! تمہارے پاس کچھ ہے! میں نے بتا دیا
چالیس دینار! بغل کے نیچے گدڑی میں سی رکھے ہیں۔ ڈاکو نے مذاق سمجھ کر چھوڑ دیا
اور چلا گیا۔ ایک دوسرے ڈاکو نے یہی سوال کیا اور ویسا ہی جواب پایا تمام ڈاکو
اپنے سردار کے پاس جمع ہوئے تو میرے متعلق یہ بات بتائی۔ مجھے اس ٹیلے پر بلا لیا گیا
جہاں وہ مال تقسیم کرنے میں مصروف تھے اور سردار نے دریافت کیا۔ تمہارے پاس
کیا ہے میں نے اسے بتایا چالیس دینار اس نے کہا اچھا دیکھو تو سہی جب میری بات
سچ نکلی تو پوچھنے لگے تمہیں سچ کہنے پر کس نے آمادہ کیا تھا۔ میں نے بتایا گھر سے
چلتے وقت میری والدہ نے مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی تلقین کی تھی۔ سردار رو دیا اور
کہنے لگا۔ یہ بچہ ماں کی نصیحت سے نہیں ہٹتا۔ میں نے ساری عمر اپنے اللہ کی نافرمانی میں
ضائع کر دی ہے۔ سردار تمام ڈاکوؤں سمیت تائب ہو گیا۔ مال لوٹا دیا گیا۔ ایک روایت
میں یہ بھی ہے کہ اہل کارواں نے بھی آپ کے ہاتھ پر توبہ کر لی۔ اور مال تقسیم کر
دیا۔ آپ اس سفر میں ۴۸۸ھ میں بغداد پہنچے اور علمائے زمان سے قرآن و
حدیث فقہ ادب اور لغت وغیرہ علوم کی تحصیل میں مشغول ہو گئے۔ آپ اپنے
ہمسروں سے فائق ہو گئے ۵۲۱ھ سے آپ نے وعظ و درس کا سلسلہ
شروع کر دیا اور عوام الناس کی اخلاقی زندگی کو سنوارنے لگے۔

آپ کی کرامات حد تواتر سے تجاوز کر گئی تھیں۔ یہ بات متفق علیہ ہے۔ کہ
جس قدر کرامات و برکات آپ سے رونما ہوئیں کسی بھی صاحب ولایت سے
ظہور میں نہیں آئیں۔

marfat.com

خرقہ خلافت کی سند[1]

آپ کو خرقہ خلافت حضرت شیخ قاضی القضاۃ ابو سعید مبارک بن علی مخزومی[1] سے ملا۔ انہوں نے شیخ ابوالحسن علی بن یوسف القرشی الہکاری سے انہوں نے شیخ ابوالفرح طرطوسی کے ہاتھ سے حاصل کی۔ شیخ طرطوسی نے شیخ ابوبکر ولف الشبلی سے۔ اور انہوں نے شیخ ابوالقاسم جنید بغدادی رضی اللہ عنہ انہوں نے شیخ سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ اور انہوں نے شیخ معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ انہوں نے شیخ داؤد طائی رحمتہ اللہ علیہ انہوں نے شیخ حبیب عجمی انہوں نے شیخ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ اور انہوں نے سیدنا امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ حضرت علی نے جناب رسالتمآب حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خرقہ فیض حاصل کیا

آپ کے مشائخ سے ایک بزرگ حماد و باس[2] بھی ہیں آپ اُمّی تھے۔ مگر آپ پر معارف و اسرار کا دروازہ کھل گیا۔ اور مشائخ کبار نے آپ سے روحانی فیض حاصل کیا۔ ایک دن حضرت سید عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیخ حماد کے پاس ایک

---

[1] ابو سعید مبارک بن علی مخزومی صاحب کمال بزرگ تھے۔ حضرت خضر کے رفیق وندیم۔ حنبلی المذہب تھے اور شیخ ابوالحسن الہکاری سے بیعت تھے۔ جناب غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ نے آپ سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ جب جناب غوث پاک نے اللہ سے عہد کیا کہ جب تک مجھے خود کھلایا پلایا نہ جائے میں کچھ نہیں کھاؤں گا آپ ہی ہیں جنہوں نے آپ کو کھانا کھلایا آپ ۵۱۳ھ کو فوت ہوئے۔

[2] ابو عبداللہ کنیت۔ حماد بن مسلم نام و باس لقب تھا۔ جناب غوث الاعظم اخص الخاص مصاحب تھے۔ اپنے زمانہ کے شیخ باکرامت تھے۔ اگرچہ اُمی تھے مگر علوم و معارف پر آپ کی نظر تھی۔ آپ کے ۱۲ ہزار مرید تھے اور ہر ایک مرید نظر فرما

marfat.com

مسافر خانہ میں بیٹھے تھے۔ جب آپ باہر تشریف لے گئے تو آپ نے اہل مجلس کو بتایا کہ اس نوجوان کے قدم اولیاء اللہ کی گردن پر ہوں گے۔ اور یہ بات اللہ کے حکم سے انہوں نے اعلانیہ کہنی ہے۔ (قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ) ان کے زمانے کے تمام ولی اللہ ان کے آگے سر تعظیم خم کر دیں گے۔ اور آپ کی وساطت سے ان کے درجات بلند ہوتے جائیں گے۔

زمانہ مستقبل عبرالماضی

زمانہ حال عبرالمستقبل

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک موقع پر منبر پر بیٹھے وعظ فرما رہے تھے۔ عوام الناس کے علاوہ اس مجلس میں پچاس ولی اللہ بھی موجود تھے۔ اثنائے وعظ جب آپ کی زبان سے یہ کلمہ نکلا۔

قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ

تو رئیس المشائخ شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور منبر کے نزدیک پہنچ کر آپ کا قدم مبارک اپنے کندھے پر رکھ لیا۔ تاکہ آپ کے اعلان پر عملاً اقدام کیا جا سکے۔ چنانچہ مشائخ مجلس نے بھی اپنی گردنیں جناب غوث کے پاؤں تک پہنچا دیں۔ دور دراز علاقہ کے مشائخ نے آپ کے اس اعلان کو کشفی طور پر معلوم کر کے اپنی گردنیں جھکا دیں کہتے ہیں۔ شیخ ابو مدین شعیب المغربی نے اثنائے درس اپنی گردن جھکا دی تھی اور زبان سے فرمایا "بسر و چشم" حاضرین نے اس کی وضاحت چاہی تو آپ نے سیدنا عبدالقادر رضی اللہ عنہم کے اظہار ولایت کا واقعہ بیان کیا۔

---

۵ تاج العارفین شیخ ابوالوفاء کے مرید تھے غوث اعظم کے جلیس خاص تھے آپ کے مداح اور رفیق راہ طریقت تھے مشائخ وقت میں سربرآوردہ تھے ۵۶۰ھ میں بعمر ۱۲۰ سال انتقال فرمایا۔ مرقد مبارک وزیر آن میں ہے

marfat.com

مسافر خانہ میں بیٹھے تھے۔ جب آپ باہر تشریف لے گئے تو آپ نے اہل مجلس کو بتایا کہ اس نوجوان کے قدم اولیاء اللہ کی گردن پر ہوں گے۔ اور یہ بات اللہ کے حکم سے انہوں نے اعلانیہ کہنی ہے۔ (قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ) ان کے زمانے کے تمام ولی اللہ ان کے آگے سر تعظیم خم کر دیں گے۔ اور آپ کی وساطت سے ان کے درجات بلند ہوتے جائیں گے۔

زمانہ مستقبل عیر الماضی

زمانہ حال غیر المستقبل

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک موقع پر منبر پر بیٹھے وعظ فرما رہے تھے۔ عوام الناس کے علاوہ اس مجلس میں پچاس ولی اللہ بھی موجود تھے۔ اثنائے وعظ جب آپ کی زبان سے یہ کلمہ نکلا۔

قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ

تو رئیس المشائخ شیخ علی بن الہیتی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور منبر کے نزدیک پہنچ کر آپ کا قدم مبارک اپنے کندھے پر رکھ لیا۔ تاکہ آپ کے اعلان پر عملاً اقدام کیا جا سکے۔ چنانچہ مشائخ مجلس نے بھی اپنی گردنیں جناب غوث کے پاؤں تک پہنچا دیں۔ دور دراز علاقہ کے مشائخ نے آپ کے اس اعلان کو کشفی طور پر معلوم کر کے اپنی گردنیں جھکا دیں کہتے ہیں۔ شیخ ابو مدین شعیب المغربی نے اثنائے درس اپنی گردن جھکا دی تھی اور زبان سے فرمایا "بسر و چشم" حاضرین نے اس کی وضاحت چاہی تو آپ نے سیدنا عبدالقادر رضی اللہ عنہم کے اظہار ولایت کا واقعہ بیان کیا۔

لہ تاج العارفین شیخ ابو الوفاء کے مرید تھے غوث اعظم کے جلیس خاص تھے آپ کے مداح اور رفیق راہ طریقت تھے مشائخ وقت میں سر برآوردہ تھے ۵۶۰ھ میں بعمر ۱۲۰ سال انتقال فرمایا۔ مرقد مبارک وزیر آن میں ہے

marfat.com

ایک عجمی شیخ نے آپ کی ابتلاع سے ہچکچاہٹ کی تو اس کی ولایت سلب کرلی گئی۔ یہ واقعہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ قطب الاقطاب اور غوث اعظم تھے۔

آپ کی کرامات میں سے یہ بات حضرت شیخ علی بن الہیتی کے اذکار میں بڑی سند کے ساتھ درج ہے کہ جو شخص شیر کے سامنے آئے جناب غوث اعظم کا نام لے شیر اس پر حملہ آور نہیں ہوگا۔ جو شخص مچھروں کی آفت سے محفوظ رہنے کے لئے آپ کے نام کا وظیفہ کرے گا مچھر وہاں سے دفع ہو جائیں گے۔

آپ کے بیٹے شیخ سیف الدین عبدالوہاب نے روایت کی ہے کہ ہر ماہ ہلال طلوع سے قبل میرے والد مکرم کے پاس انسانی شکل میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ اگر آئندہ ماہ کے حالات اچھے ہوتے تو وہ بڑی خوش شکل لے کر ملاقات کو حاضر ہوتا چنانچہ جمادی الآخر ۵۶۰ھ کے آخری دن جمعہ کو بہت سے مشائخ کی مجلس میں موجودگی میں ایک خوبرو نوجوان آیا۔ اور آتے ہی السلام علیکم یا ولی اللہ کہا اور کہنے لگا میں ہلال رجب ہوں اور آپ کو پیغام دینے آیا ہوں کہ یہ مہینہ آپ کیلئے اور عوام مسلمانوں کے لئے خیر و برکت سے گذرے گا۔ ایسے ہی رجب کے آخری دن ایک بدصورت شخص نے آکر السلام علیکم یا ولی اللہ کہہ کر بتایا کہ میں شعبان ہوں اور بتایا کہ اس ماہ بغداد میں بہت سے لوگ موت کا شکار ہوں گے۔ حجاز میں گرانی آئے گی اور خراساں میں جنگ و فساد برپا ہوں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ایک دفعہ شیخ سید عبدالقادر جیلانی ماہ رمضان میں علیل ہو گئے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ کی مجلس میں اور مشائخ کبار کے علاوہ حضرت شیخ علی الہیتی اور شیخ نجیب الدین سہروردی وغیرہ حاضر تھے اس شخص

marfat.com

نے آکر کہا السلام علیکم یا ولی اللہ۔ میں ماہ رمضان ہوں آپ کی بیماری صحت مندی سے بدل گئی ہے۔ میں معذرت خواہ ہوں اور اجازت چاہتا ہوں۔ کیونکہ آج میری آپ سے یہ آخری ملاقات ہے۔ یہ کہتے ہی وہ شخص چلا گیا۔ اسی سال آپ کی وفات ربیع الآخر میں واقع ہوئی۔ آپ کی وفات ربیع الاول کی بجائے ربیع الآخر اس لطیف اشارہ کی حسن تعلیل ہے کہ ولی نبی سے رتبہ میں ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔

یاد رہے کہ آپ کی وفات کا دن ربیع الآخر کی گیارہویں تاریخ کہیں بھی ثابت نہیں ہو سکا۔ حالانکہ اس کی بھی کوئی خاص وجہ ضرور ہوگی۔

کلام موجز فی المرام

ہر مومن کو ہر حالت میں تین چیزوں پر عمل کرنا بڑا ضروری ہے۔ خدا کا حکم بجا لانا۔ اس کی منع کی چیزوں سے رک جانا اور احکام قضا و قدر پر سر تسلیم خم کر دینا۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ راستی اور خلوص اختیار کر لیتا ہے۔ وہ ہر ماسوائے اللہ سے غمگین و بے قرار رہتا ہے۔ خواہشات نفس انسان کو راہ راست اور حکم خداوندی سے پھیر دیتی ہیں۔ خواہشات نفسانی سے ہٹ کر کام کرنے میں رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہے۔

ہر مومن کو چاہیئے کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنا لے تاکہ اسے فلاح دارین حاصل ہو۔ اس حدیث کے معانی یوں ہیں۔

ایک مرتبہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ردیف تھا تو آپ نے فرمایا "اے لڑکے! اللہ کے حقوق نگاہ میں رکھو تاکہ اللہ تعالےٰ تمہارے حقوق کی حفاظت کرے۔ اللہ تعالیٰ کو مراقبہ علم میں اپنا راہنما بناؤ تاکہ اس کی امداد حاصل کر سکے جب کوئی سوال کرو اپنے اللہ سے کرو۔ جب مدد مانگو

اپنے اللہ سے مانگو۔ جو کچھ ہونا ہے۔ وہ لکھا جا چکا ہے اگر ساری دنیا کسی معاملہ میں تمہیں نقصان دینا چاہے۔ جسے اللہ نے نہیں لکھا۔ تو وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتی اگر ہو سکے تو اللہ تعالیٰ سے صدق فی الیقین سے معاملہ کرو۔ اگر ایسا نہیں ہو سکتا۔ تو ناامید نہ ہو جاؤ۔ کیونکہ صبر میں ان چیزوں میں سے بھی بھلائی نکل آتی ہے۔ جنہیں تم ظاہراً برا سمجھتے ہو۔ اور یاد رکھو فتح ہمیشہ صبر میں ہے۔ تنگدستی کے بعد کشائش ہوتی ہے اور راحت کے ساتھ تکلیف بھی ہوتی ہے (اس حدیث کو ہم نے "اربعین" میں پوری شرح ربط سے لکھا ہے۔

لوگوں سے وہ شخص سوال کرتا ہے۔ جو اللہ سے ناواقف ہو۔ اور اس کا ایمان کمزور ہو چکا ہو۔ اور اس کی معرفت و یقین کم ہو گئی ہو۔ جو اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہے۔ اس کا اللہ کے علم و عرفان پر پورا یقین ہوتا ہے۔ اور اس کا ایمان و یقین مضبوط ہوتا ہے۔ اس کی معرفت الٰہی بڑھتی رہتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے شرم محسوس کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسے خلوص و حضور سے معاملہ رکھو گویا خلقت موجود نہیں اور مخلوق خدا کے ساتھ ایسا معاملہ رکھو۔ گویا تمہاری خواہشات نہیں جب اللہ کے ساتھ ایسا معاملہ رکھے گا۔ تو اسے پالے گا۔ اور تمام چیزوں سے نیست اور فانی ہو جائے گا۔ جب مخلوق خداوندی کے ساتھ تیرا معاملہ بغیر خواہشات کے ہوگا۔ تو انصاف کر سکے گا۔ اور بد انجامی سے محفوظ رہ سکے گا۔

جب دل اللہ کے ساتھ ہو تو کوئی چیز بھی دل سے جدا نہیں ہوتی اور کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں جاتی۔

میں مغز بے پوست ہوں

آپ نے ان نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر ارزانی

marfat.com

کی تھیں فرمایا

"میرے اور تمہارے اور دوسری مخلوقات کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مجھے کسی پر قیاس نہ کیا کرو اور نہ کسی چیز کو مجھ پر قیاس کرو۔ جس طرح بادشاہوں کو دوسروں پر قیاس نہیں کیا جاتا۔ "فتوح الغیب"

میں دو قدموں میں (نفس اور خلق) اللہ تک پہنچ گیا ہوں۔ غنیۃ الطالبین میں ابو وائل سے روایت لکھی ہے۔ جنہوں نے ابن مسعود سے بیان کی۔ کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کے انیس دربانوں سے بچائے۔ اسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا چاہیئے۔ اس کے انیس حروف ہیں۔ اور ہر ایک حرف ڈھال بن کر حفاظت کرتا ہے۔

جس کا رتبہ بلند ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی قربت نصیب ہوتی ہے۔ اس سے گناہ صغیرہ بھی سرزد نہیں ہوتے۔ بلکہ ہر مخالفت اس کے نزدیک گناہ کبیرہ ہوتی ہے۔ بعض نے کہا ہے جب بندہ گناہ کو چھوٹا اور حقیر سمجھتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے بڑا سمجھتا ہے۔ جب بندہ اسے بڑا سمجھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے چھوٹا سمجھتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ مومن اپنے گناہ کو پہاڑ کی طرح دیکھتا ہے اور منافق اپنے گناہ کو مکھی کی طرح حقیر خیال کرتا ہے۔ جو اس کے ناک پر بیٹھے اور اسے اڑا دیا جائے۔
کسی نے کہا ہے کہ جو گناہ بخشا نہیں جائیگا۔ وہ انسان کا یہ کہنا ہے "کاش میں ہر ایک ایسی چیز کر لیتا" اور یہ چیز ایمان کی کمزوری کی دلیل ہے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت و عظمت کو کم جاننے کا سبب بنتی ہے۔ کیونکہ اگر وہ ان باتوں کو جان لیتا تو ادنیٰ گناہ کو بھی بڑا تصور کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء پر وحی کی ہے کہ ہدیہ کی کمی کی طرف نہ دیکھو۔ بلکہ مدعا الیہ کی بڑائی پر نظر رکھو۔ اور گناہ

marfat.com

کی چھوٹائی کا خیال نہ کرو۔ بلکہ اس ذات کی کبریائی پر نگاہ رکھو جس کے سامنے تم یہ گناہ کر رہے ہو۔

بعض صحابہ نے اپنے تابعین سے ایک صاحب کو فرمایا کہ بعض اوقات تم ایسا عمل کرتے ہو جو بال سے باریک تر ہوتا ہے۔ حالانکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسے منہیات میں سے شمار کرتے تھے۔

توبہ و تقویٰ میں بعض عارفین کے اقوال

حضرت ذوالنون مصری[1] فرمایا کرتے تھے عوام الناس گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔ اور خواص غفلت کے گناہ سے تائب۔ غفلت سے تائب رویت حسنات کا تائب۔ غیر اللہ سے تائب ہونے والے ایک دوسرے سے امتیازی حیثیت کے مالک ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَہٗ کی تفسیر بیان فرماتے ہیں کہ گناہوں کو مقدم اور توبہ کو مؤخر رکھو۔ انسان ہر وقت کہتا ہے کہ میں عنقریب توبہ کروں گا۔ حتیٰ کہ اسی بری حالت میں مرجاتا ہے۔ ابو علی دقاق فرماتے ہیں کہ توبہ

---

[1] ابو عبداللہ حضرت شیخ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ بصرہ کے رہنے والے تھے۔ ہزاروں اولیاء اللہ آپ سے مستفیض ہوئے چالیس سال تک ریاضت کی آپ کا شمار امام مالک کے شاگردوں میں ہوتا ہے اور حضرت اسرافیل رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے سلسلہ ملامتیہ کے امام مانے جاتے تھے ہزاروں کرامات آپ سے صادر ہوئیں۔ آپ کی تاریخ وفات ۲۶ شعبان ۲۰۵ھ مزار مصر میں ہے۔ قبر پُرانوار پر یہ عبارت کندہ ہے۔

ذُوالنُّوْنِ حَبِیْبُ اللّٰہِ مِنَ الشَّوْقِ قَتِیْلُ اللّٰہِ

marfat.com

کے معنی اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے توبہ کی تین قسمیں ہیں۔ توبہ۔ انابت اور اوبت
جو شخص خوف عذاب سے توبہ کرے وہ صاحب توبہ ہے۔ جو طمع ثواب کیلئے
توبہ کرے وہ صاحب انابت ہے جو غفلت سے توبہ کرے وہ صاحب اوّبہ ہے
بعض بزرگ کہتے ہیں کہ توبہ مومنین کی صفت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔
تُوبُوا اِلَى اللهِ جَمِيعًا الى لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔ انابت اولیاء مقربین کی صفت ہے قرآن
پاک میں ہے۔ وجاء بقلب منیب اور اوبت الانبیاء اور مرسلین کی صفت ہے۔ قرآن میں ہے۔ نعم العبد انہ اوّب

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے میں ایک دن سرسقطی رحمۃ اللہ
علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو پریشان پایا۔ آپ نے بتایا کہ آج میرے
پاس ایک نوجوان نے آکر سوال کیا کہ توبہ کسے کہتے ہیں میں نے اسے بتایا کہ تو اپنے
گناہوں کو فراموش نہ کرے۔ اس نوجوان نے میری بات سے اختلاف کرتے ہوئے
کہا کہ توبہ تو یہ ہے کہ تو اپنے گناہوں کو فراموش کردے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ
کہنے لگے میرے نزدیک بھی اس نوجوان کی بات سچی تھی حضرت سرسقطی نے وجہ پوچھی
تو میں نے بتایا کہ میں حال جفا میں تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے حال وفا کی طرف بھیجا۔ پس
حال وفا میں جفا کا ذکر بھی جفا ہے۔ یہ بات سنتے ہی سقطی چپ ہو گئے۔

عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں تقویٰ اس حالت کا نام نہیں کہ دن کو روزہ رکھا اور
رات کو نماز پڑھ لی۔ اور باقی اوقات کو ضائع کر دیا۔ بلکہ تقویٰ تو اسے کہتے ہیں کہ
اللہ نے جسے غلط کہا ہے اسے چھوڑ دیا جائے اور جسے فرض کہا ہے۔ اسے اپنالیا
جائے اس کے بعد جو کچھ ملے وہ خیر الی الخیر ہے۔

ابن حنیف کے نزدیک تقویٰ ہر اس چیز سے پہلو تہی کرنے کا نام ہے۔
جس سے اللہ تعالیٰ سے دوری کا امکان ہو۔

marfat.com

نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں متقی وہ ہے جو دنیا اور اس کی آفات سے بچے۔ ابو زید کہتے ہیں کہ متقی وہ ہے جو کلام کرے تو اللہ کے لئے اور جب خاموش ہے تو اس کی رضا کے لئے۔

ابو درداء رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔

یُرِیْدُ الْمَرْءُ اَنْ یُّؤْتیٰ مُنَاہُ ۔ وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّا مَا اَرَادَ !

یَقُوْلُ الْمَرْءُ فَائِدَتِیْ وَمَالِیْ ۔ وَتَقْوَی اللّٰہِ اَفْضَلُ مَا اسْتَفَاد

انسان تو چاہتا ہے کہ اس کی خواہشات پوری ہو جائیں مگر اللہ تعالیٰ وہی کرتا ہے جو اس نے ارادہ کیا ہو۔ انسان تو کہتا ہے کہ یہ چیز بھی میری ہے اور مفید ہے حالانکہ تقویٰ تمام فائدوں سے افضل ہے۔

کتانی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔ دنیا مصائب پر تقسیم کی گئی ہے۔ اور جنت تقویٰ پر۔

"اِتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ" کی تفسیر یہی ہے کہ اللہ کی اطاعت کی جائے۔ نافرمانی نہ کی جائے اس کا ذکر کیا جائے اسے فراموش نہ کیا جائے اس کا شکر ادا کیا جائے۔ کفران نعمت نہ ہو۔

آدابِ روزہ اور اقوال غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ

روزہ دار کو چاہیئے کہ اپنے روزے کو گناہوں سے محفوظ رکھے کہ حضرت شیخ اللہ نے شیخ حسن ابن احمد بن عبد اللہ فقیہ شافعی اور انہوں نے محمد بن احمد بن عیسے السکنی اور انہوں نے ابن اسحاق الملقب بالختام اور انہوں نے اسحاق بن زرین برامینی نے اور انہوں نے شیخ اسماعیل بن یحیٰی اور انہوں نے مشعر بن کرام بن عطیہ اور انہوں نے ابو سعید خدری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ماہ

marfat.com

رجب مشہور حرام سے ہے اس کے دن چھٹے آسمان کے دروازوں پر لکھے ہوئے ہیں جب کوئی شخص شعبان میں ایک دن روزہ رکھتا اور روزہ کو خوف خداوندی سے گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ وہ دروازہ کہتا ہے[1] رَبِّ اغْفِرْ لَہٗ اگر وہ روزہ کو تقویٰ سے علیحدہ رکھتا ہے تو کہتا ہے کہ تیرے نفس نے تجھے دھوکا دیا ہے۔

شیخ ابو نصر محمد بن بناء نے ہمیں خبر دی ہے کہ انہیں یہ حدیث ان واسطوں سے ملی۔ محمد حافظ رحمتہ اللہ علیہ عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ جعفر بن احمد حمال رحمتہ اللہ علیہ سعید عنبہ رحمتہ اللہ۔ تقاتیہ۔ حجاج۔ خاقان۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت انس بن مالک نے آنحضرت سے سنا۔ پانچ چیزیں روزے اور وضو دونوں کو توڑتی ہیں۔ جھوٹ۔ سخن چینی۔ غیبت۔ بہ نظر شہوت دیکھنا اور جھوٹی قسم کھانا۔

ابو نصر نے اپنے والد مکرم سے باسناد انس بن مالک یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضور نے فرمایا جو شخص لوگوں کا گوشت کھاتا ہے (غیبت کرتا ہے) اسکا روزہ نہیں ہے۔

حضرت ابو نصر نے اپنے والد محترم سے بواسطہ حضرت خدیفہ رضی اللہ عنہ بن یمان رضی اللہ عنہ روایت کی ہے۔ جس شخص نے بہ نظر غائر کسی عورت پر نگاہ ڈالی اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

حضرت ابو نصر رحمتہ اللہ علیہ نے باسناد سلیمان بن موسیٰ سے روایت کی ہے کہ جابر بن عبداللہ نے فرمایا تھا۔ جب تم روزہ رکھو تو تمہارے کان۔ آنکھ اور زبان بھی جھوٹ اور حرام سے رک جائے۔

شیخ ابو نصر نے اپنے والد محترم کی سند سے ابو فراشش کے حوالے عبداللہ ابن عمر کی روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا کہ حضرت نوح علیہ السلام عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے علاوہ ہر روزہ رکھتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام

---

[1] اے میرے پروردگار اسے بخش دے۔ [2] اس حدیث شریف کا مقصد یہ ہے۔ کہ روزہ مکمل نہیں ہوتا ویسے حنفی مسلک پر روزہ ٹوٹتا نہیں ہے۔

marfat.com

نے نصف زمانہ روزہ رکھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ گویا انہوں نے عمر بھر روزہ رکھا۔

شیخ منصور نے اپنے والد سے باسناد محمد بن منکدر یہ روایت بیان کی ہے ایک بدوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! مجھے روزہ کی کیفیت بیان فرمایئں آنحضرت نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ اور رخسار مبارک سُرخ ہو گئے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو واقعہ کا علم ہوا تو آپ نے اس کے پاس جا کر سخت سست کہا اور جب وہ بدوی چپ ہو گیا تو آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے التجا کی فَدَاكَ اُمِّی وَاَبِی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مجھے اس شخص کے متعلق بتایئے جو متواتر روزے رکھتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح روزہ اور افطار نا واہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے اس شخص کے متعلق فرمایئے جو ہر پیر اور جمعرات کو روزہ رکھے۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعرات وہ دن ہے جب اعمال آسمانوں کی طرف اٹھائے جاتے ہیں اور پیر وہ دن ہے جب میں پیدا ہوا اور اسی دن سے مجھ پر وحی کا آغاز ہوا۔

شیخ حافظ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب نے عبداللہ بن بشرین سے انہوں نے علی بن عمر حافظ اور انہوں نے ابو نصر حبشون بن موسیٰ خلالہ سے اور انہوں نے علی بن سعید وشیلی سے اور انہوں نے ضمیرہ بن ربیعہ قریشی سے اور انہوں نے ابن شعوذ اور انہوں نے الوراق اور انہوں نے شہر بن حوشب سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رجب کی ستائیسویں کو روزہ رکھے گا۔ اس کے

(ص! یا رسول اللہ آپ پہ میرے ماں د باپ قربان)

حق میں ساٹھ روزوں کا ثواب لکھ دیا جائے گا دیہ وہ دن ہے۔ جب جبرائیل علیہ السلام رسالت لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

حضرت حسین ابن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ ہم طواف کعبہ کر رہے تھے کہ ایک آدمی کی آواز میرے کانوں تک پہنچی جو یہ شعر کہہ رہا تھا۔

یَا مَنْ یُجِیْبُ دُعَاءَ الْمُضْطَرِ فِی الظُّلَمِ	یَا کَاشِفَ الْکَرْبِ وَالْبَلْوٰی مَعَ السَّقَمِ
قَدْ بَاتَ وَفْدُکَ حَوْلَ الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ	وَنَحْنُ نَدْعُوا وَعَیْنُ اللّٰہِ لَمْ تَنَمِ
ھَبْ لِیْ بِجُوْدِکَ مَا اَخْطَاتُ مِنْ جُرْمٍ	یَا مَنْ اَشَارَتْ اِلَیْہِ الْخَلْقُ بِالْکَرَمِ
اِنْ کَانَ عَفْوُکَ لَمْ یَسْبِقْ لِمُجْتَرِمٍ	فَمَنْ یَجُوْدُ عَلَی الْعَاصِیْنَ بِالنِّعَمِ

ترجمہ:۔ اے تاریکیوں میں درماندہ انسانوں کی دعا قبول کرنے والے اور اے بیماری کے مصائب کو دور کرنے والے تیرے ایک وفد نے بیت اللہ اور حرم کے پاس ہی رات گذار دی۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ اپنے کرم سے ہمارے گناہ معاف فرمائے اے کریما! تیری ذات کریم ہے تیری رحمت گنہگار سے سبقت کیوں نہیں لے جاتی اور ان کے گناہوں کو اپنی رحمت سے کیوں معاف نہیں کرتی۔

حسین رضی اللہ عنہ ابن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے والد محترم نے فرمایا اے حسین رضی اللہ عنہ! کیا تم اس شخص کی آہ وفغاں نہیں سنتے جو اپنے گناہوں پر رو رہا ہے۔ اور اپنے اللہ کو ناراض کر رہا ہے تم جا کر اسے بلا لاؤ۔ میں دوڑ کر گیا تو دیکھا کہ ایک خوش شکل لباس انسان بیٹھا ہے اور اس کا دایاں بازو خشک ہو چکا ہے۔ میں نے اسے کہا کہ تجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ یاد فرما رہے ہیں۔ جب وہ حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا تم کون ہو اور تمہارا کیا حال ہے۔ وہ رو کر کہنے لگا۔

marfat.com

امیر المومنین! اس شخص کا کیا حال ہو سکتا ہے۔ جو نافرمانی میں پکڑا گیا ہو اور اپنے حقوق سے روک دیا گیا ہو۔ آپ نے نام پوچھا تو کہنے لگا۔

مناذل بن لاحق۔ پھر آپ نے اس کی سرگذشت سننے کی خواہش کی تو انہوں نے بتایا کہ میں عیش و عشرت میں عرب بھر میں مشہور تھا۔ نشۂ جوانی میں ہر وقت بدمست رہتا تھا۔ اور غفلت کا پیکر بن گیا تھا۔ توبہ کرتا تو قبول نہ ہوتی معافی کا خواستگار ہوتا تو مایوسی ہوتی۔ میں رجب شعبان کے مہینوں میں بھی گناہ کرتا۔ والد محترم مجھے ان سرکشیوں سے باز رکھنے کی ہر چند کوشش کرتے اور بتاتے کہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سخت اور اٹل ہے تمہارے ہاتھوں بہت سے دل دکھی ہیں۔ خدا کے فرشتے بڑے مقرب کہتے ہیں قتال حرام ہے یہ فرشتے بھی تمہارے ظالمانہ کارناموں پر ناراض ہیں جب میرے والد مجھے سختی سے روکتے تو میں اُسے بھی مارنے میں ندامت محسوس نہ کرتا۔ ایک دن لوگ مجھے اس کے پاس لے گئے اس نے عاجز آکر کہا۔ میں جب تک اپنے بیٹے کو راہ راست پر نہ لاؤں اور اس کے گناہوں کو معاف نہ کرالوں اس وقت تک روزہ رکھوں گا۔ اور افطار نہیں کروں گا۔ نماز پڑھوں گا۔ مگر نیند نہیں کروں گا۔ وہ ایک ہفتہ روزے سے رہا اور پھر ایک ابلق اونٹ پر سوار ہو کر مکہ شریف روانہ ہو گیا۔ اور مجھے کہنے لگا کہ میں کعبۃ اللہ میں جا کر تمہارے لئے اپنے اللہ سے امداد طلب کروں گا وہ کعبۃ اللہ میں گیا اور غلاف کعبہ کے پردوں سے چمٹ کر میرے لئے بددعا کرنے لگا۔

يَا مَنْ إِلَيْهِ أَتَى الْحُجَّاجُ مِنْ بُعُدٍ	يَرْجُونَ لُطْفَ عَزِيزٍ وَّاحِدٍ صَمَدٍ
هٰذَا مَنَازِلُ لَا يَرْتَدُّ عَنْ عَقَقِي	فَخُذْ بِحَقِّي يَا رَحْمٰنُ مِنْ وَّلَدِي
وَشُلَّ مِنْهُ بِجُودٍ مِنْكَ جَانِبَهٗ	يَا مَنْ تَقَدَّسَ لَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَلِدِ

marfat.com

مجھے اس ذات کی قسم ہے کہ جس نے اس زمین و آسمان کو بنایا ہے کہ ابھی تک اس کی دعا مکمل نہیں ہوئی تھی کہ میرا دایاں پہلو شل ہو گیا اور میں حرم کے ایک گوشے کی سوکھی لکڑی کیطرح کمزور و ناتواں ہو گیا لوگ صبح و شام میرے پاس سے گذرتے اور کہتے یہ ہے وہ شخص جس کے حق میں اس کے باپ کی دعا قبول ہو گئی ہے۔ حضرت علی نے پوچھا پھر تمہارے باپ نے تمہارے لئے کیا کیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے التجا کی جہاں تم نے میرے لئے بددعا کی تھی۔ وہاں ہی میرے لئے دعا خیر بھی کرو۔ وہ میری بات مان گیا ہم دونوں ایک اونٹنی پر سوار ہو کر کعبۃ اللہ کی طرف روانہ ہوئے تو وادی اراک میں ایک درخت کے نیچے سے گذر رہے تھے کہ ایک پرندہ اڑا جسکی پھڑپھڑاہٹ سے اونٹنی ڈر کر بھاگ کھڑی ہوئی میرا باپ گر کر وہیں واصل بحق ہو گیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں ایک ایسی دعا بتاتا ہوں جس کے بابت میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو غمزدہ پڑھے گا۔ اس کا غم دور ہو جائے گا۔ جو مصیبت زدہ اس کا ورد کرے گا۔ اللہ تعالٰے اسے کشائش عطا فرمائے گا حسین ابن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آپ نے وہ دعا اسے سکھا دی تو اس نے اس وقت پڑھی جب لوگ گہری نیند سو رہے تھے اور غیب سے آواز آئی تجھے اللہ کافی ہے تم نے دعا کیساتھ ایک ایسا اسم پڑھا ہے جو اس کی بارگاہ میں رد نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد مجھے نیند آ گئی اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اس دعا کو آپ کے سامنے پڑھا آپ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ ٹھیک کہتے تھے۔ اس دعا میں اسم اعظم ہے یہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا اچھا ہو۔ اگر یہ دعا آپ اپنی زبان مبارک سے مجھے سنائیں۔ آپ نے فرمایا۔ میرے ساتھ پڑھتے جاؤ۔

marfat.com

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ يَا عَالِمَ الْاُمُوْرِ الْخَفِيَّةِ وَيَا مَنِ السَّمَاءُ بِقُدْرَتِهٖ مَبْنِيَّةٌ وَيَا مَنِ الْاَرْضُ بِعِزَّتِهٖ مَدْحِيَّةٌ وَيَا مَنِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِنُوْرِ جَلَالِهٖ مُشْرِقَةٌ مُضِيْئَةٌ وَيَا مُقْبِلُ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ مُؤْمِنَةٍ زَكِيَّةٍ وَيَا مُسَكِّنَ رُعْبَ الْخَائِفِيْنَ وَاَهْلَ التَّقِيَّةِ وَيَا مَنْ حَوَائِجُ الْخَلْقِ عِنْدَهٗ مَقْضِيَّةٌ وَيَا مَنْ نَجّٰى يُوْسُفَ مِنْ رِقِّ الْعُبُوْدِيَّةِ يَا مَنْ لَيْسَ لَهٗ بَوَّابٌ يُنَادٰى وَلَا حَاجِبٌ يُغْشٰى وَلَا وَزِيْرٌ الْعَطٰى وَلَا غَيْرُهٗ رَبٌّ يُدْعٰى وَلَا يَزْدَادُ عَلٰى كَثْرَةِ الْحَوَائِجِ اِلَّا كَرَمًا وَجُوْدًا وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ۔

وہ شخص کہنے لگا اس کے بعد میں بھاگ اٹھا اور تندرست ہو گیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں اس دعا سے استعانت کیا کرو۔ یہ عرش کے خزانوں سے ایک خزانہ ہے۔

ابو نصر محمد اپنے والد سے باسناد عطاء بن یسار اور ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے علاوہ اور مہینوں اتنے روزے نہیں رکھتے تھے جتنے شعبان میں رکھتے تھے۔ کیونکہ جس شخص نے اس سال مرنا ہوتا ہے اس کا نام شعبان میں ہی مردوں لکھ دیا جاتا ہے

ابو نصر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے باسناد ثابت سے اور وہ بر روایت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت سے سوال کیا گیا کہ روزوں میں سے بہترین روزہ کون سا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کی تعظیم کیلئے شعبان کے روزے رکھنا۔

marfat.com

ہمیں ابو نصر نے اپنے والد اور انہوں نے عبد اللہ بن محمد اور انہوں نے اسحق بن محمد فارسی انہوں نے احمد بن صباح ابی شریح اور انہیں یزید بن ہردق اور انہیں حجاج الحارہ اور انہوں نے یحیی بن ابن کثیر انہوں نے عطا اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے گم ہو گئے میں آپ کی تلاش میں نکلی۔ اچانک میں نے آپکو بقیع میں اس حالت میں پایا۔ کہ آپ آسمان کی طرف سر بلند کر کے دیکھ رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا کہ تم نے اس بات کا فکر کیا تھا۔ کہ خدا اور اس کا رسول تم پر ظلم کرے گا۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ میرا خیال تھا آپ کسی زوجہ مطہرہ کے گھر گئے ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ شعبان کی درمیانی رات کو آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے۔ اور قبیلۂ کلب کی بکریوں کے بالوں جتنے گناہگار بخشے جاتے ہیں۔

ابو نصر نے اپنے والد اور وہ باسناد مالک بن انس رحمتہ اللہ علیہ اور وہ ہشام بن عروہ اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت کو کہتے سنا کہ اللہ تعالیٰ چار راتوں کو رحمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ شب عید الاضحیٰ۔ شب عید الفطر۔ شب وسط شعبان۔ ان راتوں میں لوگوں کی عمریں ظاہر ہوتی ہیں اور رزق میں کشائش ہوتی ہے۔ حاجیوں کا شمار ہوتا ہے۔ اور عرفہ کی رات صبح تک یہی کام ہوتا ہے۔

ابو نصر اپنے والد سے بوساطت المزح حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر کرتا ہے۔ اور اس کو عذاب

marfat.com

سے نجات مل جاتی ہے۔ اس طرح ہر روز دس لاکھ بندوں کو آگ سے آزاد فرمایا جاتا ہے۔

ابونصر اپنے والد سے باسناد ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔

مہیر شیخ ابوالبرکات نے احمد بن علی حافظ سے باسناد ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مہینوں کا سردار رمضان ہے اس کی حرمت ذوالحجہ سے بھی افضل ہے۔

شیخ ابوالبرکات روایت کرتے ہیں کہ فضل بن محمد قصار اصفہانی نے مختلف واسطوں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روائیت بیان کی ہے۔ کہ دنیا کے تمام دنوں سے افضل ذوالجہ کے دس دن ہیں ان ایام کے برابر ایام جہاد بھی نہیں مگر وہ آدمی جس نے اپنا چہرہ مٹی سے آلودہ کر لیا۔

شیخ ابوالبرکات نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عشرہ ذوالجہ کے نیک اعمال سے بڑھ کر کسی دن کے اعمال خدا کے ہاں پسندیدہ نہیں۔ صحابہ نے عرض کی "جہاد فی سبیل اللہ بھی افضل نہیں؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اگر جو آدمی اپنا جان و مال جہاد مین نثار کر دے وہ بہتر ہے۔

شیخ ابوالبرکات نے حضرت جابر کی روایت نقل کرتے ہوئے بتایا کہ جس شخص نے ذوالجہ کے عشرہ کے روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ اسے ہر روزے کے عوض سال بھر کے روزوں کا ثواب عنایت کرے گا۔

marfat.com

وجہ ملقب بہ محی الدین

آپ کی تصنیف غنیۃ الطالبین ایک مرید صادق کے لئے اکسیر اعظم کی حیثیت رکھتی ہے یہ کتاب عقاید عبادات اخلاقیات اور احوال قیامت پر مشتمل ہے۔ اور اخبار و آثار پائے جاتے ہیں۔

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ کا لقب محی الدین کیسے پڑ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ ۵۱۱ھ میں برہنہ پا بغداد کی طرف آ رہا تھا۔ راستہ میں مجھے ایک بیمار شخص نحیف البدن متغیر رنگ پڑا ملا اس نے مجھے السلام علیکم کہہ کر نام لیکر پکارا اور اپنے قریب آنے کو کہا۔ جب میں قریب پہنچا تو اس نے مجھے سہارا دینے کو کہا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کا جسم صحت مند ہونے لگا۔ اور رنگ و صورت صحت مند نظر آنے لگی۔ میں دیکھ کر ڈر گیا۔ اس نے مجھے پوچھا کیا مجھے پہنچانتے ہو۔ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا تو کہنے لگا۔ میں دین ہوں جیسے آپ دیکھ رہے تھے میں موجودہ معاشرہ میں بڑی قابل رحم حالت میں تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی کوشش سے از سر نو زندگی بخشی۔

شیخ ابو مدین شعیب اور جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

شیخ جلیل ابو صالح مغربی کا بیان ہے کہ مجھے سید شیخ ابو مدین قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ بغداد میں سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جا کر فقر حاصل کرو۔ میں بغداد گیا آپ کی زیارت کی مجھے ساری زندگی میں اتنا باہیبت انسان نہیں ملا تھا۔ آپ نے مجھے ریاضت کے لئے متواتر ایک سو بیس ۱۲۰ دن تک چلہ کشی کرائی اور پھر پاس آ کر مجھے قبلہ کی طرف دیکھنے کو کہا۔ میں نے بغداد میں کھڑے شیخ ابو مدین کو دیکھ لیا آپ نے مجھے پوچھا کہ شیخ ابو مدین رحمتہ اللہ علیہ کے پاس جانا چاہتے ہو یا

marfat.com

یہاں قیام کرو گے۔ میں نے شیخ کے پاس جانے کا ارادہ ظاہر کیا تو آپ نے فرمایا کہ ایک قدم میں جاؤ گے یا جیسے آئے تھے میں نے عرض کیا جیسے آیا تھا آپ نے فرمایا یہ اچھی بات ہے اور مزید کہا کہ جب تک تم اس سیڑھی پر نہ چڑھو گے فقر حاصل نہیں ہوگا۔ یہ سیڑھی "توحید" ہے جو ہر ناپاکی کو محو کر دیتی ہے میں نے عرض کی مجھے اس راہ میں آپ کی مدد درکار ہے آپ نے ایک نظر مجھے دیکھا تو میرا دل خواہشات و تفکرات سے صاف ہو گیا۔ اور مجھے محسوس ہونے لگا۔ کہ میرے دل کی سیاہیاں دُھل گئیں۔ اور میں اس نورِ باطن سے اب تک ہر چیز کو دیکھتا ہوں۔

آپ کا پہلا حج بیت اللہ

جناب سیدنا شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں پہلی دفعہ بغداد سے حج بیت اللہ کو روانہ ہوا تو یکہ و تنہا تھا جب میں مناہ ام القران کے پاس پہنچا مجھے شیخ عطا ابن مسافر نظر آئے وہ بھی تنہا ہی تھے وہ جوانی کے عالم میں تھے مجھے انہوں نے پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو اور تمہارے ساتھ کون ہے میں نے بتایا کہ مکہ کو اکیلا ہی جا رہا ہوں چنانچہ دونوں ساتھی بن کر ایک جنگل میں پہنچے ہیں ایک برقعہ پوش حبشی عورت نہایت نحیف بدن ملی مجھے غور سے دیکھ کر پوچھنے لگی کہ نوجوان تم کہاں سے آئے ہو میں نے بتایا کہ میرا وطن گیلان ہے وہ کہنے لگی تم نے مجھے تھکا دیا ہے۔ میں حبشہ میں تھی تو مجھے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے دل پر تجلی کی ہے اور اپنے فضل سے تجھے وہ عنایت بخشی ہیں جو اس زمانہ میں کسی دوسرے کو نصیب نہیں اسلئے میری دلی خواہش تھی کہ آپ سے ملاقات کروں پھر اس نے کہا کہ میں آپکے ہمراہ رہوں گی۔ اور روزہ افطار بھی آپ کے ساتھ ہی کروں گی۔ ہم راستے کے ایک طرف اور وہ دوسری طرف چلتی رہی حتیٰ کہ شام کے وقت آسمان سے ایک طباق اترا جس میں چھ روٹیاں۔ سرکہ اور سبزی تھی

marfat.com

حبشن عورت کہنے لگی کہ اللہ نے میری عزت رکھ لی ورنہ ہر روز وہ مجھے دو روٹیاں بھیجا کرتا ہے ہم نے دو دو روٹیاں کھا کر اللہ کا شکر ادا کیا۔ اور پھر ہمیں تین کوزے ایسے میٹھے پانی کے ملے جنکی تشبیہ ہم دنیاوی پانی سے نہیں دے سکتے اس کے بعد وہ عورت غائب ہو گئی۔ جب ہم مکے پہنچے اور طواف کعبہ کے دوران اللہ تعالٰی کی طرف سے شیخ عدی پر انوار تجلی الٰہی نازل ہوئے ان پر غش آ گیا بعض لوگ کہنے لگے کہ وہ مر گئے مگر اس عورت نے بڑھ کر ہلایا اور کہا کہ جس اللہ نے تمہیں مارا ہے وہ زندہ بھی کر سکتا ہے وہ ذات پاک ہے جس کے سامنے حادثات دنیا نہیں ٹھہر سکتے۔ اسکے ظہور صفات کے وقت کائنات قائم نہیں رہ سکتی تاوقتیکہ وہ اپنی خاص مدد نہ فرمائے۔ اس کے جلال کے سامنے عقلیں ششدر رہ جاتی ہیں اور علمائے عقل کی ذہانت دنگ رہتی ہے۔

حضرت سید شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی طواف میں اللہ تعالٰی کے انوار مجھ پر نازل ہونے لگے۔ اور مجھے یہ خطاب ہوا کہ عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ ظاہری تجرید کو ترک کر دو۔ تفرید توحید اور تجرید توحید اختیار کرو ہم اپنی نشانیوں سے بعض عجائبات کا مشاہدہ کرائیں گے۔ اپنی مراد کو ہماری مراد پر ثابت نہ کرو۔ اور اپنے استقلال و ثابت قدمی کا مظاہرہ کرو اور ہمارے تصرف کے بغیر کسی کے تصرف کو قبول نہ کرو۔ تمہارے لئے ہمارا شہود ہمیشہ رہے گا۔ اور خدمت خلق کیلئے بیٹھ جاؤ۔ کیونکہ ہمارے بعض خاص بندوں کو تمہارے ہاتھ سے فیض حاصل ہونا ہے۔ وہ ہمارے مقرب بن جائیں گے۔

اس عورت نے مجھے دیکھ کر کہا مجھے معلوم نہیں آج کس حال میں ہیں۔ مگر میں اتنا دیکھ رہی ہوں کہ نور کے خیمے تمہارے سر پر لگے ہوئے ہیں آپ جیسے لوگوں کے احوال معلوم کرنیکے لئے لوگ بڑے آرزو مند رہتے ہیں۔ یہ کہتے ہی

marfat.com

وہ چلی گئی۔ اس کے بعد میں نے اسے نہیں دیکھا۔

شیخ ابو حفص عمر بن مسعود بن بزاز بغدادی نے لکھا ہے کہ قضیب البیان قدس سرہ سے حضرت سید عبد القادر جیلانی کے متعلق پوچھا گیا تو فرمانے لگے وہ ولی مقرب ہیں اور اللہ کے صاحب حال ہیں۔ قدم راسخ کے مالک ہیں پھر پوچھا گیا۔ کہ ہم نے انہیں نماز پڑھتے نہیں دیکھا تو فرمانے لگے وہ ایسی جگہ نماز پڑھتے ہیں جہاں تمہاری نگاہیں نہیں پہنچ سکتیں۔ کوئی رات اور کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جس میں انہوں نے اپنے فرائض ادا نہ کئے ہوں میں نے دیکھا ہے کہ جب وہ شہر موصل میں نماز پڑھتے تھے تو ان کی سجدہ گاہ کعبۃ اللہ ہوا کرتی تھی۔

وہی حضرت شیخ ابو حفص فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ شیخ علی بن ہیتی بیمار تھے۔ آپ نے اپنے خادم ابوالحسن جوسقی کو دسترخوان بچھانے کا حکم دیا دسترخوان بچھا کر سوچنے لگا۔ کہ دونوں محترم ہیں پہلے کس کے سامنے روٹیاں رکھوں پھر اس نے دسترخوان کے چاروں طرف روٹیاں رکھ دیں تاکہ تقدم و تاخر کا احساس پیدا نہ ہو۔ شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اس ملازم کے سلیقہ کی تعریف کی تو شیخ علی ہیتی نے فرمایا۔ میں اور وہ آپ کے خادم ہیں۔

بیابان عراق میں حضرت خضر سے ملاقات

سیدنا غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرسی پر بیٹھے فرمانے لگے میں پچیس سال تک تن تنہا بیانوں اور ویرانوں میں ریاضت کرتا رہا چالیس سال تک صبح کی نماز عشاء کی نماز کے وضو سے ادا کی اور پندرہ سال تک عشاء کی نماز کے بعد ایک پاؤں پر کھڑا ہو جاتا اور صبح تک قرآن پاک ختم کرتا تھا۔ ایک رات سیڑھی پر چڑھتے ہوئے میرے نفس نے مجھے کہا "اگر تم ایک گھڑی سونے کے بعد اٹھو تو کیا اچھا ہو"!

یہ خیال آتے ہی میں وہاں کھڑا ہو گیا اور قرآن پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ تمام قرآن ختم کر دیا۔

بسا اوقات مجھے تیس سے چالیس روز تک کھانا کھائے بغیر گذارنے پڑتے تھے۔ ابلیس میرے پاس آتا تو ایک ڈانٹ کھا کر بھاگ جاتا۔ دنیا اپنی ساری عیش سامانیوں اور جمال و آسائش کیساتھ میرے سامنے آتی تو میں اسے نظر انداز کر دیتا۔

میں برج عجمی میں گیارہ سال تک رہا ہوں۔ میں نے وہاں اپنے اللہ سے عہد کیا تھا کہ جب تک مجھے کھانے اور پینے کے لئے نہ کہا جائے گا۔ میں کچھ نہیں کھاؤں گا۔ اور نہ کچھ پیئوں گا۔ ایسی حالت میں مجھے ایک دفعہ چالیس دن گذر گئے ایک شخص نے آ کر میرے سامنے روٹی اور پانی رکھا۔ میرے نفس نے خواہش کا اظہار کیا کہ کچھ کھائے۔ مگر میں نے عہد کر لیا کہ اللہ کی قسم جب تک میرا مقصد پورا نہیں ہو گا۔ کھانے پینے کو ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔ اسی حالت میں میرے نفس سے ایک شور برپا ہوا۔ اور بھوک پکارنے لگا۔ مگر میں نے کچھ پرواہ نہ کی حتیٰ کہ شیخ ابو سعید مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے گذرے اور شور سن کر پوچھنے لگے کہ عبدالقادر یہ شور کیسا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ نفس کا اضطراب ہے مگر میرا روح مطمئن اور پرسکون ہے اور اپنے اللہ کے ساتھ راغب ہے مجھے فرمایا گیا کہ باب ازج تک آ ؤ یہ کہکر آپ چلے گئے۔ میرے پاس حضرت ابو العباس خضر علیہ السلام تشریف لائے اور فرمانے لگے اٹھو! اور ابو سعید کیطرف چلو۔ جب میں وہاں پہنچا تو آپ اپنے دروازے پر کھڑے میرا انتظار کر رہے تھے۔ کہنے لگے۔ عبدالقادر رضی اللہ عنہ میرا کہنا تمہارے لئے کافی نہ تھا کہ حضرت خضر کو آنا پڑا۔ مجھے اپنے گھر لے گئے اور اپنے ہاتھ سے روٹی کھلائی اور جب میں سیر ہو گیا تو اپنے ہاتھ سے خرقہ پہنایا۔

marfat.com

اس واقعہ سے پہلے مجھے ایک سفر میں ایک ایسا شخص ملا جسے میں پہلے نہیں جانتا تھا۔ اس نے مجھے پوچھا تمہیں کسی کے ساتھ رہنے کی خواہش ہے۔ جب میں نے اثبات میں جواب دیا تو کہنے لگا۔ کہ تم میری مخالفت تو نہیں کرو گے میں نے وعدہ کیا تو ایک جگہ کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا۔ یہاں بیٹھ جاؤ اور میں ابھی آتا ہوں ایک سال گذر گیا وہ نہ آیا۔ سال کے بعد چند لمحے وہ میرے پاس آ کر بیٹھا اور اٹھتے ہوئے کہنے لگا میں جب تک دوبارہ نہ آؤں یہاں سے نہ جانا۔ ایک سال گذرنے کے بعد پھر آیا اور مجھے وہاں دیکھ کر کہنے لگا اب اپنے مکان سے باہر نہ جانا جب تک میں نہ آؤں۔ پھر وہ ایک سال غائب رہنے کے بعد آیا اور اس کے پاس روٹی اور کچھ دودھ تھا۔ اور کہنے لگا میں خضر ہوں اور مجھے حکم دیا کہ میں تمہارے ساتھ کھانا کھاؤں گا۔ ہم دونوں نے یہ کھانا سیر ہو کر کھایا اور مجھے کہنے لگا اب تم بغداد جاؤ اور خلق خدا کو ہدایت میں مشغول ہونیکی تلقین کرو۔

ہم دونوں بغداد میں داخل ہو رہے تھے تو کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ تین سالوں میں آپ کیا کھاتے رہے آپ نے فرمایا لوگوں کی بچی کھچی چیزیں۔

خلیفہ مستنجد باللہ کی حاضری

شیخ ابوالعباس حسینی موصلی فرماتے ہیں کہ ہم بغداد میں سیدنا شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ علیہ کے مدرسہ میں بیٹھے تھے کہ عباس خلیفہ مستنجد باللہ المظفر یوسف عباسی آئے اور آپ کو سلام کر کے بیٹھ گئے اور سنہری دیناروں سے بھری دس تھیلیاں پیش کیں۔ آپ نے فرمایا مجھے اس دولت کی ضرورت نہیں جب خلیفہ نے اصرار کیا تو آپ نے ایک تھیلی دائیں اور ایک بائیں ہاتھ میں لے کر نچوڑی تو اس میں سے خون بہنے لگا۔ آپ نے فرمایا۔ ابوالمظفر تمہیں

حیاء نہیں آتی کہ عوام کا خون اکٹھا کر کے میرے پاس لے آئے ہو۔ خدا کی قسم اگر مجھے آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام نہ ہوتا تو اس خون کو اتنا بہنے دیتا کہ تمہارے محلوں تک پہنچتا۔ خلیفہ کو یہ واقعہ دیکھ کر غش آ گیا۔

ابوالعباس حسین کہتے ہیں ایک دن میں نے خلیفہ کو آپ کی خدمت میں دیکھا۔ خلیفہ کہنے لگا مجھے کوئی ایسی کرامت دکھائیے جس سے میرا دل مطمئن ہو جائے آپ نے فرمایا کیا چاہتے ہو۔ خلیفہ نے کہا مجھے اس وقت سیب درکار ہیں (اس موسم میں سیب سارے بغداد میں نہیں تھے) آپ نے ہاتھ پھیلا کر دو سیب پکڑے ایک خلیفہ کو دے دیا اور خود ایک رکھ لیا جب آپ نے اپنا سیب توڑا تو اس میں سے کستوری کی سی خوشبو نکلی اور خلیفہ نے توڑا تو اس کے اندر سے کیڑے نکلے خلیفہ نے تعجب سے پوچھا کہ معاملہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ظالم کا ہاتھ لگنے سے پھلوں میں بھی کیڑے پڑ جاتے ہیں۔

ابو غالب اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

مشائخ کرام کی ایک جماعت نے معتبر اسانید سے روایت کی ہے کہ آپ کی خدمت میں بغداد کا ایک مشہور تاجر ابو غالب حاضر ہوا اور کہنے لگا۔ آپ کے جد امجد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسے کوئی شخص دعوت دے اسے قبول کر لینی چاہیئے۔ اندریں حالات میں اپنے غریب خانہ میں آپ کو قدم رنجہ فرمانے کی زحمت دیتا ہوں۔ چند لمحے آپ نے مراقبہ فرما کر کہا اچھا چلو! آپ اپنے خچر پر سوار ہوئے تو شیخ ابن ہیتی رحمتہ اللہ علیہ آپ کے دائیں رکاب کے ساتھ چل رہے تھے اور اس تاجر کے گھر پہنچے وہاں دیکھا کہ بغداد کے بڑے بڑے رؤساء مشائخ اور علماء جمع ہیں اور دستر خوان بچھا پڑا ہے۔ جس پر انواع واقسام کے کھانے پینے اس

اثناء میں ایک بڑا سا مٹکا جس کا منہ بند تھا۔ لایا گیا اور دستر خوان کے ایک کونے میں رکھتے ہوئے ابو غالب نے کہا بسم اللہ کیجئے۔ مگر سیدنا عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ سر جھکائے بیٹھے رہے۔ آپ نے نہ تو خود کھایا اور نہ اپنے ساتھیوں کو حکم دیا۔ آپ کی ہیبت سے اہل مجلس بھی ہاتھ بڑھائے بغیر بے حس بیٹھے رہے اس واقعہ کا راوی کہتا ہے کہ آپ نے مجھے اور شیخ ہیتی کو حکم دیا کہ ہم اس مٹکے کو اٹھا لائیں۔ جب ہم نے مٹکا آپ کے سامنے رکھ دیا تو اس کا منہ کھول کر دیکھا تو ابو غالب کا بیٹا مفلوج اندھا اور لنگڑا اس مٹکے میں بند ہے آپ نے دیکھتے ہی فرمایا بیٹے اٹھو! اور صحیح و سالم کھڑے ہو جاؤ۔ لڑکا صحت مند اور توانا ہو کر اٹھا اور دوڑنے لگا۔ یوں دکھلائی دیتا تھا کہ اسے کوئی بیماری نہیں ہے۔ یہ دیکھتے ہی لوگوں میں ایک شور برپا ہو گیا آپ آنکھ بچا کر مجلس سے چلے گئے اور کچھ نہ کھایا۔

رافضیوں کی آزمائش

ایک دفعہ چند رافضی شیر آپ کی خدمت میں دو منہ بند ٹوکرے لے آئے اور آپ سے سوال کیا کہ بتایئے ان ٹوکروں میں کیا ہے؟ آپ کرسی سے نیچے اترے اور ایک ٹوکرے پر ہاتھ رکھکر کہا۔ اس میں ایک لنگڑا لڑکا ہے۔ اپنے صاحبزادے سید عبد الرزاق کو حکم دیا کہ اس کا منہ کھول دو اور اس لڑکے کو کہا کہ اٹھو! اور لڑکا اٹھ کر دوڑنے لگا۔ دوسرے پر ہاتھ رکھکر فرمایا کہ اس میں صحت مند و سالم لڑکا ہے منہ کھول کر حکم دیا کہ باہر نکل کر بیٹھ جاؤ۔ جب وہ بیٹھ گیا تو تمام رافضی تائب ہو گئے اس دن آپ کی مجلس میں تین آدمی دہشت سے مر گئے۔

مشائخ عظام کی ایک اور جماعت نے روایت کی ہے کہ ایک عورت اپنے

marfat.com

بیٹے کو آپ کی خدمت میں لائی اور کہنے لگی میرے بیٹے کا دلی تعلق آپ کے ساتھ ہے اس لئے میں اپنا حق آپ کو دیتی ہوں اور اپنا بیٹا آپ کے حوالے کرتی ہوں آپ اسے قبول فرما کر اسے عبادت و ہدایت کا راستہ دکھائیں۔

ایک دن وہ عورت ان کے پاس آئی تو اپنے بیٹے کو بھوک اور پیاس کی شدت سے زرد پایا اور جو کی روٹی کے ٹکڑوں پر کفایت کرتا ہے۔ جب وہ عورت شیخ کے پاس آئی تو دیکھا کہ ایک پلیٹ میں مرغ کی ہڈیاں پڑی ہیں جسے آپ نے کھایا تھا۔ اس عورت نے شکایت کرتے ہوئے کہا آپ تو مرغ کھاتے ہیں مگر میرا بیٹا فاقہ کشی کر رہا ہے۔ آپ نے ہڈیوں پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ اللہ کے حکم سے اٹھ وہ مرغ اٹھ کر ادھر ادھر گھومنے لگا۔ آپ نے فرمایا جب تمہارا بیٹا اس مقام پر پہنچ جائے گا اسے مرغ کھانے میں کوئی باک نہیں

ایک عجمی قافلے کی دستگیری

بعض مشائخ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیدنا عبد القادر رحمتہ اللہ علیہ کے مدرسہ میں بغداد میں بیٹھے تھے کہ آپ نے اٹھ کر اپنی کھڑائیں پہن لی اور وضو کر کے دو رکعت نفل ادا کرنے لگے۔ نماز کے بعد سخت آواز کے ساتھ اپنا ایک کھڑاؤں پکڑ کر ہوا میں پھینکا جو ہماری نظروں سے غائب ہوگیا۔ پھر دوسرا پھینکا جو دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہوگیا آپ اپنی جگہ پر بیٹھ گئے ہم میں سے کسی ایک کو حقیقت حال معلوم کرنے کی جرات نہ ہوئی ایک ماہ گذرنے کے بعد بلاد عجم سے ایک کارواں بغداد پہنچا تو امیر کارواں کہنے لگا ہمارے پاس حضرت غوث الاعظم کیلئے نذر ہے لوگوں نے آپ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا وہ نذر لے آئے قافلہ والوں نے ہمیں ایک من ریشمی کپڑا، اونی کپڑے اور بہت سا سونا دیا اور وہ کھڑائیں بھی پیش کیں جو ایک ماہ پہلے آپ نے ہوا میں پھینکی تھیں

marfat.com

ہمارے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ ہم ۳ صفر بروز اتوار ایک جنگل میں سفر کر رہے تھے کہ یکا یک عرب قزاقوں نے ہم پر حملہ کر دیا۔ ان کے دو سردار تھے۔ وہ لوگ ہمارے مال واسباب لوٹ کر لے گئے اور بعض مسافروں کو موت کے گھاٹ آتار دیا قافلہ لٹ چکنے کے بعد پاس ہی ایک وادی میں مال تقسیم کرنے لگے ہم نے وہاں ہی پکار کر کہا کہ اگر اس وقت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری دستگیری فرمائیں تو ہم آتی نذر آپ کی خدمت میں پیش کریں گے ہمیں اس اثناء میں وادی میں ایسے نعرے سنائی دیئے جس سے ساری وادی گونج اٹھی اور وہ ڈاکو دہشت زدہ ہو گئے ہمارا خیال تھا کہ ان ڈاکوؤں پر کوئی دوسرے قزاق حملہ آور ٹوٹ پڑے ہیں مگر تھوڑی دیر بعد چند ڈاکو ہانپتے ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے اپنا مال واپس لے لو اور وہاں چل کر دیکھو ہم پر کیا گزری ہم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ دونوں سردار مردہ پڑے ملے اور ہر ایک کے پاس بھیگی ہوئی ایک ایک کھڑاوں پڑی ہے۔ ہمارے مال ومتاع واپس کرتے ہوئے کہنے لگے یہ کوئی سربستہ راز ہے۔ جسے ہم نہیں سمجھ سکے۔

نہاوند کا شبانہ سفر

شیخ ابوالحسن بغدادی کہتے ہیں کہ میں سیدی شیخ محی الدین عبدالقادر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس مدرسہ بغداد میں پڑھا کرتا تھا۔ میں اکثر رات بے دار رہتا تاکہ آپ کو کوئی ضرورت ہو تو میں کام آسکوں ایک رات آپ اپنے گھر سے باہر نکلے میں نے آپ کو پانی کا لوٹا پیش کیا تو آپ نے نہ لیا۔ مدرسہ کے دروازے پر پہنچے تو وہ خود بخود کھل گیا۔ جب آپ باہر تشریف لے گئے تو میں دبے پاؤں پیچھے ہو لیا۔ میرا خیال تھا۔

marfat.com

کہ میرے متعلق آپ کو علم نہ ہوگا۔ جب آپ شہر کے دروازے پر پہنچے تو وہ دروازہ بھی خود بخود کھل گیا۔ ہم تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ ایک شہر دکھائی دیا یہ شہر میرے لئے تو نیا تھا۔ ہم ایک مکان میں پہنچے جس کے صحن میں چھ آدمی بیٹھے تھے۔ انہوں نے آپ کو دیکھتے ہی سلام کیا۔ میں ایک ستون کی اوٹ میں کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد گھر سے رونے کی آواز آئی جو تھوڑی دیر کے بعد بند ہو گئی اسی اثناء میں ایک شخص آواز کی طرف بڑھا۔ اور ایک آدمی کو کندھے پر اٹھائے باہر لایا۔ ایک اور شخص بڑی بڑی مونچھوں والا باہر سے آکر آپ کے سامنے دوزانوں ہو گیا۔ آپ نے اسے کلمہ پڑھایا اور بال ترشوائے اسے خرقہ پہنا کر محمد نام رکھا۔ اور فرمایا میں نے حکم دیا ہے کہ یہ میت کا بدل قرار پائے اس نے کہا بسر وچشم آپ اُٹھے اور نکل کر واپس چلے تو میں بھی آپ کے ساتھ ہو لیا۔ تھوڑی ہی دیر میں ہم بغداد کے دروازہ پر پہنچ گئے میں اپنے مدرسہ میں آگیا۔ آپ اپنے گھر چلے گئے دوسرے دن جب میں حلقہ درس میں بیٹھا تو آپ کی ہیبت سے میں پڑھ نہ سکتا تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا۔ بیٹے! خوف نہ کرو۔ اور پڑھو! میں نے آپ کو قسم دی کہ رات کے واقعہ کی تفصیل دریافت کی تو آپ نے فرمایا جس شہر میں تم پہنچے تھے اس کا نام نہاوند تھا وہ چھ ابدال تھے۔ اور رونے والا ساتواں ابدال تھا جب اس کی وفات کا وقت آیا تو میرا وہاں جانا ضروری تھا۔ اور وہ شخص جو کندھے پر اٹھائے ایک شخص کو لایا۔ وہ حضرت خضر تھے تاکہ آپ اسے دفن کر سکیں مگر جس شخص کو میں نے کلمہ پڑھایا وہ قسطنطنیہ کا ایک نصرانی تھا۔ میں نے حکم دیا کہ اس مردہ شخص کا بدل یہ قرار پائے گا۔ میرے ہاتھ پر اس نے توبہ کی اور اسلام لایا۔ اب وہ بھی ان کے ساتھ ہے اب تم عہد کرو کہ یہ واقعہ میری زندگی میں کسی کو نہ سناؤ گے۔

marfat.com

ایک لڑکی کی جنات سے رہائی

ابوسعید عبداللہ بن احمد بغدادی رحمتہ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں میری لڑکی فاطمہ بعمر سولہ سال ایک دن اپنے مکان کی چھت پر کھڑی تھی کہ اسے ایک جن اٹھا کر لے گیا میں نے یہ حالت اپنے محسن آقا حضرت شیخ سید محی الدین عبدالقادر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیان کی آپ نے فرمایا آج رات کرخ کے ویران خانہ میں فلاں ٹیلے پر بیٹھ کر اپنے ارد گرد ایک دائرہ کھینچ کر بیٹھ جانا اور دائرہ کھینچتے وقت بسم اللہ علیٰ نیتہ عبدالقادر پڑھنا رات کے اندھیرے میں تمہارے پاس جنات کے مختلف لشکر آئیں گے ان جنوں سے خوف زدہ نہ ہونا علی الصبح جنوں کا بادشاہ تمہارے پاس آئے گا۔ اور تمہیں اپنی حاجت بیان کرنے کو کہے گا۔ تم اسے بتانا کہ مجھے حضرت سید عبدالقادر رحمتہ علیہ نے بھیجا ہے اور میری لڑکی یوں گم ہو گئی ہے۔

میں نے ٹیلے پر پہنچ کر حسب ارشاد دائرہ بنا لیا۔ بڑے کریہہ المنظر جنات میرے ارد گرد منڈلاتے رہے حتیٰ کہ ان کا بادشاہ بھی گھوڑے پر سوار جنات کا ایک عظیم لشکر لے کر آیا اور میرے سامنے کھڑے ہو کر کہنے لگا بھائی! تمہاری کون سی خدمت بجا لا سکتا ہوں جب میں نے حضرت شیخ کا نام لیا تو وہ احتراماً گھوڑے سے اتر آیا اور زمین بوسی کر کے دائرہ کے باہر بیٹھ گیا۔ اور مجھے اپنی حاجت بیان کرنے کو کہا میں نے لڑکی کا قصہ سنایا۔ تو اس نے اپنے لشکریوں سے دریافت کیا کہ یہ کام کس کا ہے مگر جب سب نے اپنی لاعلمی کا اظہار کیا تو ایک سرکش جن حاضر کیا گیا جس کے پاس لڑکی تھی جنوں نے بتایا کہ یہ سرکش جن چین کے جنات میں سے ہے بادشاہ نے کہا کہ اس لڑکی کو سید غوث اعظم کے شہر سے تم کیوں اٹھا لائے۔ اس نے کہا مجھے اچھی لگی تھی بادشاہ نے کہا اس مردود کا سر

قلم کردو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور رقعہ کی میرے حوالے کر دی گئی۔ میں نے بادشاہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا تم جیسا فرمانبردار میں نے کہیں نہیں دیکھا وہ کہنے لگا۔ کیوں نہ ہو حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ گھر بیٹھے سرکشوں پر ایک نگاہ ڈالتے ہیں تو وہ ڈر کر غاروں میں منہ چھپاتے پھرتے ہیں نیز اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن وانس میں سے بھی قطب مقرر کرنے کا اختیار دے رکھا ہے۔

شیخ ابن ہیتی رحمتہ اللہ علیہ اور ایک صاحب حال کی سفارش

ایک دن شیخ ابن ہیتی رحمتہ اللہ علیہ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر گئے تو آستان غوثیہ پر ایک شخص زبوں حال پڑا ہوا تھا شیخ کا دامن تھام کر کہنے لگا میری سفارش کر دو۔ جب آپ کے پاس آئے تو اس نوجوان کی سفارش کی تو آپ نے فرمایا تمہاری خاطر اس سے درگذر کرتا ہوں۔ شیخ ہیتی رحمتہ اللہ علیہ نے اس نوجوان کو بشارت دی تو وہ فوراً بازو ہلا کر ہوا میں اڑ گیا۔ جب حضرت شیخ سید عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ سے صورت حال معلوم کی گئی تو آپ نے بتایا کہ یہ نوجوان ہوا میں اڑتا جا رہا تھا اور دل میں کہتا تھا آج بغداد میں کوئی صاحب حال نہیں ہے تو میں نے اس کے غرور نفس کو توڑنے کے لئے یہ حال کر دیا تھا۔

جامع مسجد میں عوام الناس کی بے تابی

شیخ عمر بزاز رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک جمعہ کو میں حضرت شیخ سید عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ جامعہ مسجد کی طرف روانہ ہوا تو کسی شخص نے آپ کو سلام تک نہ کیا میں نے دل میں اظہار تعجب کیا کہ اس قدر لوگوں کا اژدہام اور یہ بے التفاتی میں سوچ ہی رہا تھا۔ تو آپ زیر لب مسکرا دیئے تو تمام لوگ آپ کو سلام کرنے لگے حتیٰ کہ

اس انبوہ کثیر میں آپ سے جدا ہو گیا میں نے دل میں کہا کہ اس حالت سے تو پہلی حالت اچھی تھی آپ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ تم ہی یہ بات پسند کرتے تھے تم نہیں جانتے عوام الناس کے دل میرے ہاتھ میں ہیں میں جب چاہوں انہیں متوجہ کر لوں اور جب چاہوں انہیں پھیر دوں

شیخ ابوالبقا محمد بن ازہر صبرفینی کہتے ہیں میں اللہ سے دعا کیا کرتا تھا۔ کہ مجھے رجال الغیب میں سے کسی سے ملاقات ہو تو کیا بات ہے ایک رات میں نے خواب میں حضرت امام احمد بن حنبل کی قبر کی زیارت کی۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص قبر کے پاس بیٹھا ہے میرے دل میں خیال آیا یہ رجال الغیب میں سے ہو گا۔ جب میں بیدار ہوا تو دل میں خواہش ہوئی کہ میں اسے بیداری میں دیکھ لوں۔ میں دن کے وقت امام کی قبر پر حاضر ہوا تو دیکھا وہ شخص قبر کے پاس بیٹھا ہے۔ وہ شخص زیارت کرتے ہی وہاں سے نکلا میں بھی اس کے تعاقب میں نکل پڑا جب میں دجلہ کے کنارے پہنچا تو میں نے دیکھا کہ اس کا ایک قدم سارے دجلہ کو عبور کرنے کے لئے کافی ہے میں نے زور سے اسے قسم دی کہ خدا کے لئے ٹھہر کر میری بات سن لے وہ ٹھہر کر بولا بتاؤ میں نے پوچھا تم کس مذہب پر ہو۔ اس نے کہا " حنیفاً مسلماً وما أنا من المشرکین " میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ وہ حنفی المذہب ہے۔ وہ شخص چلا گیا۔ میں نے دل میں کہا یہ واقعہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کروں گا۔ میں آپ کے مدرسہ میں پہنچا تو آپ نے مجھے اندر آنے کا حکم دیا اے محمد! آج مشرق و مغرب میں میرے بغیر کوئی ولی اللہ حنفی المذہب نہیں ہے یہ کہتے ہی دروازہ بند کر دیا۔

ابو عبداللہ موصل رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ شیخ ابوالمعالی بغدادی حنبلی رحمتہ اللہ علیہ سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے

marfat.com

میرے بیٹے محمد کو ۱۵ ماہ سے بخار نہیں چھوڑتا۔ آپ نے فرمایا اس کے کان میں کہہ دو۔ کہ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں اسے چھوڑ کر حلہ کی طرف چلی جاؤ میں نے ایسے ہی کیا میرا بیٹا صحت مند ہو گیا۔ اور خبر آئی کہ حلہ والوں کو اکثر بخار آنے لگا ہے۔

ابوحفص عمر بن صالح بغدادی اپنی اونٹنی ہانکتے ہوئے حضرت غوث الاعظم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے میں حج بیت اللہ کو جانا چاہتا ہوں اور میری اونٹنی سفر کے قابل نہیں اور بجز اس کے میری کوئی دوسری سواری بھی نہیں جناب غوث الاعظم نے اونٹنی کی پیشانی پر ہاتھ رکھا اور پھر ایک ایڑی لگائی تو اونٹنی بیت اللہ تک کسی سے پیچھے نہیں رہی۔

جب حضرت ابوالحسن ازجی رحمتہ اللہ علیہ بیمار ہوئے تو سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ عبادت کو تشریف لے گئے۔ آپ نے ان کے گھر ایک کبوتری اور ایک قمری بیٹھے دیکھے ابوالحسن ازجی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا یہ کبوتری چھ ماہ سے انڈے نہیں دیتی اور یہ قمری ۹ ماہ سے نہیں بولتی آپ نے کبوتری کے پاس کھڑے ہو کر کہا۔ اپنے مالک کو فائدہ پہنچاؤ اور قمری کو کہا اپنے خالق کی تسبیح بیان کرو۔ قمری اسدن سے ایسا بولتی کہ اہل بغداد سن کر محظوظ ہوتے اور کبوتری عمر بھر انڈے بچے دیتی رہی۔

شریف حسینی موصلی کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ۱۳ سال خدمت کی ہے میں نے اس طویل عرصہ میں آپ کے بدن پر کبھی بیٹھی نہیں دیکھی اور نہ ہی آپ نے کبھی ناک جھاڑا۔ اور نہ ہی آپ کسی بڑے آدمی کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوئے اور نہ کبھی کسی بادشاہ کے پاس گئے ہیں۔ کسی حاکم کے بچھونے پر نہیں بیٹھے اور کسی بادشاہ کے دستر خوان پر کھانا نہیں کھایا آپ بادشاہوں اور امراؤ کے فروش فرش پر استراحت کرنا عقوبت خیال کرتے

marfat.com

تھے۔ بعض اوقات آپ کے پاس وزراء اور اکابر آتے تھے آپ اٹھ کر گھر چلے جاتے جب وہ آکر بیٹھ جاتے تو گھر سے آتے تاکہ اہل دنیا کے لئے کھڑا نہ ہونا پڑے۔

حضرت ابوالبرکات سے پوچھا گیا۔ کبھی شیخ کے کپڑے پر مکھی بیٹھی ہے تو انہوں نے کہا میں نے نہیں دیکھی جناب غوث پاک نے اپنی مجلس میں فرمایا مکھی میرے پاس کیوں آئے میرے پاس نہ دنیاوی مٹھاس ہے اور نہ اخروی شہد۔ یہ اتو سب کچھ اللہ ہی ہے آپ تقویٰ کا سبق اس استاد سے تازہ کراتے تھے۔

وَمَا یَنفَعُ الْاِعْرَابُ اِنْ لَّمْ یَکُنْ تَقِیٌّ

وَمَا ضَرَّ ذَا تَقْوٰی لِسَانٌ مُعْجَمٌ

اگر تقویٰ نہ ہو تو عربی ہونا کوئی فائدہ نہیں۔ صاحب تقویٰ کو عجمی زبان ضرور نہیں۔

سانپ اور جناب غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

احمد بن صالح بن شافعی جیلی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں مدرسہ نظامیہ میں جناب غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں بیٹھا تھا۔ اس مجلس میں وقت کے اکثر علماء و فقہاء موجود تھے اور آپ کا موضوع بیان قضا و قدر تھا ایک بہت بڑا سانپ چھت سے گرا اور آپکی گود میں آپڑا۔ یہ واقعہ اتنی تیزی سے ہوا کہ حاضرین مجلس بدحواسی میں بھاگ نکلے وہ سانپ بڑی تیزی کیساتھ آپ کے چغے کے اندر گھس کر سارے بدن کے اردگرد پھرنے لگا اور پھر چھاتی سے نکل کر گلے کے گرد لپیٹ گیا۔ اس واقعہ کے باوجود نہ تو آپ اپنی جگہ سے ہلے اور نہ ہی سلسلۂ کلام منقطع کیا۔ چند لمحوں بعد سانپ اترا اور زمین پر آپ کے سامنے کھڑے ہو کر کچھ کہنے لگا جسے ہم نہ سمجھ

marfat.com

سکے اور پھر وہ چلا گیا لوگ واپس آ گئے اور آپ کی خیریت پوچھی اور معلوم کرنا چاہا کہ اس سانپ نے آپ سے کیا کہا۔ آپ نے فرمایا وہ کہتا تھا کہ میں نے اپنی لمبی زندگی میں بہت سے اولیاء اللہ کو دیکھا ہے مگر آپ جیسا ثابت قدم نہیں دیکھا میں نے اسے بتایا کہ جب تم چھت سے گرے تو میں قضاء و قدر کے موضوع پر گفتگو کر رہا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ تم قضاء و قدر کے حکم کے بغیر نہ کر سکتے ہو اور نہ مجھے نقصان پہنچا سکتے ہو میں اس بات کا عملی مظہر بننا چاہتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ میں ثابت قدم رہا۔

سید عبدالرزاق کو خوشخبری

ابی زرعہ طاہر مقدس نے روایت کی ہے کہ میں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوا تو وہ فرما رہے تھے کہ آج میری گفتگو ان لوگوں کے لئے جو کوہ قاف سے اس پار سے آ کر میری مجلس میں شرکت کر رہے ہیں ان کے قدم ہوا میں اور ان کے دل حضرت قدس میں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ شدت شوق سے ان کی ٹوپیاں اور ناک جل جائیں۔

آپ کے صاحبزادے سید عبدالرزاق[1] اس وقت منبر کے پائے کے پاس بیٹھے تھے۔ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا لیکن تھوڑی دیر کے بعد غش کھا کر گر پڑے

---

[1] سید عبدالرزاق آپ کے صاحبزادوں میں سے تھے پورا نام شیخ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق کنیت عبدالرحمن اور النوح تھی علوم کی تحصیل والد ماجد کے مدرسہ میں سے کی عراق میں منصب افتاء پر فائز رہے جناب غوث پاک کے ملفوظات "جلاء الخاطر" آپ کی کدو کاوش کا نتیجہ ہے یہ ملفوظات اہل فقر کیلئے سرمایہ حیات ہیں۔ آپ کی آخری آرام گاہ بغداد میں ہے

(سفینۃ الاولیا۔ دارا شکوہ)

marfat.com

اور ان کا ناک جل اٹھا۔ آپ منبر سے نیچے اترے اور دیکھا یا۔ اور فرمایا۔ عبد الرزاق! تم بھی ان میں سے ہو"

ابی زرعہ کہتے ہیں میں نے عبد الرزاق سے دریافت کیا کہ آپ کو غش کیوں آ گیا تھا۔ آپ نے بتایا میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو ہزاروں لوگ سر جھکائے نہایت ذوق و شوق میں آپ کا کلام سن رہے ہیں۔ ان حضرت کا سلسلہ افق کے کناروں تک پھیلا ہوا تھا۔ بعض تو اِدھر اُدھر اظہار شوق میں دوڑتے نظر آتے تھے مگر اکثر اپنی جگہ پر کانپ رہے تھے۔

سید نامحی الدین جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے میری خواہش ہے کہ میں اولین زندگی کی طرح بیابانوں اور جنگلوں میں پھرتا رہوں تاکہ نہ میں لوگوں کو دیکھوں اور نہ وہ مجھے دیکھیں مگر اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مجھ سے عوام الناس کو نفع پہنچے اس سفر کے دوران میرے ہاتھ پر پانچ سو سے زائد یہودی اور نصاریٰ ایمان لائے تھے اور ایک لاکھ سے زیادہ قزاقوں اور بدمعاش لوگ میرے اخلاق سے متاثر ہو کر سچے مسلمان بن گئے۔[1]

ابو محمد مفرح بن بہنان بن برکات شیبانی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں جب سید نا شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی شہرت پھیلنے لگی تو بغداد کے ایک گروہ علماء و فضلاء نے جمع ہو کر مشورہ کیا کہ آپ سے ایک ایک عالم علیحدہ علیحدہ موضوع پر گفتگو کرے آپ کا علماء امتحان لینا چاہتے تھے چنانچہ وہ یکے بعد دیگرے آپ کی مجلس وعظ میں آتے اور سوال کرتے۔ اس دن میں بھی اس مجلس میں حاضر تھا کہ چند علماء مجلس

---

[1] اس ترقی یافتہ دور کی کوئی بڑی بڑی تحریک بھی اصلاح معاشرہ اور تہذیب اخلاق کا اتنا عظیم کام نہیں کر سکی جتنا اس بے وسائل دور میں حضرت غوث الاعظم نے تن تنہا کیا

marfat.com

میں آ کر بیٹھ گئے۔ میں نے دیکھا کہ جناب غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سینے سے نور کی ایک کرن پھوٹ رہی ہے اس کرن کی چمک سے وہ علماء کرام حیران و مضطرب ہو گئے دیکھتے ہی دیکھتے وہ چلا اٹھے اور اپنے تن کے کپڑے پھاڑنے لگے اور سروں سے پگڑیاں اتار اتار کر زمین پر پھینک دیں۔ اور منبر کے پاس پہنچ کر آپ کے قدموں کے پاس اپنے سر رکھ دیئے اس واقعہ کو دیکھ کر سارے بغداد میں کہرام مچ گیا۔ جناب غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ایک کو اپنے سینے سے لگاتے پھر اسے کہتے تمہارا سوال یہ تھا اور اس کا جواب یہ ہے۔

جب مجلس ختم ہوئی تو میں نے بعض علماء کرام سے معلوم کیا کہ تمہارا کیا حال ہے انہوں نے بتایا جب ہم مجلس میں بیٹھے تو یوں معلوم ہوا کہ ہم علم سے بالکل بے بہرہ ہیں اور جو کچھ پڑھا تھا وہ سب کچھ سلب ہو گیا ہے پھر جب آپ اپنے سینے سے لگایا تو علم کی روشنیاں واپس آ گئیں ہمارے سوالات کے جوابات جو ہمیں دیئے گئے وہ پہلے ہمارے ذہن میں نہیں تھے۔

مجلس میں عراق کے اکابر مشائخ اور علماء کا اجتماع شریف محمد

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۹) موجودہ دور کے نعرہ باز اصلاح معاشرہ کے جو پروگرام مرتب کرتے ہیں وہ خود اس کی عملی تصویر پیش کرنے سے قاصر ہیں پھر ان دریدہ ذہن لوگوں کے ہاں یہ بات بڑی عام ہے کہ صوفیا کرام نے اصلاح معاشرہ کی طرف کوئی توجہ نہیں کی ایک لاکھ بدمعاش اور بداخلاق انسانوں کو معاشرہ کے لئے مفید اور بہتر ارکان بنا دینا اصلاح احوال کی کیا کم دلیل ہے۔ پھر یہ تا ب لوگ اپنی اخلاقی اصلاح سے دوسروں کے لئے مشعل راہ بن گئے۔

marfat.com

بن ازہر حسینی کی روایت ہے کہ حضرت شیخ سید عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں عراق کے اکابر بن مشائخ اور علماء حاضر ہوئے جن میں شیخ بقار رحمتہ اللہ علیہ شیخ علی بن ہیتی رحمتہ اللہ علیہ شیخ ابوالنجیب سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کا نام قابل ذکر ہے میں نے اس مجلس میں شیخ عبدالرحمن طفسونجی کو دیکھا جو بڑی دیر تک خاموش رہے اور کہا کرتے تھے میں جناب غوث پاک کا کلام سننے کے لئے خاموش رہتا ہوں۔ شیخ عدیؒ بن مسافر ایک دائرہ کھینچ کر کھڑے ہو جاتے تھے اور کہا کرتے تھے جس نے

۱؎ شیخ بقا بن بطو رحمتہ اللہ علیہ بڑے باکمال صاحب کشف وشہود بزرگ تھے۔ جناب غوث پاک کی مجلس سے آپ نے بڑا فیض پایا شیخ ابوالوفا رحمتہ اللہ علیہ کے مرید تھے آپ کی نگاہ نے جناب غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مختلف کیفیتوں میں دیکھا تھا آپکا سال وفات ۵۵۳ھ ہے مزار عادیہ ملک مصر کے قصبات میں باب نوس میں ہے

۲؎ شیخ ابوالنجیب عبدالقاہر کا لقب ضیاءالدین تھا سلسلۂ نسب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے سلسلۂ طریقت امام غزالی سے ملتا ہے سہروردی سلسلہ تصوف میں منسلک تھے جناب غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجالس سے بڑا استفادہ کیا تھا بڑے صاحب تصنیف تھے آپ کا وصال ۱۲ جمادی الآخر ۵۶۳ھ میں ہوا۔ مزار بغداد میں ہے

۳؎ شیخ عدی بن مسافر الشامی الہکاری رحمتہ اللہ علیہ بڑے صاحب کرامت بزرگ تھے۔ جناب غوث پاک کے پیرومرشد حضرت شیخ حماد دباس رحمتہ اللہ علیہ حضرت شیخ عقیل سنجی رحمتہ اللہ علیہ سے فیضیاب ہوئے شام میں آپ شخصیت مرجع خاص و عام تھی موصل میں آپ کی روحانی درسگاہ تصوف کی ضیاء بازیوں کا منبع تھی۔ یہاں بیٹھے ہی آپ غوث پاک کا بغداد میں ہوتا ہوا درس سنا کرتے تھے یہی بزرگ ہیں جو جناب غوث پاک کے ہمراہ سفر حج کے دوران ایک بیابان میں شریک سفر تھے اور کعبۃ اللہ

marfat.com

جناب سید عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلام سنتا ہو۔ اس دائرہ میں آجاتے آپ کے مخلصین اس دائرہ میں چلے جاتے اور جناب غوث پاک کی مجلس کا سارا پروگرام سنتے رہتے بعض اوقات یہ لوگ معہ تاریخ آپ کے کلام کو لکھتے جاتے۔ جب بغداد جا کر مقابلہ کرتے تو لفظ بہ لفظ صحیح پاتے تھے۔ شیخ عدی بن مسافر جب دائرہ بناتے تو بغداد میں شیخ عبد القادر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اہل مجلس کو فرمایا کرتے شیخ عدی رحمتہ اللہ علیہ بھی شریک مجلس ہیں۔

ابو عبد اللہ محمد بن ابو الفتح ہروی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ مجھے سیدنا شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں وعظ سننے کا اتفاق ہوا تو آپ اپنے حال میں مستغرق ہو کر فرمانے لگے اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو میرا کلام سننے کے لئے ایک سبز پرندہ بھیج سکتا ہے دیکھتے ہی ایک خوبصورت سبز پرندہ آپ کی آستین میں داخل ہوا اور پھر نہ نکلا۔

راوی کا بیان ہے ایک دن مجھے پھر وعظ سننے کا موقعہ ملا۔ تو میں نے دیکھا لوگوں میں کچھ سستی رونما ہوگئی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ چاہے تو میری مجلس میں بہت سے سبز پرندے بھیج سکتا ہے یہ کہنا ہی تھا کہ بہت سے سبز پرندے آپہنچے جن کو سارے حاضرین نے دیکھا۔

ایک دن آپ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر اظہار خیال فرما رہے تھے حاضرین پر آپ کے کلام کا رعب و جلال تھا۔ کہ ایک عجیب الخلقت پرندہ مجلس کے پاس سے گذرا تو بعض لوگ اس طرف متوجہ ہو گئے آپ نے فرمایا مجھے عزت معبود کی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۱) تک ساتھ رہے شیخ عدی رحمتہ اللہ کا وصال ۵۵۷ھ میں ہوا۔ ابدی آرام گاہ جبل ہنکاریہ میں ہے۔

marfat.com

قسم ہے اگر میں اس جانور کو کہتا کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر مر جا تو مر جاتا۔ ابھی آپ نے یہ جملہ ختم نہیں کیا تھا کہ جانور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زمین پر گرا اور مر گیا۔

صاحبزادہ سید سیف الدین عبدالوہاب کا آپ کی مجلس میں وعظ

ابوصالح سید نصر قاضی القضاۃ بن سید عبدالرزاق فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا ابوعبداللہ سید سیف الدین عبدالوہاب، کو کہتے سنا ہے کہ میں نے بلاد عجم میں ہر قسم کے علوم پر دسترس حاصل کی۔ جب بغداد واپس آیا تو میں نے اپنے والد سے ان کی مجلس میں وعظ کرنے کی اجازت طلب کی آپ کی اجازت سے منبر پر کھڑے ہو کر بہت سے معارف وعلوم بیان کئے میرے والد بھی سن رہے تھے اہل مجلس میں سے نہ کسی کا دل نرم ہوا اور نہ کسی کی آنکھ تر ہوئی اہل مجلس نے متفقہ طور پر میرے والد مکرم کو وعظ کہنے کی فرمائش کی تو آپ منبر پر بیٹھ کر فرمانے لگے۔ کل میں روزہ سے تھا تو ام یحیٰی نے میرے لئے انڈے تیار کر کے ایک برتن میں رکھے ایک بلی آئی اور اس نے برتن توڑ دیئے۔ یہ بات سنتے ہی مجلس میں ہاؤ ہو کا شور اٹھا۔ جب مجلس ختم ہوئی تو میں نے پوچھا کہ یہ کیا بات تھی۔ آپ نے فرمایا جب میں منبر پر بیٹھا ہوں تو اللہ تعالیٰ میرے دل پر تجلی فرماتا ہے اور فضا میں زیادتی فرماتا ہے مجھ پر جو انوار وتجلیات آتی ہیں انہیں بیان کرتا جاتا ہوں۔

آپ نے مزید کہا مجھے پروردگار کی قسم جب تک مجھے کہا نہ جائے میں بات نہیں کرتا اور پھر حکم ہوتا ہے اے عبدالقادر رضی اللہ عنہ ہم نے تجھے گفتگو کا حق دیا ہے تم بات سناؤ میں سنوں گا۔

مجلس میں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مع صحابہ رضی اللہ عنہم کے ورود

marfat.com

سید کبیر المعروف بہ شیخ بقاء کا بیان ہے کہ میں ایک دفعہ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں وعظ سن رہا تھا کہ آپ قطع کلام کر کے منبر سے زمین پر اتر آئے۔ پھر منبر کے دوسرے زینے پر جا بیٹھے۔ میں نے دیکھا کہ پہلا زینہ اس قدر وسیع ہو گیا کہ حدِ نگاہ تک پھیل گیا اس پر ریشمی فرش بچھ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ساتھ ہی بیٹھے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیخ کے دل پر تجلی ڈالی آپ جھکے اور قریب تھا کہ آپ زمین پر گر پڑے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہارا دیا پھر آپ سمٹنے لگے یہاں تک کہ آپ کا وجود چڑیا کی طرح چھوٹا ہو گیا چند لمحوں بعد یہ وجود بڑھنے لگا حتیٰ کہ ایک ہیبت ناک صورت اختیار کر گیا۔ پھر یہ سب کچھ میری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

شیخ بقاء رحمۃ اللہ علیہ سے آنحضرت اور صحابہ کی روایت کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا ان کے ارواح عنصری شکل اختیار کرنے کی قدرت رکھتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ ان پاکیزہ اجسام کو دیکھنے کی قوت عطا کر دے وہ انہیں دیکھ سکتا ہے۔ جیسے کہ معراج میں ہوا۔

پھر آپ سے سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھوٹے اور بڑا ہونے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمانے لگے کہ پہلی تجلی تو ایسی تھی کہ اسے ظہور کے وقت کوئی شخص قائم نہیں رہ سکتا۔ تاوقتیکہ تائید نبوی شامل حال نہ ہو۔ اگر نبی علیہ السلام سہارا نہ دیتے تو آپ گر جاتے دوسری تجلی جلالی تھی جس سے آپ چھوٹے ہو گئے اور تیسری تجلی جمالی حیثیت سے تھی جس سے آپ بڑھ گئے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

marfat.com

لباس و خلعت

ابوالفضل احمد بن قاسم بن عبدان قریشی بغدادی بزاز نے بتایا کہ سیدنا شیخ عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ نہایت نفیس اور گراں لباس زیب تن کیا کرتے تھے ایک دن آپ کا خادم میرے پاس آکر کہنے لگا کہ وہ مجھے ایسا کپڑا دو جس کی قیمت ایک دینار گز سے کم نہ ہو۔ میں نے کپڑا دیا اور پوچھا یہ کس کے لئے لے چلے ہو تو اس نے شیخ سید عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ کا نام لیا تو میں نے حیرت سے کہا اتنا قیمتی لباس تو خلفاء بھی نہیں پہن سکتے ابھی یہ خیال دل میں آیا ہی تھا کہ میرے پاؤں میں ایک کیل چبھ گئی جس کے درد سے شدید مضطرب ہو گیا لوگوں نے نکالنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے میں نے چلاتے ہوئے کہا مجھے جناب غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ کے پاس لے چلو! جب مجھے وہاں لے جایا گیا تو آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا! دل میں بدگمانی کیوں کرتے ہو۔ خدا کی قسم یہ کپڑا میں نے اس لئے پہنا ہے کہ مجھے حکم ہوا ہے۔

زائرین کیلئے خوشخبری

سید ابو صالح فرماتے ہیں کہ میرے والد سید تاج الدین عبدالرزاق اور میرے چچا سید سیف الدین عبدالوہاب (جو سیدنا عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ کے بیٹے تھے) فرمایا کرتے تھے کہ شیخ سید عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس نے مجھے دیکھ لیا وہ خوش نصیب ہے جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا وہ بھی خوش نصیب ہے اور جس نے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا وہ بھی خوش بخت ہے۔ وہ شخص کتنا کم نصیب ہے جس نے مجھے نہیں دیکھا۔

marfat.com

حسین بن منصور حلاج اور جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

ابوالقاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بزاز فرماتے ہیں کہ سیدنا عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ حسین بن حلاج رحمتہ اللہ علیہ سے لغزش ہوئی اس زمانہ میں کوئی ایسا مرد حق نہیں تھا۔ جو انہیں سہارا دیتا۔ اگر میں ان کے زمانہ میں ہوتا تو ان کی ضرور دستگیری کرتا۔ میں ہر شخص کی دستگیری کرتا رہوں گا جن کے ہاتھ میرے کسی مرید دوست یا محبوب تک پہنچے۔ آپ نے مزید فرمایا اگر اللہ تعالیٰ مجھے اور قربت دیتا تو میں اپنے پروردگار سے وعدہ لیتا کہ میرے ہر مرید کی توبہ قبول کرلی جائے۔

لے حضرت شیخ حسین بن منصور حلاج کی کنیت ابوالغیث وطن بیضائے فارس تھا آپ پر سکر غالب رہتا تھا۔ آپکے مرتبہ ومقام کے بارے میں مشائخ وعلماء میں بڑا اختلاف پایا جاتا ہے آپ کے مرشد شیخ عمرو بن عثمان مکی ابویعقوب علی بن سہیل اصفہانی آپ کو تنقیدی نقطہ نگاہ سے دیکھتے تھے اور آپ کو جادوگر جانتے تھے مگر شبلی رحمتہ اللہ علیہ۔ عطار رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ عبداللہ خفیف رحمتہ اللہ نیز شیخ ابوالقاسم نصیر آبادی رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمتہ اللہ علیہ مولوی رومی رحمتہ اللہ علیہ اور شیخ مخدوم علی الہجویری رحمتہ اللہ علیہ کشف المحجوب وغیرہ آپ سے حسن اعتقاد رکھتے تھے اور آپ کو مجبور پایا۔ حضرت داتا گنج بخش نے تو کشف المحجوب میں لکھا ہے۔

میں آپ کا معتقد ہوں مگر اس کے ساتھ ہی اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ان کی باتیں ان کی شان کے لائق نہیں ہیں۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

جناب غوث پاک کے خادم کا حیرت انگیز واقعہ

سیدنا غوث پاک کے ایک خادم کو ایک رات ستر بار احتلام ہوا اور ہر دفعہ ایک ایسی عورت سے جماع کی صورت پیش آئی جس سے پہلے نہیں کیا تھا۔ صبح آپ سے شکایت کرنے کی غرض سے حاضر مجلس ہوا تو آپ اس کے کہنے سے پہلے ہی فرمایا رات کے واقعہ سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں نے لوح محفوظ پر نگاہ ڈالی تو تمہاری تقدیر میں ستر بار زنا لکھا تھا۔ جب میں نے اللہ کے حضور معافی کی درخواست کی تو یہ حالت بیداری حالت خواب میں بدل دی گئی۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۵) حضرت خواجہ پارسا رحمتہ اللہ علیہ نے فصل الخطاب میں لکھا ہے کہ جو لوگ حضرت جنید بغدادی کو منصور حلاج کے قتل پر فتویٰ دینے والوں میں شمار کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں یہ بات روایت سے بعید ہے کیوں کہ حضرت جنید بغدادی واقعہ قتل سے بارہ سال قبل وفات پا چکے تھے آپ پر جو کچھ گذری وہ جذبہ عشق کی ناقابل برداشت فراوانی کا نتیجہ تھا۔ مولانا جامی ایسی کیفیت کو یوں بیان کرتے ہیں۔

بس کہ در جان نگار و سینہ زارم توئی ہر چہ پیدا می شود از دور پندارم توئی

ایک اور عارف کا قول ہے۔

جو در خانہ دل بغیر از تو کس نیست بہر شکل آئی تو باشی بدانم

ابو سعید ابوالخیر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

شیخ حلاج آن ہنگ دریا ! کز دانہ جان از ہمہ تن کرد جدا
روز یکہ "عن الحق" مے گفت منصور کجا بود؟ خدا بود خدا

آپ کا حادثہ قتل بغداد کے باب الطاق میں سہ شنبہ ۲۵ ذی الحجہ ۳۰۹ھ کو ہوا

marfat.com

مدرسہ بغداد کا دروازہ - درِ رحمت ہے

عیسیٰ بن عبداللہ بن قیماز کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا شیخ عبد القادر رحمتہ اللہ علیہ کو کہتے سنا کہ میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جو مسلمان میرے مدرسہ کے دروازے کے سامنے سے گذرے گا۔ اسے عذاب قبر میں تخفیف ملے گی۔ ایک دفعہ میں آپ کی خدمت میں بیٹھا تھا تو ایک شخص نے آکر عرض کی کہ "باب الازج" کے پاس چند دن ہوئے ایک میت کو دفنایا گیا تھا۔ آج اس قبر سے چلانے کی آوازیں آتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے مجھ سے خرقہ لیکر پہنا تھا۔ لوگوں نے کہا معلوم نہیں پھر آپ نے فرمایا کبھی میری مجلس میں حاضر ہوا لوگوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا بڑا بدبخت اور زیادتی کرنے والا انسان تھا۔ تھوڑی دیر کے لئے آپ مراقبہ میں چلے گئے اور سر اٹھایا فرمانے لگے۔ اللہ کے فرشتے گواہی دیتے ہیں کہ اس شخص نے زندگی میں میری زیارت کی تھی اور حسن ظن رکھا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے میری سفارش پر اپنی رحمت نازل کردی ہے۔ اس کے بعد رونے کی آوازیں بند ہوگئی۔

شیخ ابو محمد سید عبد الجبار بن سیدنا شیخ عبد القادر رحمتہ اللہ علیہ راوی ہیں۔ کہ جب میری والدہ کسی تاریک مکان میں داخل ہوتیں تو ان کے سامنے ایک شمع روشن آجاتی جس سے مکان روشن ہو جاتا ایک رات میرے والد ایسی حالت میں آئے اور جب آپکی نگاہ روشن شمع پر پڑی تو وہ گل ہوگئی۔ آپ نے بتایا۔ جس نور کو تم دیکھتی ہو وہ شیطان تھا۔ جو تیری خدمت کرتا تھا۔ مجھے دیکھ کر وہ بھاگ گیا ہے اب تمہاری رہنمائی نور رحمانی سے ہوگی میں ہر ایک کو نور رحمانی کی شعل عطا کرتا ہوں جسے میرے ساتھ نسبت ہو یا میری اس پر نظر شفقت ہو۔

میری والدہ کا بیان ہے۔ اس کے بعد جب کبھی میں اندھیرے میں جاتی

marfat.com

تو وہ اندھیرا چاند کی چاندنی سے دور ہو جاتا۔

غوث الاعظم سے دستگیری

شیخ ابوالحسن علی خبار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے شیخ ابوالقاسم عمر بزاز سے سنا کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص مصیبت کے وقت میرے ذریعہ سے فریاد کرے گا اس کی مصیبت ٹل جائے گی جو شخص مصائب کے وقت میرا نام پکارے گا۔ مصائب کے بادل اس سے ہٹ جائیں گے۔ اور جو شخص اس طریقہ پر دو رکعت نماز ادا کرے گا۔ اس کی ہر حاجت پوری ہو گی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد گیارہ بار حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے پھر عراق کی طرف منہ کر کے گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے کر پکارے اور اپنی حاجت کا بھی خیال رکھے تو بحکم خدا وہ حاجت بر آئے گی۔

بعض روایتوں میں آپ کے دو اشعار پڑھنے بھی ضروری ہیں۔

اَیُدْرِکُنِیْ ضَیْمٌ وَّ اَنْتَ ذَخِیْرَتِیْ ! وَاُظْلَمُ فِی الدُّنْیَا وَاَنْتَ نَصِیْرِیْ

وَعَارٌ عَلٰی حَامِی الْحِمٰی وَھُوَ مُنْجِدِیْ اِذَا ضَاعَ فِی الْبَیْدَا عِقَالُ بَعِیْرِیْ

کیا مجھ پر ظلم ہو سکتا ہے۔ جب آپ میرے ذخیرے ہو؟ جب آپ میرے مددگار ہیں کیا دنیا میں مجھ پر ظلم ہو سکتا ہے چراگاہ کے حامی کے لئے اس اونٹ کا گم ہو جانا باعث عار ہے جس کا رستہ گم ہو گیا ہو۔

شیخ منصور واسطی رحمۃ اللہ علیہ واعظ کی روایت

شیخ منصور واسطی المعروف جرادہ رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے ہیں حضرت شیخ سید عبدالقادر کی خدمت میں بیٹھا تھا اور آپ کچھ لکھ رہے تھے۔ چھت سے کاغذ پر مٹی گری جسے آپ نے جھاڑ دیا۔

marfat.com

پھر گری پھر جھاڑ دیا۔ اس طرح تین بار واقعہ ہوا چوتھی دفعہ آپ نے چھت کی طرف دیکھا تو ایک چوہیا مٹی گرانے میں مشغول ہے۔ آپ نے فرمایا خدا کرے تیرا سر اڑ جائے اسی وقت اس کا سر ایک طرف جا پڑا۔ آپ نے لکھنا چھوڑ دیا اور رو پڑے میں نے عرض کی آپ کیوں رو پڑے تو آپ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ کسی مسلمان کے ہاتھوں مجھے اذیت پہنچے تو اس کا حشر بھی ایسا ہی نہ ہو۔

عمر بن مسعود بزاز فرماتے ہیں کہ ایک دن سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اپنے مدرسے میں وضو فرما رہے تھے ایک چڑی نے آپ پر بیٹ کر دی۔ آپ نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ زمین پر پڑی تڑپ رہی تھی۔ وضو سے فارغ ہو کر وہ داغ دھویا اور کپڑا اتار کر مجھے دے دیا اور فرمایا اسے کسی غریب کو دے دینا۔

مجلس وعظ کی کیفیت

عبداللطیف بن احمد فرماتے ہیں کہ ایک دن سیدنا شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ وعظ فرما رہے تھے تو لوگ بے توجہی کا مظاہرہ کرنے لگے آپ نے آسمان کی طرف نگاہ کی اور فرمایا۔

لَا تَسْقِنِیْ وَحْدِیْ فَمَا عَوَّدْتَنِیْ ۔۔۔ اِنِّیْ اَشِحُّ بِھَا عَلٰی جُلَّاسِیْ

اَنْتَ الْکَرِیْمُ وَھَلْ یَلِیْقُ تَکَرُّمًا ۔۔۔ اِنِّیْ یَعْبُرُ النُّدَمَاءُ دَوْرَ الْکَاسِ

میں تنہا جام محبت پینا نہیں چاہتا اور اپنے ہمنشینوں میں بخل کی عادت نہیں ڈالنا چاہیے تو کریم ہے اور تیرے کرم کا تقاضا ہے کہ کوئی ہمنشین اس دور سے محروم نہ رہے۔

یہ اشعار آپ نے اس سوز سے پڑھے کہ مجمع میں ایک وجد طاری ہو گیا اور چند اشخاص تاب ذوق نہ لاتے ہوئے مر گئے۔

ابن سقا کی حکایت

شیخ عبداللہ بن علی حصرون تمیمی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

بیان کرتے ہیں کہ میں تحصیل علم کے لئے بغداد آیا۔ اور مدرسہ نظامیہ میں داخلہ لیا۔ ابن صفا میرے ہم جماعت اور ہم سبق تھے ہم دونوں عبادت کرتے اور اہل اللہ کی زیارت کے لئے نکل جاتے بغداد میں ایک شخص کے متعلق یہ شہرت تھی کہ وہ غوث وقت ہے اور جب چاہتا ہے ظاہر ہوتا ہے۔ اور جب چاہتا ہے غائب ہو جاتا ہے۔

چنانچہ

اس شخص کو ملنے کے گئے۔ راستہ میں ابن سقا نے کہا کہ آج میں اس سے ایک ایسا علمی مسئلہ پوچھوں گا جس کا وہ جواب نہیں دے سکے گا۔ میں نے کہا میں ایک مسئلہ پوچھوں گا دیکھئے اس کا کیا جواب دیتا ہے؟ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ فوراً کہنے لگے معاذ اللہ! میں تو ان سے کوئی مسئلہ پوچھوں گا ہی نہیں بلکہ مجلس میں بیٹھ کر فیض زیارت اور فیض صحبت ہی حاصل کروں گا۔ جب ہم تینوں ان کے مکان پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ وہاں موجود نہیں تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد انہیں وہاں بیٹھے پایا تو انہوں نے ابن السقاد کو قہر آلود نظروں سے دیکھا اور غصہ سے فرمایا ابن سقاد! خدا تیرا بھلا نہ کرے تو مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھتا ہے۔ جس کا میرے پاس کوئی جواب نہیں کان کھول کر سن وہ مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے میں دیکھ رہا ہوں " کفر کی آگ تیرے سینہ میں شعلہ زن ہے۔

اس کے بعد انہوں نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ عبد اللہ! تو مجھ سے اس لئے مسئلہ دریافت کرتا ہے کہ میں کیا جواب دوں یہ مسئلہ یوں ہے اور اس کا جواب یہ ہے مگر تمہاری سوادبی سے دنیا تیرے دونوں کانوں تک آجائے گی بعدازاں سید عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے پاس بیٹھا کر نہایت احترام کیا اور فرمایا عبدالقادر! تم نے ادب کی وجہ سے اللہ اور

marfat.com

اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کر لیا ہے میں دیکھتا ہوں کہ ایک وقت آئیگا جب تم بغداد کے منبر پر بیٹھے وعظ کر رہے ہوں گے اور اعلان کرو گے۔

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ

میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ اس وقت کے تمام اولیاء اللہ تمہاری عظمت کا اعتراف کریں گے اور اپنی گردنوں کو جھکا دیں گے۔ یہ بات کہتے ہی وہ یکدم غائب ہو گئے اس کے بعد وہ نظر نہیں آئے۔

اس واقعہ کے بعد سیدنا عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ قرب الٰہی کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ اور عوام جوق در جوق آپ کے پاس آنے لگے۔ اور میں نے آپ کا اعلان اپنی زندگی میں سنا۔ جب وقت کے سارے ولیوں نے گردنیں جھکا دیں تھیں۔

ابن سقا علوم شرعیہ میں ایسا مستغرق ہوا کہ وقت کے اکثر فقیہہ اور علماء اس کی قابلیت کا لوہا ماننے لگے وہ علم مناظرہ میں اس قدر حادی تھا کہ اپنے مدمقابل کو ساکت کر دیتا۔ ساتھ ہی ساتھ وہ فصاحت اور وقار میں مشہور زمانہ ہو گیا عباسی خلیفہ نے اسے اپنے خاص مصاحبوں میں داخل کر لیا۔ اور شہنشاہ روم کی طرف اسے سفیر بنا کر روم بھیج دیا۔ جہاں اس نے شاہی دربار میں نصارنی علماء کو ایک مناظرے میں ساکت کر دیا۔ بادشاہ کے دل میں اس کی قدر اور بڑھ گئی ایک دن وہ بادشاہ روم کی جوان سال حسین لڑکی کو دیکھ کر دل دے بیٹھا اور بادشاہ کو نکاح کی درخواست کی بادشاہ نے اسے کہا اگر تم عیسائیت قبول کر لو تو مجھے کوئی عذر نہیں وہ اسلام سے دستبردار ہو کر عیسائی بن گیا۔ اب اسے غوث پاک کا کلام یاد آیا یہ سارا قصہ ان کی بد دعا کا نتیجہ ہے۔

راوی کہتا ہے میں دمشق میں آیا سلطان نورالدین رحمۃ اللہ علیہ شہید[1]

---

[1] سلطان نورالدین شہید اتابک خاندان کا وہ بہادر جرنیل تھا۔ (اگلے صفحہ پر)

marfat.com

مجھے محکمہ اوقاف کا سربراہ مقرر کر دیا- اور دنیا میری طرف متوجہ ہوئی- یہ تھے غوث پاک کے مشائخ!

نعمت ہائے خداوندی پر آپکے خیالات

شیوخ کی ایک جماعت نے یوں روایت کی ہے کہ شیخ ابو محمد عبدالرحمن طفسونجی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک دفعہ منبر پر بیٹھے- دوران وعظ فرمایا میں انسانوں میں اسی طرح بلند گردن ہوں جس طرح پرندوں میں کلنگ ہوتا ہے- لہذا مرے جس مرید کا بوجھ زیادہ ہوا سے میں اپنی گردن پر رکھ لوں گا- اس مجلس میں ایک صاحب حال بزرگ بھی موجود تھے ان کا نام شیخ ابوالحسن علی بن احمد حسینی تھا- اپنی گدڑی ایک طرف رکھتے ہوئے کہنے لگے میں آپ سے کشتی کرنا چاہتا ہوں- شیخ عبدالرحمن اس کی یہ بات سن کر چپ ہو گئے اور اپنے مریدوں سے فرمانے لگے میں نے اس شخص کا ایک بال بھی عنایت الٰہی سے خالی نہیں پایا پھر آپ نے جو خرقہ ایکدفعہ اتار پھینکی ہے دوبارہ زیب تن نہیں کروں گا پھر اپنی بیوی کو پکار کر کہا- فاطمہ! کوئی بچہ لاؤ- وہ اس

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۱) جس نے صلیبی جنگوں کے لئے عیسائی دنیا کے دروازوں کو دستک دی اور آگے چل کر اسی خاندان کے سلطان صلاح الدین ایوبی نے نصرانی ظلم و تشدد کو خاک میں ملا کر رکھدیا- نورالدین زنگی بڑا متقی اور بہادر بادشاہ تھا- ۵۴۱ھ میں نورالدین نے سلطنت کی بنیاد رکھی اور مصر و شام کو فتح کر لیا- موصل سے ہوران تک سلطنت اسلام پھیل گئی- اس کا ایک جرنیل شیرکوہ فاتح مصر تھا-

(تاریخ اسلام)

marfat.com

مقام سے بہت دور تھیں وہ کپڑا لے آئیں۔

شیخ عبدالرحمٰن نے آپ سے دریافت کیا تمہارا شیخ طریقت کون ہے انہوں نے جواب دیا جناب غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ انہوں نے فرمایا جناب غوث کے نام کو اس زمین پر تو بڑی شہرت حاصل ہے۔ مگر میں اللہ کے دروازے پر ہمیشہ رہتا ہوں انہیں وہاں آنے جاتے نہیں دیکھا۔ حالانکہ مجھے وہاں چالیس سال کا عرصہ گذر گیا ہے۔ حضرت شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے اسی وقت بغداد میں بیٹھے بیٹھے یہ بات سنی اور اپنے احباب میں سے عیاد بواب مظفر جمال۔ عبدالحق اور عثمان صریفینی کو کہا طفسونج کو جاؤ اور راہ میں تمہیں شیخ کے مریدوں کی ایک جماعت آتے ملے گی اور انہیں ساتھ واپس لیجانا۔ شیخ عبدالرحمٰن کی خدمت میں میرا سلام کہنا اور بتانا کہ آپ ابھی درکات میں ہیں وہاں رہنے والا شخص اس شخص کو کس طرح دیکھ سکتا ہے۔ جو خاص حضوری میں ہو حضوری والا مخدع والے کو نہیں دیکھ سکتا میں مخدوع میں ہوں اور باب السر سے داخل ہوتا ہوں۔ اور اسی سے نکلتا ہوں۔ اسلئے آپ مجھے آتے جاتے کیسے دیکھ سکتے ہیں۔ میری اس بیان کی سچائی کی دلیل وہ خلعت ہے جو آپ کو فلاں دن بارگاہ الٰہی سے ملی تھی وہ میرے ہاتھ سے ہی بھیجی گئی تھی وہ خلعت رضا تھی دوسری بات یہ ہے کہ فلاں بزرگی فلاں رات جو آپ کو عنائیت ہوئی تھی۔ وہ میرے ہاتھ سے ہی تھی وہ مقام فتح آپ کو نصیب ہوا تھا۔ درکات کے مقامات پر آپکو بارہ ہزار اولیاء کی موجودگی میں خلعت پہنائی گئی تھی اور سبز رنگ کی قبا پر سورہ اخلاص کے بیل بوٹے تھے اور وہ بوٹے میرے ہاتھ کے بنے ہوئے تھے۔

یہ قافلہ راہ میں ملا تو واپس شیخ عبدالرحمٰن کے پاس پہنچا اور حضرت شیخ سید عبدالقادر کا پیغام پہنچایا۔ انہوں نے فرمایا شیخ سچے ہیں وہ صاحب سلطان الوقت

marfat.com

اور صاحب تصرف ہیں۔

شیخ علی بن ہیتی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں سید عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کیلئے بغداد گیا تو دیکھا کہ آپ صبح کی نماز مدرسہ کی چھت پر ادا کر رہے ہیں۔ میری نگاہ جنگل کی طرف اٹھی تو وہاں رجال الغیب کی چالیس صفیں کھڑی ہیں ہر صف میں چالیس آدمی ہیں میں نے انہیں کہا تم لوگ بیٹھے کیوں نہیں وہ کہنے لگے جب تک جناب غوث پاک نماز ختم کر کے ہمیں بیٹھنے کی اجازت نہ فرمائیں گے ہم نہیں بیٹھ سکتے۔ کیونکہ آپ کا قدم ہماری گردنوں پر ہے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو تمام رجال الغیب آگے بڑھے اور دست بوسی کر کے سلام کہتے جاتے تھے۔

ایک دن شیخ صدقہ بغدادی[1] رحمتہ اللہ علیہ سیدنا شیخ محی الدین رحمتہ اللہ علیہ کے مسافر خانہ میں قیام پذیر ہوئے۔ تو دیکھا کہ سینکڑوں مشائخ اور علماء آپکے منتظر کھڑے ہیں تاکہ آپ وعظ فرمائیں جب سیدنا عبدالقادر منبر پر آکر بیٹھے تو آپ خاموش رہے اور قاری کو قرآن پڑھنے کا حکم بھی نہ دیا۔ لوگوں میں اس خاموشی سے وجد آگیا۔ شیخ صدقہ رحمتہ اللہ علیہ نے دل میں خیال کیا کہ نہ آپ نے ارشاد فرمایا اور نہ ہی قاری نے کچھ پڑھا تو یہ وجدان کیسا ہے؟ آپ نے میری دلی کیفیت معلوم کر لی اور فرمایا یہ بھائی میرا ایک بھائی بیت المقدس سے ایک قدم میں یہاں پہنچا ہے۔ اور میرے ہاتھ پر تائب ہوا ہے اور حاضرین ابھی اسکی زیارت کر رہے ہیں۔ صدقہ کے دل میں پھر خیال آیا۔ کہ جو شخص ایک قدم میں بیت المقدس سے بغداد پہنچ سکتا ہے اسے تائب ہونے کی ضرورت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا توبہ اس بات کی ہے کہ آئندہ کبھی ہوا میں نہیں اڑے گا۔ اس نے ابھی اللہ کی محبت کا راستہ سیکھنا

---

[1] ابو الفرح کنیت والد کا نام شریف حسین تھا۔ بغداد میں مستقل رہائش پذیر رہے جناب غوث پاک کی مجلس سے استفادہ کرتے تھے حضرت شیخ صدقہ بغدادی کا سن وفات ۵۷۳ھ ہے

marfat.com

ہے پھر آپ نے فرمایا "میری تلوار مشہور ہے اور میری کمان پر ہر وقت چلہ چڑھا ہوا ہے میرے تیروں کا نشانہ خطا نہیں جاتا۔ میرا نیزہ تیز اور سیدھا ہے میرا گھوڑا چاک و چوبند ہے میں اللہ کی روشن کی ہوئی آگ ہوں میں احوال کو سلب کر سکتا ہوں ایک بحر بے کنار ہوں۔ محفوظ ہوں۔ ملحوظ ہوں۔

اے صائم الدھر انسانو! اے شب زندہ دار زاہدو! اور اے اہل الجبال یاد رکھو تمہارے پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے اور گرجا والو! تمہارے گرجے منہدم کر دیئے جائیں گے خدا کے حکم پر سر تسلیم خم کر دو۔ میں اللہ کا ایک امر ہوں! اے راستہ چلنے والو! اے بہادرو! اے ابدالو! اے لڑکو! آؤ! اور ایسے سمندر سے فیض حاصل کرو جو بے کنار ہے۔

مجھے اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے۔ اے عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ! میں تمہاری بات سنتا ہوں تمہیں میری قسم ہے کھا۔ میری حق کی قسم ہے پی! اور میری عظمت کی قسم ہے بات کر۔ تجھے میں نے ہر خطرہ سے محفوظ رکھا ہے۔

جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو مجھے جھک کر سلام کرتا ہے، سارے دن کے واقعات عالم کی مجھے خبر دیتا ہے کوئی مہینہ شروع ہوتا ہے تو مجھے سلام کرتا ہے۔ اپنے حادثات کی اطلاع دیتا ہے۔ صبح مجھے سلام کرتی ہے اور اپنے حوادث کی خبر دیتی ہے مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم ہے کہ نیک بخت اور بد بخت میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ اور میری نگاہ لوح محفوظ پر ہوتی ہے میں اللہ کے علوم و مشاہدات کے سمندروں کا تیراک ہوں۔ تمہارے لئے اللہ کی محبت ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہوں زمین میں ان کا وارث ہوں۔ انسان اور جن سب کے مشائخ ہوتے ہیں مگر میں شیخ الکل ہوں۔

شیخ علی بن ہیتی قدس سرہ فرماتے ہیں۔ میں ایک دفعہ سیدنا شیخ

عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ معروف کرخی[1] رحمتہ اللہ علیہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ نے فرمایا۔ السلام علیک اے شیخ معروف! آپ ہم سے ایک درجہ بلند ہیں کچھ عرصہ کے بعد ہم پھر زیارت کو گئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ السلام علیک اے شیخ معروف! ہم آپ سے دو درجے بلند ہیں شیخ معروف کرخی کی قبر سے آواز آئی وعلیک السلام اے یا سید اہل الزماں!

اس کتاب میں ہم چالیس حکایات مبارکہ جو آپ کے کمال اور خوارق عادات پر دلیل تھیں۔ ضبط تحریر میں لائے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے علوم و برکات سے بہرہ ور فرمائے بہت سے شیوخ نے متصل اسناد سے بیان کیا ہے کہ ہر صاحب حال کسی زمانے میں بھی جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی کرامت دیکھنے کا ارادہ کرتا تھا دیکھ لیتا تھا۔ آپ کی کرامات کا فیض قیام قیامت اہل دل کے لئے

---

[1] کنیت ابو محفوظ اسم گرامی معروف والد ماجد کا نام فیروز یا فیروزاں تھا۔ شروع میں اپنے آبائی دین آتش پرستی پر قائم تھے امام علی بن موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مشرف بہ سلام ہوئے حنفی المشرب تھے۔ آپ نے جو کچھ حاصل کیا امام علی رضا رضی اللہ عنہ سے تعلق خاطر کی بناء پر حاصل کیا آپ کی دربانی کا شرف بھی آپ کو ہی تھا۔ ظاہری علوم میں حضرت امام اعظم کے شاگرد حضرت داؤد طائی رحمتہ اللہ علیہ سے فیض حاصل کیا۔ اور حبیب راعی رحمتہ اللہ علیہ جو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مرید تھے۔ بڑی ارادت رکھتے تھے۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری کشف المحجوب میں فرماتے ہیں "حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ کے مناقب و فضائل کا کوئی حد و حساب نہیں علوم میں آپ قوم کے مقتدا اور سردار ہیں آپ ۲ محرم الحرام ۲۰۰ھ میں واصل بحق ہوئے مزار عالیہ بغداد میں مرجع خاص و عام ہے

marfat.com

کھلا ہوا ہے۔

واقعات و کوائف متفرقہ

آپکے دونوں صاحبزادگان سید عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ اور سید عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ اس روایت میں متفق ہیں کہ شیخ بقاایک جمعہ کے دن علی الصبح ہمارے والد مکرم کے مدرسہ میں آئے اور پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ میں صبح صبح کیوں آیا۔ پھر خود ہی فرمانے لگے کہ گذشتہ رات مجھے ایک ایسا نور کا سرچشمہ اور منبع کہاں ہے تو مجھے سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت دکھائی دی۔ نیز یہ ارادہ لیکر آیا ہوں کہ اس حقیقت کو معلوم کرسکوں اب میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ نور آپ کے شہود کا نور تھا۔ جو آپ کے نور قلب سے ملکر کائنات کی روشنی کا سبب بن گیا۔ میری نگاہ نے دیکھا کہ کوئی فرشتہ ایسا نہ ہوگا جو کائنات ارضی پر نہ اترا ہو اور اس نے آپ سے مصافحہ نہ کیا ہو۔ فرشتوں کی اصطلاح میں اس کیفیت کا نام شاہد و شہود ہے۔

اشعار و ابیات

ایک دن صاحبزادگان نے حضرت شیخ سید عبدالقادر گیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ نے صلوٰۃ الرغائب ادا کرلی ہے۔ تو آپ نے یہ اشعار پڑھے۔

إِذَا نَظَرَتْ عَيْنِي وُجُوهَ جَنَائِي ۔۔۔ فَتِلْكَ صَلَاتِي فِي لَيَالِي الرَّغَائِبِ

وُجُوهٌ إِذَا مَا سَفَرَتْ عَنْ جَمَالِهَا ۔۔۔ أَضَاءَتْ لَهَا الْأَكْوَانُ مِنْ كُلِّ جَانِبِ

لہ جب میری نگاہیں احباب کے درخشندہ چہروں کو دیکھ لیتی ہیں تو یہ صلوٰۃ

(باقی اگلے صفحے پر)

marfat.com

حرمت الرضا ان لم اکن باذلا دی — اذا احجم شجعان الوغی بالمناکب

اشق صفوف العارفین بعزمتہ — لتعلو المجدی فوق تلک المراتب

ومن لم یون الحب مایستحقہ — فذاک الذی لم یأت قطاً بواجب

شریف ابو عبداللہ حسین بغدادی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دن شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوا تو آپ کی مجلس میں اس دن دس ہزار آدمی پہلے سے ہی موجود تھے۔ شیخ علی بن ہیتی رحمتہ اللہ علیہ آپ کے سامنے تشریف فرما تھے۔ تو انہیں اونگھ سی آگئی شیخ نے دیکھ کر لوگوں کو حکم دیا۔ کہ خاموش ہو جاؤ۔ لوگ اس طرح خاموش اور ساقط ہو گئے کہ ان کی سانس کی حرکت کی آواز کے بغیر کچھ سنائی نہ دیتا تھا پھر آپ منبر سے اتر کر شیخ علی ہیتی کے سامنے ادب سے کھڑے ہو گئے اور بڑے غور سے انہیں دیکھنے لگے۔ جب شیخ علی ہیتی جاگے تو آپ نے پوچھا کہ کیا آپ نے میرے آقا و مولا جناب رسالتمآب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے انہوں نے کہا۔ ہاں! آپ نے فرمایا۔ میں اسی لئے ادباً کھڑا رہا پھر آپ نے دریافت کیا آپ نے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۷) الرتاب ہے ان چہروں کے جمال جہاں تاب سے کائنات کا ذرہ ذرہ روشن ہو جاتا ہے مقام رضا میرے لئے حرام ہے اگر میں ان بہادران صف شکن جو میدان جہاد میں اپنے جوہر دکھاتے ہیں کی صف اول میں نہ نکلوں میں ذیلئے طریقت میں اپنے عزم و استقلال سے عارفان خدا کی صفیں چیر کر آگے نکل جاتا ہے اور رہبری زندگی کی عظمت کی بلندیوں کو پا لیتی ہے جو شخص محبت کے حقوق پورے کرنے سے قاصر رہتا ہے وہ واجبات زندگی بھی پورے نہیں کر سکتا۔

marfat.com

کیا فرمایا تھا۔ بتایا کہ مجھے آپ کی خدمت میں رہنے کی ہدایت دی گئی۔
شیخ علی ہیتی رحمتہ اللہ علیہ سے لوگوں نے من اجلہ تاذیت کے معنی دریافت کئے تو آپ نے فرمایا۔ میں نے آپ کو بحالت خواب دیکھا تھا۔ آپ نے بحالت بیداری۔

ایک دفعہ شیخ سید عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ ولایت کے آغاز و اختتام کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے آپ نے یہ اشعار بیان فرمائے۔

اِنَّمَا اَغِیْبُ فِیْ مَنْ یَقْرُبُ نَفْسُہٗ ۔۔۔ وَمُنَاسِبٌ بِنَفْسِیْ تَلَاطَفَ لُطْفُہٗ
وَمُغَارِمُ الْعُشَّاقِ فِیْ اَسْرَارِہِمْ ۔۔۔ مِنْ کُلِّ مَعْنًی لَمْ یَسْتَعِنْ کَشْفُہٗ
قَدْ کَانَ یُسْکِرُنِیْ مِزَاجُ شَرَابِہٖ ۔۔۔ وَالْیَوْمَ یَصْحِیْنِیْ لَدَیْہِ صَرْفُہٗ
وَاَغِیْبُ عَنْ رُشْدِیْ بِاَوَّلِ نَظْرَۃٍ ۔۔۔ وَالْیَوْمَ اُمْتَحِلِیْہِ ثُمَّ اَرَانُہٗ

تاج العارفین ابوالوفا سے ملاقات

شیخ علی بن ہیتی رحمتہ اللہ علیہ

ہے مجھے اس شخص کا بڑا احترام ہے جو اپنے آپ کو پہچانتا ہے۔ اور اس نوجوان کو جو الطاف و اکرم کو اپنے مناسب حال بنائے میرے پاس عشاق کے ایسے راز دنیا زہیں جنہیں میں افشاء نہیں کرسکتا ایک وقت تھا شراب معرفت کی خوشبو ہی مجھے مدہوش کردیا کرتی تھی۔ مگر اب وہ مقام آگیا ہے۔ کہ خالص شراب بھی اثر انداز نہیں ہوتی۔ ایک وقت تھا کہ دوست کی ایک نگاہ ہی مجھے مسحور کردیا کرتی تھی۔ مگر اب میں اسے دیکھتا ہوں اور ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا ہوں۔

marfat.com

فرماتے ہیں کہ ایک دن تاج العارفین ابوالوفاء بغداد میں منبر پر بیٹھے وعظ فرما رہے تھے کہ سیدنا عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ آپ کی مجلس میں تشریف لائے یہ آپ کی جوانی کا زمانہ تھا۔ اور بغداد میں ابھی نووارد ہی تھے۔ تاج العارفین نے سلسلہ تقریر روکتے ہوئے سامعین کو حکم دیا کہ انہیں باہر نکال دیا جائے لوگوں نے جب آپ کو باہر نکال دیا تو آپ پھر وعظ کہنے لگے۔ شیخ سید عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ دوسری بار پھر مجلس میں داخل ہوئے تو تاج العارفین نے منبر سے اتر کر آپ کو گلے لگالیا۔ اور پیشانی کو چوم کر فرمایا اے بغداد والو! اس ولی اللہ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ میں نے انہیں باہر نکالنے کا حکم ان کی اہانت کے لئے نہیں دیا تھا۔ بلکہ ان کی اہمیت آپ لوگوں پر واضح کرنے کے لئے کہا تھا۔ مجھے اپنے اللہ کی عزت کی قسم ہے کہ میں ان کے سینے سے نور کی ایسی کرنیں پھوٹتی دیکھ رہا ہوں جس سے مشرق و مغرب روشن ہو رہے ہیں۔

آپ نے مزید کہا کہ عبدالقادر! یہ وقت ہمارا ہے مگر عنقریب ہی میں تمہارا وقت آنے والا ہے۔ اے عبدالقادر باہر چہچہانے والا پرندہ کچھ عرصہ کے بعد خاموش ہو جاتا ہے مگر تمہارا پرندہ قیامت تک توحید و معرفت کے نغمے گاتا رہے گا۔ پھر تاج العارفین نے اپنا مصلیٰ، تسبیح پیالہ اور عصا دیا لوگوں نے کہا آپ ان سے بیعت بھی لیجئے۔ آپ نے فرمایا ان کی پیشانی میں داغ مخزومی[1] ہے (یعنی شیخ ابوسعید مخزومی آپ کو خرقۂ خلافت دیں گے)

راوی کہتا ہے کہ جب مجلس برخاست ہوئی تو تاج العارفین منبر کی بالائی سیڑھی سے اتر کر نیچے آ بیٹھے اور حضرت سیدنا عبدالقادر کو فرمانے لگے

---

[1] حضرت شیخ ابوسعید مبارک بن علی بن حسین المخزومی رحمتہ اللہ علیہ (اگلے صفحہ پر)

marfat.com

عبدالقادر! تمہارا ایک زمانہ ہوگا۔ اس زمانہ میں میرے بڑھاپے کو یاد کرنا آپ نے اس وقت اپنی سفید داڑھی کی طرف اشارہ کیا۔

شیخ عمر بزاز رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہے جو تسبیح تاج العارفین نے آپ کو عطا کی تھی۔ جب آپ زمین پر رکھتے تو وہ پھرنے لگتی تھی جب آپ فوت ہوئے۔ یہ تسبیح آپ کے شلوار کے نیفے سے برآمد ہوئی (یعنی ساری زندگی آپ کے پاس رہی) اس کے بعد اسے شیخ علی ہیتی نے لے لیا اس کے بعد شیخ محمد بن قایدؒ نے حاصل کی

بعض اقوال میں یوں آیا ہے کہ ابوالوفا کے چالیس خادم تھے۔ جو سب کے سب صاحب حال بزرگ تھے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۱) سلطان العارفین امام صوفیہ قبلہ سالکین شیخ طریقت محرم اسرار جلی وخفی جامع العلوم ظاہری و باطنی اعلیٰ کمالات کے حامل تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام کے رفیق و ندیم تھے حنبلی المذہب تھے۔ حضرت شیخ ابوالحسن ہنکاری کے مرید تھے۔ حضرت غوث الاعظم کے پیرومرشد تھے۔ آپ کی تربیت نے جناب شیخ کو مقام ولایت پر پہنچایا۔ مدرسہ باب الازج کی عمارت جس میں جناب غوث الاعظم روحانی درس دیا کرتے تھے آپ کی تعمیر کردہ ہے آپ کی وفات ۵۱۳ھ میں ہوئی۔ (سفینتہ الاولیاء)

لہ حضرت شیخ محمد الاوانی المعروف بابن القایدؒ غوث الثقلین کے باکمال مریدین میں سے تھے صاحب کشف وشہود تھے صاحب فتوحات نے آپ کا لقب "مرید الحضرت" بتایا ہے۔ جسے جناب غوث پاک نے تجویز فرمایا تھا۔ آپ نے ساری زندگی حضرت غوث کی خدمت میں وقف کردی تھی۔ (سفینتہ الاولیاء)

marfat.com

شیخ عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے جو قربت شیخ ابوالوفا کو حاصل ہے کروبیان فرشتوں کو بھی میسر نہیں، عراق میں سب سے پہلے آپ کا نام ہی ابوالوفا ہوا ہے آپ کے کلام کے چند ٹکڑے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

جسے نگاہ کیمیا اثر سرگشتہ بنا دے اور سماع جزا دے سے بیقرار کر دے وہ شوق کے بیابانوں کی وادیاں طے کر جائے گا اور زمانہ کے مصائب اس کے سامنے پرکاہ کی حیثیت نہیں رکھتے،

سرگشتگی عشق کے وقت آپ کہا کرتے تھے۔

"ایسے ذوقِ وصل کا کونسا راستہ ہے۔ جس سے میں ہمیشہ زندہ رہوں"

"ذکر وہ ہے جو تجھے تیرے وجود سے بے نیاز کر دے اور مقام شہود پر لا کھڑا کرے"

"ذکر حقیقت کے شہود اور خلقیت کے خمود کا دوسرا نام ہے"

"اجسام قسمیں ہیں ارواح تختیاں اور نفوس پیالے ہیں اور روح ایک انگارا ہے جو بھڑک کر ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔

شیخ کبیر یوسف بن ایوب ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ بغداد میں آئے آپ

سلہ حضرت خواجہ یوسف بن ایوب ہمدانی صف اول کے صوفیاء میں شمار ہوتے ہیں آپ کے آباؤ اجداد ہمدان کے رہنے والے تھے۔ شیخ ابوعلی فارمدی رحمتہ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ شیخ ابواسحٰق شیرازی رحمتہ اللہ علیہ سے بھی روحانی استفادہ کیا شیخ عبداللہ جوینی اور شیخ حسن سمنانی کے ہم مجلس تھے۔ حنفی المذہب تھے جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے مصاحب اور عقیدت مند تھے سلسلۂ خواجگان (باقی اگلے صفحہ پر)

marfat.com

زمانہ میں قطب کے نام سے مشہور تھے۔ آپ ایک مسافر خانہ میں قیام پذیر ہوئے۔ تو حضرت شیخ سیدنا عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ آپ کی ملاقات کو مسافر خانہ میں ہی پہنچے آپ حضرت کو آتے دیکھ کر احتراماً کھڑے ہو گئے اور اپنے پاس ہی بیٹھا لیا۔ اور خود ہی آپ کے حالات بیان کر کے آپ کی مشکلات کا حل تجویز فرماتے جاتے شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دنوں ابھی نوعمر ہی تھے حضرت شیخ کبیر نے آپ کو وعظ کہنے کا کہا۔ آپ نے کہا حضرت میں ایک عجمی آدمی ہوں فصحائے بغداد کے سامنے میرا گفتگو کرنا کیا معنی رکھتا ہے آپ نے فرمایا کہ آپ فقہ اُصول نحو۔ تفسیر اور حدیث اچھی طرح پڑھ چکے ہیں۔ آپ ایسے ضرور کریں گے۔ منبر پر بیٹھئے اور وعظ فرمایئے۔ کیونکہ مجھے آپ کے جسم سے ایک ایسی خوشبو آرہی ہے جو عنقریب ایک تناور درخت بننے والا ہے۔ شیخ یوسف رحمتہ اللہ علیہ اہل حقیقت کے انداز میں بڑی حکمت آمیز گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا

"سماع حق تعالیٰ کا رسول ہے۔ اور اس کی طرف سفر ہے۔ اور غیب کے زواہر و فوائد میں سے ہے فتح کے مبادی اور فوائد اسی سے حاصل ہوتے ہیں روح کے لئے غذا ہے اور جسم کے لئے دوا۔ ایک گروہ نے اسے نعت رحمت سے سنایا اور ایک نے اسے وصفِ قدرت سے آویزہ گوش بنایا سماع سننے سنانے والوں کے لئے حق ہے یہ حجابات کو دور کرتا ہے اسرار و رموز کو افشا کرتا ہے یہ ایک ایسی بجلی ہے جس میں چمک ہے ایک ایسا آفتاب

(بقیہ حاشیہ صد ۹۲) کے امام مانے جاتے ہیں پیدائش ۴۴۵ھ اور سن وفات ۵۳۵ھ ہے آپکا مزار مرو میں ہے خواجہ عبداللہ برقی رحمتہ اللہ علیہ۔ خواجہ حسن اندانی رحمتہ اللہ علیہ۔ خواجہ احمد سیولی رحمتہ اللہ علیہ اور خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمتہ علیہ آپکے خلفاء میں سے ہیں۔

marfat.com

ہے جس میں طلوع کا سارا حسن موجود ہے روح و قلب سماع سے محفوظ ہوتے ہیں اور جب نفس اور بدن حاضر نہ ہو۔ فکر و تدبر کی شکل اختیار کرتا ہے۔ اہل دل تو ہوا کی سرسراہٹ۔ قطرے کی حرکت۔ درخت کے سناٹے اور ہر ناطق کے نطق سے بھی لذت سماع حاصل کر لیتے ہیں۔"

شیخ یوسف ہمدانی ایک دن وعظ فرما رہے تھے تو آپ کی مجلس میں ایک فقیہہ بھی تھے وہ آپ کے وعظ کے دوران کہنے لگے چپ رہو تم بدعقل ہو! آپ نے فرمایا خاموش! خدا کرے تم زندہ نہ رہو۔ یہ کہنا ہی تھا کہ وہ ہمیشہ مجلس میں ہی تڑپ کر مر گیا۔

سید کبیر احمد رفاعیؒ رحمتہ اللہ علیہ کہا کرتے تھے "شیخ سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا دست راست شریعت مطاہرہ ہے اور بایاں ہاتھ حقیقت الہیہ ہے۔ جس سے چاہئے چلو بھرے۔ سیدنا عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا ہمارے زمانے میں کوئی ثانی نہیں۔"

۵ے حضرت سید کبیر شیخ سیدی احمد بن ابوالحسن الرفاعی رحمتہ اللہ علیہ امام موسیٰ کاظم کی اولاد میں سے تھے آپ کا سلسلۂ طریقت پانچ واسطوں سے شیخ شبلی تک پہنچتا ہے آپ نے غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کی آپ کے مداح تھے اور عقیدت مند بھی حضرت عبیدہ رحمتہ اللہ علیہ کے زمانہ میں بطائح میں قیام پذیر ہوئے مذہباً شافعی تھے آپ کی مجلس میں رجال الغیب حاضری دیا کرتے تھے بڑے بلند مرتبہ اور صاحب کمال بزرگ تھے۔ پنج شنبہ ۵۷۸ھ ماہ جمادی الاول واصل بحق ہوئے وصال کے وقت آپ حالت سماع میں تھے قریہ ام عبیدہ بمقام بطائح آپ کا مزار ہے۔ (سفینتہ الاولیاء دارا شکوہ)

قطب کون ہوتا ہے؟

ابو رضا محمد بن احمد بغدادی المعروف بامفید کہتے ہیں کہ ایک مدت سے میری خواہش تھی کہ مجھے ایسا کامل شخص ملے جس سے قطب کے صفات وعلامات دریافت کرسکوں۔ ایک دن شیخ ابو الجلیل احمد بن سعید بن وہب المقری بغدادی جامع اصافہ میں آئے اس وقت وہاں شیخ ابو سعید قیلوئی[1] رحمتہ اللہ علیہ اور شیخ علی بن ہیتی رحمتہ اللہ علیہ تشریف فرما تھے میں نے شیخ ابو سعید سے قطب کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔

"قطب وہ شخص ہے جس پر زمانہ کی ولایت ختم ہو۔ ولایت کے تمام بوجھ اس کی پیٹھ پر ہوتے ہیں اور تمام کائنات کے انتظام وانصرام روحانی آپ کے ذمہ ہوتا ہے۔

میں نے پوچھا کہ زمانہ حاضرہ کا قطب کون ہے؟ آپ نے فرمایا شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ! یہ بات سنتے ہی میں اٹھا اور شیخ سید عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں سب سے پہلے پہنچا۔ میں چاہتا تھا کہ اب آپ کی زبان سے اس مسئلہ پر کچھ سنوں۔ جب ہم وہاں پہنچے تو آپ وعظ فرما رہے تھے۔ ہم بیٹھ گئے تو آپ نے سلسلۂ گفتگو ختم کرتے ہوئے فرمایا۔ قطب کی تعریف اندازِ بیان سے باہر ہے قطب وہ شخص ہے۔ جس کے لئے حقیقت کے ہر مسلک میں

---

[1] حضرت شیخ ابو سعید قیلوی رحمتہ اللہ علیہ حسن النسب سید اور عراق کے بلند پایہ شیوخ میں سے تھے۔ صاحب کرامات اور بلند رتبہ بزرگ تھے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست اقدس سے خرقہ خلافت وارادت حاصل کیا۔ آپ کا وصال ۵۵۷ھ میں ہوا۔ مزار مبارکہ قیلویہ میں ہے۔ (سفینۃ الاولیاء داراشکوہ)

marfat.com

ماٰخذ تمکین ہو۔ اور ولایت کے ہر درجہ پر متوطن ہو۔ اور عنایت کے ہر مقام پر قدم راسخ رکھے اور مشاہدہ کی ہر منزل پر مشرب خوشگوار ہو۔ اور حضوری کے ہر مقام پر سیر کرے اور کائنات ملک و ملکوت کے ہر امر پر نگاہ کشف رکھے اور عالم غیب و شہادت کے ہر راز پر اس کی نگاہ ہو اور وجود کے ہر منظہر پر مشارکت ہو۔ اور اللہ کے ہر کام میں باطنی تعلق سے قائم ہو۔ ہر نور میں قبس ہو اور ہر معرفت میں واقف ہو۔ شائقین کی ہر خواہش کی غایت تک پہنچے۔ اور واصلین کی انتہائی منازل کے انجام کا مالک ہو۔ ہر بزرگی کو اس نے طے کیا ہو اور ہر مرتبہ اس کے زیر پا ہو وہ لوائے عزت کا حامل ہو اور سیف قدرت کا مشاق ہو لشکر وصل کا بادشاہ ہو اور کائنات کے والی بنانے اور معزول کرنے کا اختیار رکھتا ہو۔ اس کا معتقد بدبخت نہیں ہو سکتا۔ اس کا محب اس کی نگاہ سے اوجھل نہیں رہ سکتا۔ اس کے مرتبہ پر بڑھکر کسی کا رتبہ نہیں ہو سکتا۔ اس کے مقصد سے کوئی بلند تر مقصد نہیں ہو سکتا۔ کسی کا وجود اس کے وجود سے اتم نہیں ہوتا۔ اور کسی کا شہود اس کے شہود سے روشن نہیں ہوتا۔ نہ اس سے بڑھ کر کوئی شریعت کی پیروی کر سکتا ہے وہ کائن بھی ہوتا ہے اور بائن بھی۔ متصل بھی منفصل ارضی و سماوی بھی۔ قدسی بھی غیبی بھی واسطہ بھی خالصہ بھی وہ نافع ہے جہاں تمام انسانوں کی حد ہوتی ہے اس کی وہاں نگاہ ہوتی ہے۔ اس کا ایک وصف ہوتا ہے۔ وہ اس میں منحصر ہوتا ہے وہ مکلف بھی ہوتا ہے آپ نے آخر میں یہ اشعار بڑے سوز و گداز سے پڑھے۔

مَا فِی الصَّبَابَۃِ مُنْہَلٌ مُسْتَعْذِبٌ ... اِلَّا وَلِیْ فِیْہِ الْاَلَذُّ الْاَطْیَبُ

اَوْ فِی الْوِصَالِ مَکَانَۃٌ مَخْصُوْصَۃٌ ... اِلَّا وَمَنْزِلَتِیْ اَعَزُّ وَاَقْرَبُ

وَھَبَتْ لِیَ الْاَیَّامُ رَوْنَقَ صَفْوِھَا ... فَحَلَتْ مَنَاھِلُھَا وَطَابَ الْمَشْرَبُ

marfat.com

وَغَدَوْتُ مَخْطُوْبًا لِکُلِّ کَرِیْمَۃٍ
لَا یَہْتَدِیْ فِیْہَا اللَّبِیْبُ وَیَخْطِبُ

اَنَا مِنْ رِجَالٍ لَا یَخَافُ جَلِیْسُہُمْ
رَیْبَ الزَّمَانِ وَلَا یَرٰی مَا یَرْتَبُ

قَوْمٌ لَّہُمْ فِیْ کُلِّ مَجْدٍ رُّتْبَۃٌ
عَلْوِیَّۃٌ وَبِکُلِّ جَیْشٍ مَّرْکَبُ

اَنَا بُلْبُلُ الْاَفْرَاحِ اَمْلَی دَوْحُہَا
طَرَبًا وَفِی الْعَلْیَاءِ بَازٌ اَشْہَبُ

اَضْحَتْ جُیُوْشُ الْحُبِّ تَحْتَ مَشِیْئَتِیْ
طَوْعًا وَمَہْمَا رُمْتُہُ لَا یَعْزُبُ

اَصْبَحْتُ لَا اَمَلًا وَّلَا اُمْنِیَّۃً
اَرْجُوْ وَلَا مَوْعُوْدَۃً اَتَرَقَّبُ

مَا زِلْتُ اَرْتَعُ فِیْ مَیَادِیْنِ الرِّضَاءِ
حَتّٰی رُہِبْتُ مَکَانَۃً لَا تُرْہَبُ

اَضْحَی الزَّمَانُ کَحُلَّۃٍ مَرْقُوْمَۃٍ
تَزْہُوْ وَنَحْنُ لَہَا الطِّرَازُ الْمُذَہَّبُ

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی فَلَکِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

ان اشعار کے بعد آپ نے فرمایا۔ تمام جانور زبانوں سے دعویٰ کرتے ہیں مگر اس پر عمل نہیں کرسکتے۔ مگر باز زبان سے کچھ نہیں کہتا۔ مگر کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ ایک طرف اس کا مقام بادشاہوں کے ہاتھ ہیں اور دوسری طرف فضا پہنائیاں اس مقام پر حضرت شیخ ابوالمظفر منصور بن مبارک المعروف بجرادہ رحمۃ اللہ علیہ نے کھڑے ہوکر یہ اشعار پڑھے۔

بِکَ الشُّہُوْرُ تُہَنّٰی وَالْمَوَاقِیْتُ
یَا مَنْ بِاَلْفَاظِہٖ تَعْلُوا الْیَوَاقِیْتُ

اَلْبَازُ اَنْتَ فَاِنْ تَفْخَرْ فَلَا عَجَبٌ
وَسَائِرُ النَّاسِ فِیْ عَیْنِیْ فَرَاخِیْتُ

اَشْتُمُ مِنْ قَدَمِیْکَ الصِّدْقِ مُجْتَہِدًا
لِاَنَّہٗ قَدَمٌ مِنْ اَغْلِہَا لَمَسْتُ!

شیخ ابوالمظفر نے سیدنا عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہور قول۔ قَدَمِیْ ہٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ۔ کی طرف اشارہ کیا۔ آپ اپنے اس دعویٰ میں سچے تھے۔ حکم خداوندی سے انکا یہ دعویٰ بلند ہوا اسی لئے تمام اکابر نے اس وقت آپ کے مقام کمال کے اعتراف کے طور پر اپنی گردنیں جھکالیں

marfat.com

بعض بزرگان دین نے تو آپؓ کی پیدائش سے ایک سو سال پہلے ہی اس واقعہ کی پیشگوئی کر دی تھی۔[ے۲]

شیخ ابوسلیمان داود بن یوسف تینجی نے روایت کی ہے کہ ایک دن میں شیخ عقیل کے پاس بیٹھا تھا تو کسی نے بتایا کہ بغداد میں ایک نوجوان عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ نامی دنیائے ولایت میں مشہور رہا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ وہ نوجوان زمین و آسمان میں شہرت حاصل کرے گا۔ اس رفیع القدر نوجوان کو عالم ملکوت میں باز اشب کہا جاتا ہے۔ وہ اپنے وقت میں یگانہ ہوگا۔ اور اس زمانہ میں اس کا ورود صدور اسی کے اشارۂ ابرو سے ہوگا۔

ے۱ آپ سے ماہ و زماں خوشگوار رہتے ہیں آپ کے الفاظ یاقوتِ گرانمایہ ہیں آپ وہ شہباز ہیں۔ اگر آپ فخر کریں تو بجا ہے میری نظر میں کائنات کے دوسرے لوگ چڑیاں ہیں مجھے آپ کے قدموں سے صدق کی بو آتی ہے۔ کیوں کہ یہ قدم وہ ہیں جن کے جوتے میں آوازہ شہرت ہے۔

ے۲ شہزادہ دارا شکوہ نے اپنی مشہور کتاب سفینۃ الاولیاء میں ان اولیاء اللہ میں سے بعض کے اسمائے گرامی لکھے ہیں جب شیخ سیدنا عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ کے اس اعلان کے وقت مسجد بغداد میں موجود تھے اور انہوں نے عملی طور پر اپنی گردنیں آپ کے قدموں کے نیچے جھکانے کی سعادت حاصل کی۔ ہم ان کے اسمائے گرامی یہاں بھی نقل کرتے ہیں۔

شیخ علی ہیتی رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ بقا بن بطو رحمتہ اللہ علیہ شیخ ابومسعود رحمتہ اللہ علیہ شیخ ابوسعید قیلوی رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ ابوالنجیب سہروردی رحمتہ اللہ علیہ (جو شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کے چچا تھے) شیخ جاگیر رحمتہ اللہ علیہ (باقی اگلے صفحہ پر)

کلام الغوث الاعظم علیہ رحمۃ اللہ

جب صبح وصال کی نسیم جان فزا ان لوگوں کی منزلوں تک پہنچتی ہے۔ جو ریگستانوں میں پڑے ہوتے ہیں شب وصل کا خیال جب ان لوگوں کی خوابگاہوں میں آتا ہے جو ہجر و فراق کے خوگر ہو گئے ہیں جب روح خبر وصال دریافت کرنے کے لئے پابرکات ہوتی ہے اور آنکھیں جمال محبوب کی زیارت کی بجائے آنسو سے سرشار ہو جاتی ہیں۔ احوال کا آدم گناہوں کے اعتراف پر آمادہ ہو جاتا ہے اور رحمتوں کا ابراہیم "اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْئَتِیْ" کے دروازہ پر قدم رکھتا ہے اور ارادوں کا موسیٰ تُبْتُ اِلَیْکَ کے پہاڑ پر

(بقیہ حاشیہ ص۹۸) شیخ قضیب البان موصلی رحمۃ اللہ علیہ شیخ اعزاز بطائحی رحمۃ اللہ علیہ شیخ منصور بطائحی رحمۃ اللہ علیہ۔ شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ خواجہ یوسف بن ایوب ہمدانی (جو خواجگان نقشبند کے سردار ہیں) شیخ عقیل بن سنجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ شیخ ابو النجاء مغربی رحمۃ اللہ علیہ شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ شیخ علی بن وہب بخاری رحمۃ اللہ علیہ۔ شیخ موسیٰ بن یامین زدلی رحمۃ اللہ علیہ شیخ احمد بن ابوالحسن رفاعی رحمۃ اللہ علیہ۔ شیخ عبدالرحمن طفسونجی رحمۃ اللہ علیہ شیخ علی ہیتا رحمۃ اللہ علیہ۔ شیخ ماجد کردی رحمۃ اللہ علیہ۔ شیخ ابو محمد قاسم بن عبد منصور بصری رحمۃ اللہ علیہ۔ شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزدق۔ شیخ سوید عماری رحمۃ اللہ علیہ شیخ خیات بن قیس حرانی۔ شیخ مرسلان دمشقی رحمۃ اللہ علیہ شیخ عبدالکریم الاکبر رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابو العباس الجوسقی المصری۔ شیخ ابو الحکیم ابراہیم بن دینار رحمۃ اللہ علیہ شیخ مکارم اکبری رحمۃ اللہ علیہ۔ شیخ صدقہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ۔ شیخ یحییٰ دوری مرتعش رحمۃ اللہ علیہ۔ شیخ ضیاالدین رحمۃ اللہ علیہ۔ ابراہیم بن ابی عبداللہ بن علی جوینی رحمۃ اللہ علیہ

(باقی اگلے صفحہ پر)

marfat.com

کے پہاڑ پر ہوش سے عاری ہو جاتا ہے اور عقل و خود کا ایوب "مَسَّنِیَ الضُّر" کے ہاتھ سے اشارہ کرتا ہے۔ حیرت کا سلیمان اپنی دولت کے پر مسرت بساط سے "اِنَّ لِرَبِّکُم فِی اَیَّامِ دَھرِکُم نَفَحَات" کی ہوا پر سوار ہو کر گزر جاتا ہے۔ اور دل کی چیونٹی سلطان جلال کے لشکر کو دیکھ کر "یٰاَیُّھَا النَّمل ادخُلُوا مَسٰکِنَکُم"

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۹) شیخ ابو عبد اللہ رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ ابوبکر الحمامی رحمتہ اللہ علیہ المزین رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ جمیل رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ ابو محمد عبد الحق حمیمی رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ ابو عمر الکھامی رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ ابو حفص رحمتہ اللہ علیہ۔ عمر بن ابی نصر الغزال۔ شیخ مختفر الحمال محمد بن دربانی رحمتہ اللہ علیہ۔ العزونی رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ ابو العباس احمد یمانی رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ ابو العباس احمد بن العربی رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ ابو عبد اللہ محمد المعروف الخاص۔ ابو عمرو عثمان بن احمد شوکی (یہ حضرت رجال الغیب میں شمار کئے جاتے ہیں) شیخ سلطان بن احمد المزین رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ ابوبکر بن عبد الحمید شیبانی رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ ابو العباس۔ احمد بن الاستاد۔ شیخ ابو محمد بن عیسےٰ المعروف بہ کوزنج۔ شیخ مبارک بن علی الحلی۔ شیخ ابو البرکات بن معدان العراقی رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ عبد القادر بن حسن بغدادی رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ ابو المسعود احمد بن ابوبکر عطار رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ ابو عبد اللہ محمد الادنی رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ عبد القادر بن حسن البغدادی۔ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ ابو القاسم عمر بن محمود را رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ ابو منصور محمود بن عثمان البقال رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ عبد البقوال۔ شیخ عبد البواب رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ عبد الرحیم رحمتہ اللہ علیہ۔ قنادی مغربی۔ شیخ ابو عمر عثمان بن روزہ۔ شیخ مکارم خالص رحمتہ اللہ علیہ۔ شیخ خلیفہ بن موسیٰ بن ہنرملی رحمتہ اللہ علیہ (باقی اگلے صفحہ پر)

پکار اٹھتی ہے تو بہت سے دقیق مسالک آتی ہیں۔ جن کی کیفیت جاننے سے ذہن و فکر حیران ہو جاتے ہیں۔ ایسے حالات میں بہت سے ایسے معانی خود بخود ظاہر ہوتے ہیں جنکی ماہیت عام حالات میں نہیں سمجھی جا سکتی۔ کبھی وہ برق پر کوندتے ہیں کبھی آفتاب کی تابانی لیکر طلوع ہوتے ہیں۔ دل وجد اشتیاق سے پارہ پارہ ہو جاتا ہے اور روح تشنگی اور گرمی سے تڑپ اٹھتی ہے۔

پس اے روحانی قافلو! ان منازل کی طلب میں چل نکلو اور اے دلوں کے شہسوارو ان مقامات کو پانے کیلئے تیز رو ہو جاؤ۔ اور اعلان کرتے جاؤ قُلِ اعْمَلُوْا فَسَیَرَی اللّٰہُ عَمَلَکُمْ وَرَسُوْلُہٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰی عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ط۔

پہلے سمجھو پھر چلا ہوا جو شخص علم کے بغیر اللہ کی عبادت کرتا ہے اس کی اصلاح کے امکانات بہت کم ہوتے ہیں اور اسے خراب کرنے والی چیزیں زیادہ ہونگی۔ اپنے ساتھ اپنے اللہ کے نور کا چراغ لے کر چلو!

جو شخص علم کی روشنی میں عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ایسا علم دے گا۔ جسے وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔ خدا کے علاوہ ہر چیز سے قطع تعلقی اختیار کر لو۔ اغیار اور اسباب دنیوی چھوڑ دو اپنے اللہ کے ساتھ اگر چالیس دن خلوص سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۱) شیخ ابوالحسن جوسقی رحمۃ اللہ علیہ۔ شیخ عبداللہ قریشی رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابوالبرکات بن صخر اسوئی۔ شیخ ابوالبرکات بن صخر اسوئی۔ شیخ ابوالحق ابراہیم بن علی اغلب رحمۃ اللہ علیہ۔ شیخ غوث رحمۃ اللہ علیہ رحم اللہ علیہم اجمعین۔

رہو تو تمہارے دل سے زبان پر حکمتوں کے چشمے پھوٹنے لگیں گے اللہ کی روشن آگ کو حضرت موسیٰ کی وادی ایمن کی آگ کی طرح دیکھنے لگو گے۔ اسے انسان کا دل نفس و خواہشات کو للکار کر کہے گا۔ کہ میں نے آتش خداوندی کا نظارہ کیا ہے۔ مجھے طمع و اسباب یا دنیا اپنی طرف راغب نہیں کر سکتے۔ دل کی گہرائیوں سے آواز آئے گی کہ میں تیرا رب ہوں۔ میں تیرا معبود ہوں۔ میری عبادت کر۔ میری یاد میں نماز ادا کر غیروں کے سامنے عاجز نہ بن غیروں سے تعلق استوار نہ کر۔ اور غیروں سے قطع تعلقی اختیار کر کے مجھے اچھی طرح سے پہچان لو۔ میرے علم و قرب و ملک کی طرف متوجہ رہ۔ جب یہ کیفیت پیدا ہو جائے تو لقا پورا ہو جائے گا۔ اور قلب جاری ہو جائے گا۔ اور خداوند تعالیٰ کے الہامات اور انوار آنے شروع ہو جائیں گے یہ الہام اور فرمانا ایسا ہی ہوگا۔ جس طرح یہ ارشاد ہوا تھا۔ کہ جاؤ! فرعون کیطرف جاؤ۔ اس نے سرکشی اختیار کر لی ہے۔ اے دل۔ نفیس دہوا کے فرعون کو جا کر کہہ دے۔ میری طرف سے ان کی راہنمائی کرو۔ ان کو کہو کہ اگر وہ میری اطاعت پر آمادہ ہو جائیں تو میں انہیں سیدھا راستہ دکھا دوں گا۔

"روحوں کی شہد کی مکھی جسموں کے "وجود" سے پہلے کن کے چھتوں سے اڑ کر "توحید" کے باغوں میں آئی۔ تاکہ محبت کے درختوں کے شگوفوں سے رس چوس لے۔ اور "معرفت" کی شاخوں سے پھل کھائے اور "مواطن قدس" میں اپنا گھر بنائے اور درگاہ "علو" میں "مقام قرب" میں اللہ کے نزدیکی کے راہوں پر چلے اور ہم عالیہ کے ہاتھیوں "حضوری" کے میوے چنے اور "مقامات عالیہ" پر چڑھے اسے قضا و قدر کے شکاری نے تکلیف کے حال سے شکار کر کے "امر" کی مکھی کے ہاتھوں سے بدن کے پنجرے میں بند کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے روح کی مکھی کیطرف وحی کی کہ بدن میں نہایت انکساری سے اپنے اللہ کی راہ پر چلے۔ شریعت

کے پھل کھا کر حقیقت کے انوار شگوفوں سے بہرور ہو جائے۔

"بلا" عارفین کے لئے ایمان جان ہے۔ رنج واصلین کے لئے نسیم اسرار ہے سب سے بڑی بلا محبوب سے جدائی ہے اور سب سے بڑا رنج مطلوب کا نہ ملنا ہے اپنی قوت سے بری ہو کر اسے اللہ کے سپرد کر دینا حقیقت توحید ہے ہر چیز کو عقل کی آنکھ سے نظر انداز کر دینے کا نام تفرید ہے۔

قَالَ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ

اسم "اعظم" اللہ ہی ہے دعا اس وقت قبول ہوتی ہے۔ جب تم اللہ کہو تو تمہارے دل میں کسی غیر کا خیال تک نہ جائے۔ عارفین کامل سے بسم اللہ کا لفظ وہی اثر رکھتا ہے جو اللہ کی طرف سے "کن" لفظ اثر انداز ہے۔ یہ کلمہ غم کو دور کرتا ہے مصیبت کو مٹاتا ہے زہر کو بے اثر بنا دیتا ہے۔ نور کو عام کرتا ہے۔ اللہ ہر غالب پر غالب ہے وہ مظہر العجائب ہے اس کی سلطنت بلند ہے اس کی شان ارفع ہے وہ اپنے بندوں کو اچھی طرح جانتا ہے دلوں کا نگہبان ہے جابروں پر غالب ہے بادشاہوں کے غرور کو ختم کرنے والا ہے ظاہر و باطن کو جاننے والا ہے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔ جو اس کا ہو جائے وہ اس کی پناہ میں آجاتا ہے جو اللہ کو دوست رکھتا ہے اس کے سوا پھر کسی کو نہیں دیکھتا۔ جو اس کے راستہ پر چلتا ہے اس تک پہنچ جاتا ہے جو واصل باللہ ہو جاتا ہے اس کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے جو اس کا مشتاق ہوتا ہے وہ اس سے مانوس ہو جاتا ہے۔ جو اغیار سے کنارہ کش ہو جاتا ہے اس کا وقت صاف ہو جاتا ہے اس لئے اللہ کے دروازے پر دستک دو اس کی پناہ حاصل کرو۔

اے اللہ سے روگردانی کرنے والو! اس کی طرف آجاؤ! جب میرے نام کا سننا ہی دار الاستغناء میں تو حق کا کیا مقام ہوگا۔ جب دار المحنت کی یہ حالت

ہے تو دارالنعمت کیسے ہوگا۔ تیرے دروازے پر پہنچنے پر جو میرا یہ رتبہ ہے تو جب یہ پردے اُٹھ جائیں گے تو پھر کیا حالت ہو گی۔ یہ حالت اس وقت ہے جب میں نے تجھے پکارا ہے اور جب میں اپنے راز تجھ سے بیان کردوں گا۔ وہ حالت کیا ہو گی۔

توم مشاہدہ میں ہے اور بزرگی کے سمندر ٹھاٹھیں مار رہے ہیں میں عاشق صادق پرندے کی طرح ہوں جو درخت پر بیٹھا نہیں ہوتا بلکہ صبح کے پرسکون وقت میں اپنے دوست کو پکارتا ہے جب عشاق کے دل میں قرب کی خوشبو پہنچتی ہے تو وہ اپنے اللہ کے ذکر میں محو ہو جاتے ہیں

تم پر افسوس ہے تمہیں موت کس طرح آئے گی حالانکہ تم نے اپنے اللہ کو نہیں پہچانا۔

شجاعت ایک ساعت کا صبر ہے اللہ تعالیٰ نے بعض عارفین کو اس شربت سے ایک قطرہ پلایا۔ اور ساقی قدر سے دیکھنے کیلئے اسے جلدی سے خالی کردیا۔ تو اس کی روح اپنے ہمنشینوں کے درمیان خوشی سے جھومنے لگی برق تجلی کے چمکنے سے جبل موسیٰ انتہائے شوق میں حرکت میں آگیا۔ اس نے محبوب کے راز کو پالیا اور غلبہ عشق سے "انا الحق" پکار اٹھا۔ اس کا دوسرا ہمنشین بھی مست ہوا اور اس نے "سبحانی" اعظم شانی کہدیا۔

روحوں کے پرندوں کی ایک جماعت نے اپنے بدنوں کے پنجروں کو چھوڑ دیا۔ اور شوق کے بازوں سے فضا عشق میں پرواز شروع کردی اور وجد کی وادی نجد سے نکل کر منادی ازل کی طرف پرواز کرنے لگے اور کوشش کرنے لگے کہ طور قدم رقدیم سے مشاہدہ کا دانہ حاصل کریں۔ لیکن ان کے طلب کے کبوتروں پر عظمت الٰہی کے باز جھپٹ پڑے۔ زمین و آسمان کے

تمام متنفس بے ہوش ہو گئے۔ مگر جسے اللہ نے بچایا وہ باہوش رہا۔ عالمین کے لئے ہمیشگی کے جلال کی روشنیاں چمک اٹھیں اور عارفین کی نگاہوں کے سامنے کمال حدیث کی نور کی ضیاء پاشیاں ابھریں۔ اقدام صدیق کی وادی میں خاکستر ہو گئے اور عاصی تھیہ نواہ اللہ میں منقطع ہو گئے۔ اے میرے مریدو! انسانی شکل میں غیب سے ایک راز ودیعت رکھا گیا ہے اس کی خاکی شکل میں بلندی کا خزانہ مضمر ہے۔ جب طبیب نے اس کی معرفت کا ارادہ کیا۔ اور اس خزانہ کی اطلاع پانے کی کوشش کی تو نفوس کے پردوں نے اسے منع کر دیا اور اس نے اس چشمے پر جانے کا کوئی راستہ نہ پایا۔

منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ جناب غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

عارفین سے ایک عارف دعوٰی کے آفاق تک "انا الحق" کے پردوں سے اڑا تو ابدیت کے گلستان کو انیس و آشنا سے خالی پایا۔ وہ اپنی بولی چھوڑ کر دوسرے کی زبان میں نغمہ سنجی کرنے لگا۔ یہ نغمہ سنجی اس کی موت و ہلاکت کا پیش خیمہ تھی۔ چنانچہ اس پر خدا کا عتاب " اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ العالمین " کے پردے سے جھپٹا۔ اور کل نفس ذائقۃ الموت کے پنجے اس پر گاڑ دیئے سلیمان شرع نے جب اس سے دریافت کیا کہ تم اپنی بولی چھوڑ کر دوسرے کی زبان میں کیوں گفتگو کرنے لگے اور ایک ایسا نغمہ کیوں الاپنے لگے۔ جو تمہارے لئے موزوں نہ تھا۔ اب تم اپنے وجود کے پنجرے میں داخل ہو کر عزت و شان کی رائیں چھوڑ دو۔ اور حدوث ذلت کی تنگ وادیوں میں مقید ہو جاؤ اور اعتراف کرو۔ تاکہ ارباب دعوٰی سن لیں کہ واجد کو چاہیئے کہ وہ واحد کو اکیلا جانے اور حفظ طریق کا دارو مدار احترام قانون شرع پر قائم ہو سکے۔

marfat.com

طلب علم فرض ہے اور مریض نفسوں کو اس سے شفا ملتی ہے کیونکہ تقویٰ کے تمام راستے صرف علم سے روشن ہوتے ہیں۔ اور دلیل و حجت کی رو سے نہایت بلیغ ہے اور یقین کے تمام معارج سے بلند تر ہے متقین کے تمام مدارج سے اعلیٰ ہے اور دین کے تمام مناصب سے بڑا ہے مہدیین کے تمام مراتب سے افضل ہے اور مجتہدین کے تمام مناصب سے بلند و بالا ہے۔ علم سے ہی قرب و معرفت کے مقامات کی سیر میں آسانیاں پیدا ہوتی ہیں اور حضرت مشرفہ میں کھڑے ہونے کا ذریعہ ہے۔

الہام۔ وسواس اور ہوا

جو خیالات ہمارے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ اگر وہ خدا کی طرف سے ہوں تو الہام ہے۔ شیطان کی طرف سے ہوں تو وسواس اور نفس کی طرف سے ہوں تو ہوا و ہوس کہلاتے ہیں اللہ کی طرف سے خیال سچا ہوتا ہے اور الہام کی علامت یہ ہے کہ وہ علم کے عین موافق ہوتا ہے جو علمی میزان پر پورا نہ اترے وہ الہام باطل ہے ہوا و ہوس ان جھگڑوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ جو نفس کی خواہشات کیلئے کئے جائیں۔ بعض اوقات نفس کے بار بار تقاضا سے انسان کو دھوکا ہو جاتا ہے اور اس کی خواہش کو اچھا سمجھنے لگتا ہے۔

وسواس کی علامت یہ ہے کہ جب وہ کسی ذلت کی طرف آمادہ کرے اور اس کی مخالفت کی جائے تو وہ دوسری ذلت کی آرزو پیدا کر دیتے ہیں۔ کیونکہ انکے نزدیک تمام مخالف قوتیں برابر ہیں اس موضوع کو قرآن پاک نے یوں بیان فرمایا ہے۔

"اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَہٗ لِیَکُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ

الہامی تصور کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ اس سے حیرت و برائی پیدا نہیں ہوتی بلکہ اس کام سے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے بیان کی چاشنی اس وقت کماحقہ سمجھی جاسکتی ہے جب انسان کے دل پر عملی طور پر وارد ہو۔ دل پر اللہ تعالیٰ کی سچائیاں پے در پے وارد ہوتی چلی جاتی ہیں۔

حضرت جُنیدؒ قدس سرہٗ العزیز نے فرمایا ہے کہ اوّل الذکر (الہام) تمام قوتوں سے قوی ہے۔ کیونکہ اگر وہ باقی رہے تو صاحب خاطر تامّل کی طرف رجوع کرتا ہے اور یہ مکان علم ہے۔

ابن عطاء کہتے ہیں کہ علم بذات خود ایک بڑی قوت ہے وہ الہام کی قوت سے جلا پاکر بڑھ جاتا ہے۔

ؒ ابوالقاسم سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ بڑے صاحب القابات بزرگ تھے۔ سید الطائفہ۔ طاؤس العلماء۔ جواریری۔ زجاج اور خزاز آپ کے القاب و خطابات ہیں آپ کے والد محمد بن جنید آبگینہ فروش تھے نہاوند وطن تھا مگر حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش بغداد میں ہوئی آپ سفیان ثوری کے متبع طریقت تھے حضرت سری سقطی کے بھانجے تھے اور مرید بھی اکابر مشائخ نے آپ کے کمالات کا اعتراف کیا ہے۔ آپ امام اہل صفا تھے اپنے دور کے مقتدر اور راہنما تھے حارث محاسبی۔ محمد قصاب آپ کی صحبت میں شب و روز گذارتے۔ رویم۔ ابوالحسن ثوری شبلی خزانہ وغیرہ ہم کے سلسلہائے طریقت آپ کی ذات سے جاری ہوئے۔ طریقت میں آپ کا ہر قول سند سمجھا جاتا ہے اور متقدمین اور متاخرین نے آپکو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

صاحب "کشف المحجوب" خواجہ علی الہجویری رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کے مشرب

(باقی اگلے صفحہ پر)

ابن حنیفؒ[۱] فرماتے ہیں کہ الہام و علم دونوں ایک جیسے ہیں اور خداوند تعالیٰ کی طرف سے وارد ہوتے ہیں اگر مختلف خطرات دل پر وارد ہوں تو سالک کو یہ پڑھنا چاہیئے۔

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْخَلَّاقِ اِنْ يَّشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ وَمَا ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ

اہل تصوف کا اس بات پر متفقہ فیصلہ ہے کہ جو شخص حرام کھاتا ہے وہ منازل میں بھی فرق نہیں کر سکتا۔ جب تک تم نفس سے اتفاق کرو گے حرام سے دستبردار نہیں ہو سکتے۔ جب تک تم اس نفس سے موافقت کرتے رہو گے جو ادھر ادھر پھرتا ہے تو تمہاری غذا مشکوک رہے گی۔ جب تمہارا اندر صاف ہو جائے گا۔ غذائے حلال میسر آئے گی۔

حیات سرمدیہ باقیہ کے قوانین نگاہ میں رکھنے کی بجائے حیات مکدر فسانیہ کے قوانین پیش نظر رکھنے زیادہ بہتر ہیں۔ اے لڑکے تمہیں صدق و صفا لازم پکڑنے چاہیئے۔ کیونکہ اگر یہ دونوں نہ ہونگے تو اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل نہیں کر سکے گا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۸) کی اساس صحو پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ آپ بروز ہفتہ ۲۷ رجب ۲۹۷ھ کو واصل بحق ہوئے مزار اقدس بغداد میں ہے۔

[۱] حضرت شیخ ابو عبداللہ بن خفیف شیراز کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتے اپنے زمانہ کے قطب تھے۔ ارباب طریقت کے مخدوم تھے۔ حضرت رویم رحمتہ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ حسین بن منصور حلاج کے جلیس تھے مذہباً شافعی تھے بہت سی کتابوں کے مصنف تھے۔ سلسلہ خفیفیہ آپ سے منسوب ہے آپ نے ۳۷۱ھ میں رحلت فرمائی آپ کا مزار آذر شہر میں ہے۔ (از سفینۃ الاولیاء داراشکوہ)

• عقبیٰ میں شراب لقاء سے افطار اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک دُنیا میں روزہ نہ رکھا جائے۔

• اولیاء اللہ بادشاہ ہوتے ہیں عارفین ان کے وزراء ہوتے ہیں۔

• اللہ تعالیٰ کے یوم حساب سے پہلے ہی اپنے نفس کا محاسبہ کرو۔ اور آخرت کی طرف سبقت کرنے کے لئے تیار رہو۔ کیوں کہ دنیا ایک ایسا میدان یقین ہے جہاں سے قیامت کے پل پر سے گذرنا ہوگا۔ اور یہ گھڑی بڑی سخت اور دشوار ہوگی۔

• زہد ایک ساعت کا عمل ہے ورع دو ساعتوں کا اور معرفت ہمیشہ کا عمل ہے پس ان بندوں کی خوبیاں محض اللہ کے لئے ہیں۔ جنہیں اس نے اپنے کرم و شفقت سے بلایا۔

• جب فضل کی ندا نے مجلس وصل کی دعوت دی تو کوئی حدی خواں انہیں قرب الٰہی میں لے گیا۔ انہوں نے وہاں مطالعہ ازل سے نعل جمال کا مشاہدہ کیا اور حلل کے تاروں میں جلال خداوندی کا نظارہ کیا۔

حدیث پاک میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیائے بنی اسرائیل میں سے ایک نبی کو وحی کی کہ میرے بعض بندے ایسے ہیں جو مجھے دوست رکھتے ہیں اور میں انہیں دوست رکھتا ہوں وہ میرے مشتاق ہیں میں ان کا مشتاق ہوں وہ مجھے یاد کرتے ہیں میں انہیں یاد کرتا ہوں۔ وہ میری طرف دیکھتے ہیں میں ان کیطرف دیکھتا ہوں۔ اس نبی نے دریافت کیا اے اللہ ان لوگوں کی نشانیاں کیا ہیں ارشاد ہوا کہ وہ غروب آفتاب کے ایسے مشتاق ہوتے ہیں جیسے دن کے تھکے ماندے پرندے اپنے گھونسلوں کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ جب رات آ جاتی ہے اور اندھیر چھا جاتا ہے۔ فرش فروش بچھ جاتے ہیں دوست اپنے

دوست سے وصل کی چاشنی حاصل کرنے میں مصروف ہوتے ہیں تو یہ لوگ ان ساری آسائشوں اور خواہشات سے کنارہ کش ہو کر میرے لئے مرد قد کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اپنے سر جھکا دیتے ہیں اور اپنے چہرے پھیلا دیتے ہیں اور مجھے ایسے دردمندانہ الفاظ میں پکارتے ہیں کہ میں ان کی آہ وزاری سن لیتا ہوں ان میں سے بعض دردناک حالت میں آہ وفغاں کرتے ہیں بعض روتے ہیں۔ بعض مشاہدہ کرتے ہیں۔ بعض شکایت کرتے ہیں بعض کھڑے رہتے ہیں۔ بعض بیٹھے رہتے ہیں بعض رکوع میں اور بعض سجود میں مجھے یاد کرتے ہیں جس قدر تکلیف وہ میری خاطر اٹھاتے ہیں میں وہ سب کچھ دیکھتا ہوں میری محبت سے جس چیز کی شکایت کرتے ہیں میں سنتا ہوں۔ پہلے میں ان کے دل نور تجلی سے بھر دیتا ہوں۔ پھر وہ میری خبر دیتے ہیں جس طرح میں ان کی خبر دی پھر میں اپنی رحمت سے اگر ان کے دامن میں سات آسمانوں کا بوجھ بھی ہو تو اسے کم کر دیتا ہوں۔ پھر میں انہیں ایسا علم عطا کرتا ہوں جس کے لئے ان کا وہم وگمان بھی نہ تھا۔ اے بھائی! تمہارے لئے ضروری ہے کہ ایسے لوگوں کی دل جوئی کر لے شاید تو بھی ان کے متوسلین سے بن جائے اور اپنی بینائی وشنوائی کو ان کے تابع کر دے تاکہ تو سعادت کی بلند منزل تک پہنچ جائے

"میں اللہ سے التجا کرتا ہوں وہ ہماری آنکھوں کو نور ہدایت سے روشن کر دے ہمارے عقائد کی بنیادوں کو مضبوط کر دے۔

دعائے وعظ آپ وعظ سے پہلے یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ کہ

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ اِیْمَانًا یَصْلُحُ لِلْعَرْضِ عَلَیْکَ اِیْقَانًا نَقِفُ بِہٖ فِیْ الْقِیَامَۃِ بَیْنَ یَدَیْکَ + وَعِصْمَۃً تُنْقِذُنَا

بِهَا مِنْ دَرَجَاتِ الذُّنُوْبِ۔ وَرَحْمَةً تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ دَنَسِ الْعُيُوْبِ عِلْمًا نَفْهَمُ بِهٖ اَوَامِرَكَ وَنَوَاهِيْكَ وَفَهْمًا نَعْلَمُ بِهٖ كَيْفَ تُنَاجِيْكَ۔ وَاجْعَلْنَا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مِنْ اَوْلِيَاۤئِكَ وَامْلَاْ قُلُوْبَنَا بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ وَاكْحُلْ عُيُوْنَ عُقُوْلِنَا بِاِثْمِدِ هِدَايَتِكَ وَاحْرُسْ اَقْدَامَ اَفْكَارِنَا مِنْ مَزَالِقِ۔ مَوَاطِى الْمَزَلَّاتِ الشُّبُهَاتِ وَاسْتَعْطِبُوْر نُفُوْسَنَا مِنَ الْوُقُوْعِ فِىْ شِبَاكِ مُوْبِقَاتِ الشُّبُهَاتِ وَاَمِتْنَا فِىْ اِقَامِ الصَّلٰوةِ عَلٰى تَرْكِ الشَّهَوَاتِ۔ وَامْحُ سُطُوْرَ سَيِّئَاتِنَا عَنْ جَرَائِدِ اَعْمَالِنَا بِاَيْدِى الْحَسَنَاتِ كُنْ لَنَا حَيْثُ يَنْقَطِعُ الرَّجَاۤءُ مِنَّا اِذَا اَعْرَضَ اَهْلُ الْوُجُوْهِ بِوُجُوْهِهِمْ عَنَّا حَتّٰى تَحْصُلَ فِىْ ظُلَمِ الْلُحُوْدِهَا

اَفْعَالُنَا اِلٰى يَوْمِ الْمَشْهُوْدِ اَجْرِ عَبْدَكَ الضَّعِيْفَ عَلٰى مَا اَلَّفَ مِنَ الْعِصْمَةِ عَنِ الزَّلَلِ وَنَقِّهٖ وَالْحَاضِرِيْنَ نَصَالِحَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ۔ وَاجْرِ عَلٰى لِسَانِهٖ مَا يَنْتَفِعُ بِهٖ اَسَامِعُ وَتَذْرِفُ لَهُ الْمَوَامِعَ۔ وَلِيْنْ لَهُ الْقَلْبَ الْخَاشِعَ۔ وَاغْفِرْ لَهُ وَلِلْحَاضِرِيْنَ وَالْجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ آمین۔

کبھی کبھی آپ یہ دعا بھی بآغاز وعظ کہا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحِ الْاِمَامَ وَالْاُمَّةَ۔ وَالرَّاعِىْ وَالرَّعِيَّةَ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ فِى الْخَيْرَاتِ۔ وَادْفَعْ شَرَّ بَعْضِهِمْ عَنْ بَعْضٍ فِىْ جَمِيْعِ الْاَوْقَاتِ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْعَالِمُ بِسِرِّنَا فَاَصْلِحْنَا وَاَنْتَ الْعَالِمُ بِذُنُوْبِنَا فَاغْفِرْهَا۔ لَاتَرَانَا حَيْثُ

نَهَيْتَنَا وَلَا تَفْقِدْنَا حَيْثُ اَمَرْتَنَا۔ وَ اَعِزَّنَا بِالطَّاعَةِ وَلَا تُذِلَّنَا بِالْمَعْصِيَةِ وَاشْغَلْنَا بِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ وَاقْطَعْ مِنَّا كُلَّ قَاطِعٍ يَقْطَعُنَا عَنْكَ وَعَنْ هَوَاكَ اَلْهِمْنَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

لَا تُحْيِنَا فِي غَفْلَةٍ وَلَا تُمِتْنَا فِي غِرَّةٍ۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِيْنَا اَوْ اَخْطَأْنَا۔ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا۔ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ۔ وَاعْفُ عَنَّا۔ وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

تمت بالخیر

marfat.com

قصیدۃ المبارک غوثیہ خمریہ

یہ قصیدہ شریف خاص حضور غوث پاک قدس سرہ العزیز کا فرمودہ ہے جس کو غیر مذاہب بھی تسلیم کرتے ہیں۔ فقیر نے اس کے بہت سے نسخے دیکھے مگر کوئی بھی اغلاط سے محفوظ نظر نہ آیا۔ متعدد جگہوں میں فتح کسرہ، ضمہ یعنی حرکات کی اغلاط نظر آئیں اور بعض جگہوں میں الفاظ کی اغلاط بھی موجود پائیں جس کی وجہ سے عوام الناس کو صحیح پڑھنا بہت دشوار تھا۔ فقیر اس بات کا احتیاط رکھتے ہوئے اس کا ترجمہ بھی ساتھ نثر میں نقل کر رہا ہے یہ ترجمہ ناصر الاسلام الحاج مولانا سید محمد عبدالسلام القادری کی کتاب رضوان قادری سے مع التصرف نقل کیا ہے۔ اور کچھ اس کے فضائل تذکرہ قادریہ سے نقل کرتا ہوں یہ پیر سید طاہر علاؤ الدین الگیلانی کی تصنیف فرمودہ ہے، اور آپ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالٰے عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ قال...... اور یہ قصیدہ مبارک تمام دینی اور دنیاوی حاجتوں کو پورا کرنے، مشکلات کو آسان کرنے، بزرگوں کی زیارت، بلکہ اللہ تعالٰے کے حصول دیدار اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مستفید ہونے کیلئے بلکہ تمام امور دینی و دنیوی پر لانے میں یکتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ صاحب عمل کو کسی کامل بزرگ سے اجازت ہو۔ جلالی و جمالی اشیا سے با پرہیز ہو۔ شریعت کا پابند اور راست گو اور

اکل حلال پر عمل پیرا ہو۔ اس کے ہر حصے کی کئی ترکیبیں ہیں۔

پہلی ترکیب

پہلی ترکیب سالم کے سالم قصیدہ تیس کے تیس ابیات مسلسل ورد کرنے کی ہے۔ یعنی سالم قصیدہ مبارک ہر ماہ قمری کی پہلی تاریخ بعد از نماز عشاء یا بعد نماز تہجد اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے اور پڑھنے کے بعد ختم شریف بر ارواح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و حضور غوث پاک و بر ارواح بزرگان سلسلہ قادری پہنچائے۔ اگر ہو سکے تو پہلے بھی شروع کرنے سے ختم شریف ان ارواح مذکور الصدر پر پہنچاوے۔ تصور مرشد کو ہمراہ رکھے اور کم از کم اکتالیس بار روزانہ ورد کرے۔ یا جو مرشد فرماوے۔ اس پر عمل کرے۔

دوسری ترکیب۔

دوسری ترکیب شعر شعر کی الگ الگ ہے۔ جو ہر مطلب کیلئے ورد کیا جاتا ہے وہ بھی چاند کی پہلی تاریخ کو شروع کرے اور لکھی ہوئی ترکیب کے مطابق روزانہ ورد کرے — سَقَانِی الْحُبُّ..... الخ برائے معرفت الٰہی ہزار بار گیارہ روز۔ و برائے رجوع محبوب ہر روز پانچ صد بار۔ اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار بعد از نماز عشاء یا تہجد گیارہ روز پڑھیں۔ پرہیز جلالی و جمالی اشیاء سے لازمی ہے۔ منہ قبلہ کی طرف کریں۔

اَطْلَعَنِیْ..... الخ برائے عطاء و انکشاف رموزات و ارادت الٰہی پندرہ سو بار ہر روز با پرہیز گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر پڑھے۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

(١) سَقَانِي الْحُبُّ كَاسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِي نَحْوِي تَعَالِي

پلایا محبت نے مجھے جام وصال کبریا۔ پس کہا میں نے میری شراب میری طرف آ (نکتہ:۔ حضرت منصور کو ایک قطرہ نے بیخود کر کے انا الحق کہلوا دیا۔ مگر آپ کے قدم ذرا نہ ڈگمگائے)

(٢) سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِي فِي كُؤُوسٍ
فَهِمْتُ بِسُكْرَتِي بَيْنَ الْمَوَالِي

آیا دوڑ کر دیگر جاموں میں میرا جام میری طرف۔ پھر میں نے اس کو یاران طریقت میں تفہیم کیا۔

(٣) فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوا
بِحَالِي وَادْخُلُوا اَنْتُمْ رِجَالِي

پس میں نے سب اقطاب سے کہا۔ کہ مدد چاہو میرے حال سے اور داخل ہو جاؤ میرے آدمیوں میں (کیوں نہ ہو۔ آپ کا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔ آپ کا طریقہ اور مراتب وعلیا سب سے افضل ہیں۔ جہاں کسی ولی کا گذر نہیں)

(٤) وَهُمُّوا وَاشْرَبُوا اَنْتُمْ جُنُودِي
فَسَاقِي الْقَوْمِ بِالْوَافِي مَلَالِي

اور ہمت کرو اور پیو تم میرے لشکر ہو۔ میرے ساقی قوم نے اپنے کرم سے بھر بھر کے جام دیئے ہیں۔

(٥) شَرِبْتُمْ فُضْلَتِي مِنْ بَعْدِ سُكْرِي
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّي وَاتِّصَالِي !

پیا تم نے میرا پس خوردہ میرے نشہ کے بعد۔ اور نہ پایا تم نے میری بلندی اور کمال کو

marfat.com

(۶) مَقَامُکُمْ الْعُلیٰ جَمْعًا وَلٰکِنْ !
مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالِیْ

تم سب کا مقام بڑا ہے۔ لیکن میرا مقام تم سے بڑا ہے ازل سے ابد تک۔

(۷) اَنَا فِیْ حَضْرَتِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ
یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ

میں بارگاہ تقرب میں تنہا ہوں۔ جو مقام مجھے ملا ہے کسی کو نہیں ملا مجھے میرا ذوالجلال کافی ہے۔

(۸) اَنَا الْبَازِیُّ اَشْهَبُ کُلِّ شَیْخٍ
وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیَ مِثَالِیْ

میں ہر شیخ کا زن باز ہوں۔ میدان معرفت میں کون ہے رجال (مردوں) میں مثل میرے کامیاب

(۹) کَسَانِیْ خِلْعَۃً بِطِرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ

مجھے خلعت خوش نگار اولی العزمی دیا گیا ہے۔ اور میرے سر پر تاج دارائی رکھا گیا ہے۔

(۱۰) وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ
وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

مجھے آگاہی بخش راز ہائے قدیم پر۔ اور عہدہ جملہ کاموں کا ملا اور جو مانگا خدا نے دیا۔

(۱۱) وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٍ

مجھے خدا نے تمام اقطاب کا مختار بنایا —— پس حکم میرا جاری ہے ہر حال میں

(۱۲) وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ
لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

اگر ڈالوں میں اپنا بھید دریاؤں میں تو وہ اندر غار میں غائب ہو جائیں۔

(۱۳) وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّی فِیْ جِبَالٍ
لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

اگر ڈالوں میں اپنا راز پہاڑوں پر۔ تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر غائب ہوں رمال (ریتوں) میں

(۱۴) وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّی فَوْقَ نَارٍ
لَخَمَدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

اگر ڈالوں میں اپنا راز آگ میں تو اس کی ساری گرمی اور تیزی میرے راز سے کافور ہو جائے

(۱۵) وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّی فَوْقَ مَیِّتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

اگر میں اپنا راز مردے پر ڈالوں۔ تو وہ قدرت الٰہی سے جی اٹھے۔

(۱۶) وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ
تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ

اور کوئی مہینہ اور سال ایسا نہیں۔ جو ظہور سے پہلے میرے پاس نہ آئے۔

(۱۷) وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ یَجْرِیْ
وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

اور سب کہتے ہیں اپنا حال اور صفت اے بے خبر میرے درجے سے انکار نہ کر

(۱۸) مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ
وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالِیْ

اے میرے مرید! خوش ہو اور بیباک ہاتھ بحکم الٰہی جو چاہے کر تیرے پاس میرا نام بڑا ہے

(۱۹) مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

marfat.com

اے میرے مرید مت خوف کر اللہ میرا رب ہے مجھے رفعت ملی ہے میں اپنی امیدوں کو پہنچا ہوں

(۲۰) طُبُولِی فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاءُوْسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِی

نوبت میری آسمانوں، زمینوں پر بجتی ہے۔ سعادت و نجابت کے اردلی میرے آگے چلتے ہیں

(۲۱) بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِی تَحْتَ حُکْمِی
وَوَقْتِی قَبْلَ قَلْبِی قَدْ صَفَا لِی

خدا کے شہر میری تخت حکومت ہیں۔ وقت میرا صاف ہے میری جان سے پہلے

(۲۲) نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

میری نگاہ میں تمام ملک خدا مثل دانہ خردل (رائی) ہیں۔ میرے حکم اتصال میں

(۲۳) دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَی الْمَوَالِیْ

حاصل کیا میں نے اتنا علم کہ قطب ہو گیا۔ اور مجھے مولی الموالی سے سعادت نصیب ہوئی

(۲۴) رِجَالِی فِی هَوَاجِرِهِمْ صِیَامٌ
وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِی کَاللَّآلِیْ

میرے آدمی سخت گرمی میں بھی روزہ دار ہیں۔ اور اندھیری راتوں میں مثل گوہر نور بار ہیں۔

(۲۵) وَکُلُّ وَلِیٍّ لَهٗ قَدَمٌ وَاِنِّیْ
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

ہر ولی کسی کے قدم پر ہے۔ اور میں حضرت نبی بدر الکمال علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم پر ہوں

(۲۶) نَبِیٌّ هَاشِمِیٌّ مَکِّیٌّ حِجَازِیٌّ
وَهُوَ جَدِّیْ بِهٖ نِلْتُ الْمَوَالِیْ

وہ غیب کی خبریں دینے والے ہاشمی مکی حجازی ہیں اور وہ میرے نانا جان ہیں، ان کے وسیلے سے میں نے دوستوں کو پایا۔

(۲۷) مُرِیْدِی لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

اے میرے مرید مت خوف کر دشمن سے میں سخت عزم والا ہوں اور قاتل ہوں وقت قتال کا۔

(۲۸) اَنَا الْجِیْلِیْ مُحْیِ الدِّیْنِ اِسْمِیْ
وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَاْسِ الْجِبَالِ

میں جیلانی ہوں۔ محی الدین میرا نام ہے۔ میرے جھنڈے پہاڑوں سے بھی زیادہ اونچے ہیں۔

(۲۹) اَنَا الْحَسَنِیْ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِیْ
وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

میں امام حسن رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہوں۔ مخدع میرا مقام ہے اور میرا قدم اولیاء کی گردن پر ہے۔

(۳۰) وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

اور عبدالقادر مشہور میرا نام ہے۔ جدِّ معظم میرے صاحب کمال ہیں۔